Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنی

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL USE

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

مؤلف: خواجہ عابد رضا محسنی

Presented by www.ziaraat.com

مشخصات

نام کتاب: درود و سلام کی برکتیں ﴿آدمؑ تا نورِ زہراؑ﴾

مؤلف: خواجہ عابد رضا محسنی

چاپ: اوّل (رجب المرجب ۱۴۲۵ء)

تعداد: ۱۰۰۰

قیمت: [illegible] روپے

ملنے کا پتہ:

۱۔ المہدی بک سنٹر، ماڈل ٹاؤن، (حوزہ علمیہ المنتظر) لاہور

۲۔ کریم پبلیکیشنز، ہمیج سنٹر، ۳۸، اردو بازار، لاہور

۳۔ خراسان بک سنٹر، سولجر بازار، کراچی

۴۔ دار العلوم جعفریہ (محلہ خواجگان) اوچ شریف، ضلع بہاولپور (فون: 06902-51414)

۵۔ جامعہ علمیہ کمرشل ایونیو ڈیفنس سوسائٹی فیز 4، کراچی (فون: 5886676)(0300-2881343)

۶۔ قم: مدرسۃ الامام المہدی، چہار مردان، کوچہ آیۃ اللہ گلپایگانی، کمرہ نمبر ۳۵ (فون: 7744334)

۷۔ قم: کتابفروشی انصاریان، خیابان صفائیہ

۸۔ مشہد مقدس: کتابفروشی انصاریان، (پاساژ الغدیر) چہار راہ نادری

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

اس کتاب کو نور الائمہ

حضرت امام عصر ارواحنا الفداء

کے اجداد طیبین وطاہرین وامہات راشدات

خصوصاً سیدۃ الکونین مجہولۃ القدر والقبر حضرت صدیقہ

طاہرہ حوراء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام و مادر گرامی حضرت ابوالفضل العباس

ام البنین، مؤیدہ ومونسہ امام المتقین قاتل مشرکین ومنافقین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

کو ہدیہ کرتا ہوں تا کہ انکے صدقے سے حضرت آدمؑ ابوالبشر سے لے کر قیامت

تک آنے والے وہ مؤمنین ومؤمنات جنہوں نے انکے ہدف ومقصد خلقت

کے لئے جان ومال خرچ کیا ہے اور کریں گے خوشنودی پروردگار کو حاصل

کرسکیں۔ خداوند متعال سے بندہ حقیر دست بدعا ہے کہ ان کے صدقے

میں ہمیں اور ہمارے اجداد کو بالاخص مرحوم ومغفور خلیفہ حاجی سرفراز حسین

کو معصومین علیہم السلام کے جوار میں جگہ عطا فرمائے؛

آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین

حصہ اول:

وہ واقعات جو اسلام سے پہلے رونما ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

حصہ دوم:

وہ واقعات جو رسول خداؐ اور ائمہ معصومینؑ کے زمانے میں رونما ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

حصہ سوّم: وہ واقعات جو غیبت کبریٰ میں پیش آئے

Presented by www.ziaraat.com

﴾فہرست حصہ پنجم﴿

احادیث فضائل صلوات اورکتب اہل سنت وشیعہ

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ ملائکتہ یصلون علی النّبی یا ایھاالذین آمنوا صلّوا علیہ و سلموا تسلیماً

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد وَعَجِّلْ فَرَجَھُم وَ فَرَجَناْ بِحَقِّھِم

اپنی بات

صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد محترم برادر قبلہ ثمر زیدی صاحب دام عزۃ کو فون کیا تو انہوں نے خود ہی اٹھایا، کہا! دو گھنٹے پہلے ہی ہم کربلا سے اہل خانہ کے ساتھ پہنچے ہیں، بے ساختہ میری زبان سے بات نکلی ،دوسری بار تم جا رہے ہو کیا کسی اور کو ثواب کی دعوت نہیں دیتے ہو؟ آخر بات یہاں آئی کہ کل میں آپ کی زیارت کے لئے آؤں گا۔ پھر انہوں نے رات کو فون کیا لیکن میں گھر پہ نہیں تھا۔ حسب پروگرام میں دس بجے کے قریب گیا تو انہوں نے کہا آج میں نے ڈاکٹروں کو کربلا روانہ کیا ہے حالانکہ میں نے رات کو فون کیا تھا لیکن آپ گھر پر نہیں تھے میں نے پریشانی کی سی حالت میں کہا گھر بتا دیتے یہ بات ہے!

تو انہوں نے میرے لگاؤ کو دیکھ کر کہا ابھی جانا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں! کیوں نہیں تو وہاں ان کے دوست علم الھدیٰ تشریف فرما تھے ان سے کہا استخارہ کریں لیکن انہوں نے کہیں اور جگہ سے فون کر کے استخارہ کرایا تو جواب آیا (بدون مشکل کار انجام میشود) تو سیدھا میں گھر آیا سامان اٹھایا اور ان سے ایڈرس لیا مختصر کروں سٹاپ پر گیا تو ایک (پیژو) کار تیار کھڑی تھی جو مجھے سیدھا ہمدان لے گئی ....پھر وہاں سے ڈاکٹروں کے ہاں پہنچ گیا وہ میرا انتظار کر رہے تھے کہ صبح ان کے ساتھ ہی جائیں گے۔

رات کو نیند کہاں آتی دو گھنٹے کمر سیدھی کرنے کے بعد بلایا (ہر کہ ہوس کربلا دارد بسم اللہ...) اب روانہ ہوئے ہمیں ایک پہاڑ کو کراس کرنا تھا یہ ساری بات اس وجہ سے تھی کہ اس بابرکت کتاب کو لکھنے کی وجہ کیا تھی جب ہم نے کچھ سفر طے کیا ہی تھا، کہ ہمارے سانس پھول گئے، خصوصاً بندہ حقیر کا عجیب سا حال ہوا اسوقت پہاڑ کی چوٹی کے قریب تھے (بلدچی) راہنما زور زور سے تکرار کرتا چلا جا رہا تھا سورج طلوع ہونے سے پہلے بارڈر کراس کر لیا تو ٹھیک، ورنہ مشکل ہوگی اب میں نے کربلا کی طرف رُخ کیا اور کہا! یا غازی عباس علمدارؑ آپ کی ماں زہراؑ کے لئے ایک تسبیح صلوات کی ہدیہ کروں گا تا کہ یہ قافلہ جو مظلوم حسینؑ کے زواروں کا قافلہ ہے ان کو خیر و سلامتی سے پہنچا دے۔

Presented by www.ziaraat.com

بس کچھ دیر نہ گزری کہ ہم نے باڈر کراس کر لیا، اس کے بعد ہی سورج طلوع ہوا تب میں نے ارادہ کیا کہ اس پر کتاب لکھوں تا کہ دوسروں کے لئے بھی حل مشکلات ہو، ہمارے دوست سب کہنے لگے کہ اتنا مشکل سفر جو دو پہاڑوں کا سفر تھا، ہم نے چالیس منٹ میں کیسے طے کر لیا میں نے کہا کہ جس کے ہم مہمان ہیں وہ میزبانی کرنا بھی جانتے ہیں۔

جب میں اس کتاب کو آمادہ کر چکا ہوں تو پاکستان جاتے ہوئے امامؑ غریب الغرباء معین الضعفاء کی خدمت میں حاضری دے کر متوسل ہوا آقا! میں اپنا کام کر چکا ہوں اب آپؑ کا کام ہے، تو ان کے صدقے سے اسکی چھپائی کا بندوبست بھی ہو گیا۔ جنہوں نے اس سلسلے میں ہماری مدد فرمائی ہے، خداوند متعال ان کے رزق میں برکت عطا فرمائے اور ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے (آمین)۔

اس کتاب میں اکثر واقعات کو کتاب (فضائل و آثارِ صلوات) ''علی دری اصفہانی'' سے حاصل کیا ہے جسکو محترم برادرِ ''اظہر حسین بہشتی'' دام عزہ نے اردو میں ترجمہ کرنے کی زحمت فرمائی ہے اور محترم حجتہ الاسلام محمد ظریف خراسانی دام عزہ نے بھی اس بارے میں ہماری مدد فرمائی اور کتابوں کی رہنمائی کی ہے جو ہماری کتاب کے لئے مددگار ثابت ہوئی ہیں (خصوصاً کتاب شرح الفضائل صلوات اردکانی) اور حضرت آیت اللہ السید محمد باقر ابن سید مرتضیٰ الموحد ابطحی دام ظلہ العالی نے جو روایات جمع کی ہوئی تھیں، ان سے بھی ہم نے استفادہ حاصل کیا ہے، خداوند متعال سے دست بدعا ہوں کہ ان سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور بندہ حقیر کی اس ناچیز سی کوشش کو امام زمانہؑ ﴿عجل اللہ فرج الشریف﴾ کے مورد قبول فرمائے (آمین)۔

احقر: خواجہ عابد رضا محسنی

حوزہ علمیہ قم المقدسہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ ملائکتہُ یُصَلّونَ علی النَّبی

یٰا اَیُّھَا الَّذینَ آمَنُوا صَلّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلیمٰا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد وَعَجِّلْ فَرَجَھُم وَ فَرِّجْنٰا بِحَقِّھِم

نحمدک اللّھم علی ما اخذت عھدک علینا بالایمان بک و الاعتراف بنبوّۃ نبیّک محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وولایۃ اوصیائہ فی الاوّلین و نشکرک علیٰ ما وفّقنا للوفاء بما عھدنا واعترفنا لدیک فی الآخرین ونشھدک علی انا مسلمون لھم ومصلّون علیھم ونسئلک ان تجعل ما آتینا من معرفتھم مستقراً عندک حتّی تقرّبنا بہ لدیک وتوصّلنا الیھم، فاجعل اللّھم شرائف صلواتک ونوامی برکاتک علیہ وعلیھم السلام.

امابعد بندہ حقیر معترف تقصیر خواجہ عابد رضا ابن خلیفہ الحاج خواجہ مظہر حسین ابن حاجی خلیفہ سرافراز حسین اوچوی (حشرھم اللہ مع موالیھم) نے یہ کوشش کی ہے کہ دوستوں کی مدد سے ان جملات کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کروں، کیونکہ یہ بات کسی مسلمان مؤمن پر مخفی نہیں کہ سرور کائنات پر درود وصلوات بھیجنا کتنی فضیلت کا حامل ہے اور اسکے علاوہ کثرت سے روایات موجود ہیں کہ جو خود رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام سے ذکر ہوئی ہیں کہ درود وصلوات کو ترک کرنے والا کبھی جنت میں نہیں جائے گا اور ''وکنتم خیر امۃ اُخرجت للناس'' ﴿آل عمران: ۱۰۴﴾ کی مصداق امت کے لیے یہ بھی حکم آیا ہے، جس رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا گیا ہے: وما ارسلناک الّا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً'' ﴿سبا:۸﴾ اس کے لیے ''واذکروا اللّٰہ کثیراً'' ﴿انفال.۴۵﴾ پر عمل کریں، علمائے تفاسیر اس ﴿ذکر﴾ سے مراد صلوات لیتے ہیں، اور خود ربّ العزّت ارشاد فرما رہا ہے ''اِنَّ اللّٰہ وملائکتہ یصلّون علی النبی ...'' ﴿احزاب:۵۶﴾ اس آیت کی روح سے رب العزّت خود صلوات بھیجنے والوں میں سے ہے اور اگر ہم بھی صلوات بھیجیں گے تو ''تخلّقوا باخلاق اللّٰہ'' کے مصداق بن کر اخلاق الٰہی کے مصداق ہو جائیں گے،

Presented by www.ziaraat.com

علاوہ اس کے اسی آیت کریمہ میں خداوند متعال مؤمنین کو مخاطب ہو کر بھی فرما رہا ہے:

"یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" ﴿احزاب:۵۶﴾

پس صلوات بھیج کر امتثال امر الٰہی اور اطاعت پروردگار کر کے مطیع ٹھہرائے جائیں گے اور خود اطاعت کرنے والے کے لیے ارشاد ہے: "ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما" ﴿احزاب:۷۱﴾ پھر خداوند تعالیٰ انسان کو یہ خوشخبری بھی دے رہا ہے، کہ جو شخص محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر صلوات بھیجے گا وہ اس آیہ کریمہ کا مصداق ٹھہرایا جائے گا: "ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیما" ﴿احزاب ۴۳﴾ اور اس کے ساتھ ساتھ صلوات بھیجنے والا شخص ملائکہ کا ہم قدم ہو جائے گا: "من تشبہ بقوم فھو منھم" ﴿سفینۃ البحار: ج۵ ص۳۲۳﴾ علاوہ اس کے کثرت کے ساتھ روایات موجود ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتوں نے بھی اس صلوات کی کرامات و برکات سے استفادہ کیا ہے، یہی وجہ تھی کہ اکثر بزرگان نے اس صلوات و درود و سلام کے بارے میں کثرت سے کتب تحریر فرمائیں ہیں، جن میں سے بعض کتب کے ناموں کو بندہ حقیر ذکر کرنے کی سعی کر رہا ہے، تاکہ محققین حضرات اس سے مستفید ہو سکیں۔

۱۔ رسالۃ فی الصلوات۔

۲۔ الصلوات علی محمدؐ و آل محمدؐ۔

۳۔ رسالۃ فی معنی الصلوات علی النبیؐ وآلہ (تالیف عبدالخالق یزدی)

۴۔ فضل الصلوات الرسولؐ (فرزند فیض کاشانی)

۵۔ فضل الصلوات علی النبیؐ (ابوالحسن احمد بن فارس)

۶۔ الصلوات والتسلیم علی النبیؐ وامیر المؤمنینؑ (شریف ابوالقاسم الکوفی)

۷۔ فضیلۃ الصلوات (تالیف محمد شمس گیلانی)

۸۔ فضیلۃ الصلوات علی النبیؐ (من الذریعہ)

۹۔ صلوات وفضائل آن (سید محمد بن زین العابدین)

۱۰۔ سر السعادۃ (تالیف سید احمد روحانی قمی)

۱۱۔ اربعون حدیثاً فی کیفیۃ الصلوات النبیؐ (تالیف الشیخ نجم الدین عسکری)

۱۲۔ درود محمدیؐ (تالیف سید حسن رضوی قمی)

۱۳۔ رسالہ در شرح صلوات، کتابی در فضیلت صلوات بر آل رسولؐ (تالیف ابوالقاسم قوچانی)

۱۴۔ رسالۃ فی وجوب صلوات علی النبیؐ (تالیف حیدر علی شیروانی)

۱۵۔ رسالت در وجوب صلوات (تالیف محمد حسین حسینی)

۱۶۔ البلاغ المبین فی فضائل الصلوات علی سید المرسلینؐ (تالیف جعفر رکن الدین شیرازی)

۱۷۔ احسن الحسنات فی صلوات والسلام علی افضل مخلوقات

۱۸۔ شرح صلوات وفوائد وخواص آن (تالیف سید محمد تقی مقدم)

۱۹۔ المقباس الحلبی فی فضل الصلوات علی النبیؐ (تالیف سید محمد رضا الاعرجی)

۲۰۔ جمال الامۃ فی فضل الصلوات علی النبیؐ والائمۃ صلوات اللہ علیہم اجمعین (شیخ نظر علی واعظ کرمانی)

۲۱۔ نوامیس العرفان فی شرح الصلوات الواردۃ فی شعبان (شیخ احمد یزدی مشہدی)

۲۲۔ رسالہ فی اعرابؐ (شیخ احمد بحرانی)

۲۳۔ سرور صدور العارفین الاولیاء فی الارشاد الی کیفیۃ ابلاغ التحیۃ والثناء (محمد ابن فیض کاشانی)

۲۴۔ الانوار العالیۃ البھیۃ فی تفسیر الصلوات الیومیہ (سید محمد باقر ملا باشی شیرازی)

۲۵۔ رسالہ فی اربعین حدیثاً فی ذم تارک الصلوات علی النبیؐ وآلہ (شیخ نجم الدین عسکری)

۲۶۔ رسالہ فی اربعین حدیثاً فی کیفیۃ الصلوات علی النبیؐ وآلہ (شیخ نجم الدین عسکری)

یہ مذکورہ بالا کتابیں کتابخانوں میں پائی جاتی ہیں، محققین ان سے مستفید ہو سکتے ہیں اور کتاب ﴿درود وسلام کی برکتیں آدمؑ تا نور زہراؑ﴾ میں ہم نے اختصار کے ساتھ صلوات اور تسلیم کے معانی، تاریخی واقعات اور ان واقعات کی احادیث و روایات متن کے ساتھ جو مناسب تھیں آخر میں ذکر کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ صحیفہ سجادیہ میں جس دعا کا متن صلوات تھی، اس کو بھی کتاب میں ذکر کرنے کی کوشش کی ہے، امید ہے کہ مؤمنین حضرات اور خصوصاً اہل قلم کے لیے قابل استفادہ ہو سکے۔ یہ بات یہاں مناسب ہوگی کہ ان کا شکریہ ادا کرتا چلوں جن اہل خیر نے اس کام میں مدد فرمائی

Presented by www.ziaraat.com

ہے: ''من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق'' اور اُنکے لیے دعا گو ہوں کہ خداوند متعال اُن کے رزق میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کا جس طرح نام ہے اسی طرح آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک کے انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور ائمہ معصومین علیہم السلام اور انکے اصحاب باوفا اور انکے پیروکاروں کے لیے بلکہ آج تک کے جو مؤمنین و مؤمنات اور پیروکار انبیاءؑ و خاتم مرسلین ﷺ و ائمہ اطہار علیہم السلام اس دنیا سے دارالبقاء کی طرف چلے گئے ہیں اُن کے لیے اس کتاب کو ہدیہ کرتا ہوں، خداوند تعالیٰ اس ناچیز کی سعی کو نور بنا کر ان کی قبروں کو منور فرمائے اور ہمیں بھی اس طرح کے نیک کاموں میں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے آخرت کا ذخیرہ قرار دے اور ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف، کو ہم سے راضی و خوشنود رکھے۔

اس کتاب کو تاریخی واقعات، جن کو تین حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے، صحیفہ سجادیہ کی دعائیں اور فریقین کی کتابوں سے روایات کو جمع کر کے منظم کیا گیا ہے۔

۱۔ وہ واقعات جو اسلام سے پہلے رونما ہوئے۔

۲۔ وہ واقعات جو رسول خدا ﷺ اور ائمہ علیہم السلام کے زمانے میں پیش آئے۔

۳۔ وہ واقعات جو غیبت کبریٰ کے زمانے میں پیش آئے۔

۴۔ صحیفہ سجادیہ کی جو دعائیں متن صلوات تھیں انکو صحیفہ سجادیہ اور صلوات کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔

۵۔ احادیث کتب اہل سنت اور شیعہ سے جمع کر کے محققین و مقررین کے لئے ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خداوند رب العزت سے مظلومیت زہراؑ کے صدقے میں دست بادعا ہیں کہ بندہ حقیر کی اس ناچیز سی سعی کو قبول فرمائے، امین ثم امین الحمد للہ رب العالمین

احقر العباد خواجہ عابد رضا محسنی

صلوات پڑھنے کا طریقہ

مختصر طور پر اس سلسلے میں کچھ روایات کو جو اہل سنت و شیعہ سے نقل ہوئی ہیں ان کو بیان کرتے ہیں

محمد ابن ادریس شافعی اپنی مسند شافعی میں نقل کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے، کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا! صلوات کو کیسے تلاوت کیا جائے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللھم صلّ علی محمّدٍ و آل محمدٍ کما صلّیت علی ابراھیمؑ و آل ابراھیمؑ (۱)
اسی طرح شافعی نقل کرتے ہیں کہ جب (انّ اللہ و ملائکتہ یصلّون علی النبیّ..) (۲) کی آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے سوال کیا کہ صلوات کو کس طرح پڑھا جائے. تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللھم صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ کما صلّیت علی ابراھیمؑ انک حمید مجید، و بارک علی محمّدٍ و آل محمّدٍ کما بارکت علی ابراھیمؑ و آل ابراھیمؑ انک حمید مجید''
'' بارالہا! محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام کو نازل فرما جسطرح ابراہیمؑ اور اسکی آل پاکؑ پر درود و سلام کو نازل فرمایا ہے، بے شک تو لائق حمد و ثناء بزرگی ہے، محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر برکت نازل فرما جسطرح ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی ہے، بے شک تو لائق و حمد و ثنا بزرگ ہے''

Presented by www.ziaraat.com

﴿صلوات ''بتراء'' ناقص سے منع کیا گیا ہے﴾

ابن حجر صواعق محرقہ میں نقل کرتا ہے کہ جب آیت مبارکہ ''ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبیّ.. (۲).'' نازل ہوئی تو کچھ اصحاب نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ پر کس طرح صلوات بھیجیں، تب آنحضرتؐ نے فرمایا: ﴿اللّھم صلّ علی محمّدٍ و اٰل محمدٍ﴾ (۳) یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کے فقہاء نے (آل محمد ؑ) کو نماز واجب کے تشہد میں فرض قرار دیا ہے (۴)

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے سُنا ہے کہ ایک شخص خانہ کعبہ کے پردے کو ہاتھ میں تھامے ہوئے کہہ رہا تھا: ﴿اللّھم صلّ علی محمّدٍ﴾

تو امام باقر ؑ نے اسکو مخاطب ہو کر کہا کہ ناقص صلوات نہ پڑھ، اس سے تو ہمارے حق پر ظلم کر رہا ہے اس طرح پڑھا کرو: اللّھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍو آل بیت محمّدٍ''

محمد ابن ادریس شافعی (امام مذہب شافعی) نے اپنے عقیدے کو شعر کی صورت میں بیان کیا ہے، جسکا ترجمہ یہ ہے'' اے اہل بیت ؑ رسول خدا ﷺ تمہاری محبت خداوند متعال کی طرف سے قرآن مجید میں واجب قرار دی گئی ہے اور تمہاری عظمت و بزرگی کے لئے بس یہی ہی کافی ہے کہ جو کوئی آپؑ پر درود نہ بھیجے اسکی نماز باطل ہے'' (۵)

محبّ الدین طبری ابن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے ہیں کہ اگر نماز میں محمد ﷺ و آل محمد ؑ پر درود و صلوات نہ بھیجا جائے تو میرا عقیدہ یہ ہے کہ اسکی نماز قبول نہیں ہے۔

وفی صحیح مسلم قال رسول اللہ مَن صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشرۃ مرات (۶)

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے'' ﴿دوسری کتابوں میں یہ بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ خداوند متعال اسکو دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں! جب رسالت مآب ﷺ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے، تو اس وقت ان کا سر میرے سینے پر تھا اور ان کی روح اقدس میرے ہاتھوں پر جدا ہوئی تو میں

نے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر کر یہ کہا: اے بارالہا! محمد ﷺ اور اسکی پاک آل ؑ پر اپنی رحمت نازل فرما جیسے تو اس سے پہلے اپنے بہترین بندوں پر نازل فرمائی اور بعد میں آنے والوں پر نازل فرمائے گا، اے بارالہا! اپنے بھیجے ہوئے بندے رسول ﷺ اور اسکی پاک آل ؑ پر رحمت نازل فرما اور ان کو اپنی بہترین رحمتوں، برکات و صلوات کے ذریعے سے ممتاز فرما دے، اے معبود! محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کو رحمت عطا فرما اور ان کا جلد ظہور فرما۔

نوٹ ﴿اگر کوئی شخص اس دعا کو شب و روز جمعہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے تو جب تک قائم آل محمدؑ کی زیارت نصیب نہیں ہوگی، تب تک وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا﴾

حوالہ جات۔------------------

﴿۱. مسند شافعی جلد۲،ص ۹۷﴾
﴿۲ ۔الاحزاب ۵۶﴾
﴿۳۔صواعق :ص ۱۴۴﴾
﴿۴۔صحیح بخاری :ج ۶﴾
﴿۵۔ مسند شافعی جلد۲،ص ۹۷﴾
﴿۶ ۔صحیح مسلم :ج ۱،ص ۳۰۵﴾

Presented by www.ziaraat.com

حصہ اوّل

وہ واقعات جو اسلام سے پہلے

رونما ہوئے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے ایسے پاکیزہ افراد موجود تھے جنہوں نے اپنے زمانے کے رسولوں سے پیغمبرا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف یا آپ پر درود وصلوات کی برکات کو سنا تھا یا آسمانی کتابوں میں پڑھا تھا اور آخر کار آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود وسلام کے دنیاوی اور اخروی آثار اور برکات کے معتقد تھے، ان آثار کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت حوّا کا مہر

جب خداوند متعال نے حضرت حوّا کو تخلیق کیا اور حضرت آدمؑ نے حضرت حوّا کو دیکھا تو آپ کے دل میں حضرت حوّاؑ سے محبت کا احساس ہوا اور ان سے پوچھا: آپؑ کون ہیں؟ تو اس صورت حال میں شرم وحیا کے آثار حضرت حوّاؑ کے چہرے پر نمایاں ہوئے اور سکوت اختیار کیا، اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور حضرت آدمؑ سے کہا: یہ خاتون حوّا ہے اور اسے خدا نے تمہارے لئے خلق کیا ہے اور ہمیشہ یہ تمہاری مونس وغم خوار اور محرم رہے گی، جونہی حضرت آدمؑ نے یہ بات سنی اور جان لیا کہ خدا نے یہ خاص نعمت ان کیلئے پیدا کی ہے تو تصرف کا ارادہ کیا، جبرائیلؑ نے آگے بڑھ کر کہا: اے آدمؑ! اگر اسے چاہتے ہو تو اس کا حق مہر ادا کرو اور اپنے نکاح میں لے آؤ، حضرت آدمؑ نے جواب دیا کہ تو یہ جانتا ہے کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جسے بطور حق مہر دے سکوں اور اسے اپنے عقد میں لے آؤں جبرائیلؑ نے کہا: پس آپؑ ہر رات حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجیں تا کہ حوّاؑ آپؑ پر حلال ہو جائے۔ (۱)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت حواؑ اور آدمؑ

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت آدمؑ حضرت حواؑ کی طرف آئے تو عرض کی: اے میرے پروردگار! حواؑ کو میرے لئے حلال فرما دے خداوند متعال نے فرمایا: اس کا حق مہر ادا کرو تا کہ اسے تمہارے نکاح میں لے آؤں عرض کی: پروردگار میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، تو ارشاد ہوا: دس مرتبہ محمد ﷺ اور ان کی آل پر صلوات بھیجو، پھر حضرت آدمؑ نے دس مرتبہ صلوات پڑھی تو خدا نے حضرت حوا کو آپؑ پر حلال کیا، لہٰذا اگر محمد ﷺ اور آپ کی آل پاک علیہم السلام پر صلوات ''حوا'' کا مہر ہو سکتی ہے تو حور العین کا مہر کیوں نہیں ہو سکتی۔ (۲)

صلوات غیبت سے روکتی ہے۔

ایک دن کسی خدا کے ولی نے حضرت الیاسؑ یا حضرت خضرؑ سے شکایت کی کہ لوگ غیبت کرتے ہیں اور اس بارے میں میری بات نہیں مانتے، اور اس برے کام سے ہاتھ نہیں کھینچتے آپ فرمائیں کہ میں کیا کروں؟ حضرت الیاسؑ نے فرمایا: اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسے افراد کے پاس جایا کرو تو یہ الفاظ کہا کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

پس اسی وقت خداوند تعالیٰ! ایک فرشتہ ان لوگوں پر متعین کرتا ہے تا کہ جب بھی کوئی غیبت کرنے کا ارادہ کرے تو وہ انہیں اس عمل سے باز رکھے گا، پھر حضرت خضرؑ نے فرمایا: اگر کوئی کسی محفل سے اٹھتے وقت یہ مذکورہ صلوات پڑھے، تو خداوند متعال ایک فرشتے کو بھیجتا ہے تا کہ اس محفل والے لوگوں کو اس شخص کی غیبت نہ کرنے دیں۔ (۳)

دودھ دینے والی انگلیاں

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتیں فرعونیوں کے ڈر سے اپنے بچوں کو ولادت کے بعد پہاڑوں، غاروں اور کھائیوں میں چھپا دیتی تھیں کہ خدانخواستہ انہیں کوئی

گزند نہ پہنچے اور ان کی حفاظت کے اطمینان کیلئے دس مرتبہ صلوات بھیجتی تھیں تو اس وقت خداوند تعالیٰ ایک فرشتے کو ان کی تربیت اور خوراک پر مامور فرماتا تھا اور بچے اس فرشتے کی انگلیوں سے دودھ پیتے تھے، دودھ پینے کے بعد فرشتے کی دوسری انگلیوں سے مناسب غذا جاری ہو جاتی تا کہ بچے اس سے بھی استفادہ کر سکیں، ان عورتوں کے وہ بچے جو صلوات کی برکت سے زندہ رہ گئے وہ ان بچوں سے زیادہ تھے جو قتل ہوئے دوسری طرف سے جو عورتیں اور لڑکیاں زندہ رہ جاتی تھیں ان کو بھی کنیزیں اور لونڈیاں بنا لیتے تھے۔ یہ لوگ مجبوراً حضرت موسیٰؑ کے پاس شکایت لے کر آئے تو آپؑ نے فرمایا: تم محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجو پس جب انہوں نے صلوات پڑھنے کو اپنا ورد قرار دیا تو جو ظالم بھی تعرض کا ارادہ کرتا خدا کے حکم سے وہ ایک بیماری میں مبتلا ہو جاتا تا اور جو عورت بھی محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجتی تھی یہ اس کے لئے ناممکن تھا کہ وہ نجات نہ پائے۔ (۴)

یہودیوں کے ہاتھوں مشرکین کی شکست

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے حضرت موسیٰؑ کے زمانے اور بعد میں آنے والے یہودیوں کو حکم دیا کہ جب بھی کسی مشکل اور مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجا کرو اور ان سے مدد طلب کیا کرو، زمانہ گزرتا رہا یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے ظہور سے دس سال پہلے قبیلہ اسد اور غطفان نے مشرکین سے مل کر مدینہ کے یہودیوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، مشرکین کی تعداد تین ہزار تھی جبکہ یہودی تین سو سے زیادہ نہ تھے، پس اس وقت یہودیوں نے خدا کو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر دعا مانگی تو خدوند متعال نے مشرکین کو منہدم کر دیا، اسد اور غطفان کے قبیلے والوں نے ایک دوسرے سے کہا: جا کر سارے قبیلوں سے مدد طلب کرتے ہیں پس وہ گئے اور ان سے مدد مانگی اور ان کی تعداد تیس ہزار تک جا پہنچی، اس وقت اپنی اس عظیم طاقت کے بل بوتے پر یہودیوں پر حملہ کر دیا اور انہیں ایک دیہات میں محصور کر دیا ان کا کھانا پانی بند کر دیا، یہودیوں نے امان لینے کیلئے ایک قاصد بھیجا لیکن مشرکین نے

Presented by www.ziaraat.com

قبول نہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم تم سب کو قتل کریں گے، تمہاری عورتوں کو قیدی بنائیں گے، تمہارے اموال کو غارت کریں گے، پس یہودی راہ حل کی تلاش کرنے لگے اس وقت یہودیوں کے بزرگوں کو یاد آیا کہ مگر حضرت موسیٰؑ نے حکم نہیں دیا تھا کہ مصیبت کے وقت محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں تا کہ نجات پا جائیں پس ساری قوم نے خداوند متعال کو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دیا کہ ہمیں پانی عطا فرما کیونکہ ہمارے جوان پیاس کی وجہ سے ضعیف ہو چکے ہیں اور ہلاک ہونے کے قریب ہیں اس وقت خدا نے باران رحمت نازل کی اور ان کے حوض پانی سے پر ہو گئے یہودی خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ ان احسانات کی نشانی ہے جو ہم پر کئے گئے وہ چھتوں پر آئے اور مشرکین کو دیکھا کہ وہ بارش کی وجہ سے شدید اذیّت میں مبتلا ہیں ان کی خوراک اور اسلحہ یا تو خراب ہو چکا ہے یا قابل استفادہ نہیں رہا اور بعض تّر بتّر ہو گئے ہیں تو اس وقت باقی رہ جانے والے مشرکین نے یہودیوں سے کہا کہ ہم تم پر غلبہ کئے بغیر یہاں سے نہیں ہٹیں گے یہودی جواب میں کہنے لگے کہ جس ذات نے محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کی برکت سے پانی فراہم کیا ہے وہ ہمیں کھانا دینے پر بھی قادر ہے اور جس طرح تم میں سے بعض کو تتر بتر کیا ہے وہ باقیوں کو بھی تباہ و برباد کرنے پر قادر ہے، اس کے بعد یہودیوں نے ایک مرتبہ پھر خدا کو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر کھانے کا سوال کیا، اچانک ایک بہت بڑا قافلہ وہاں پہنچ گیا جو دو ہزار اونٹ اور گدھوں پر مشتمل تھا اور سبھی پر خوراک لادی گئی تھی جب قافلہ مشرکین کے قریب پہنچا تو وہ سبھی گہری نیند سو رہے تھے اور انہیں قافلہ کا علم نہ ہو سکا تو اس وقت قافلہ بخیر و خوبی شہر میں داخل ہو گیا اور اپنا مال و اسباب یہودیوں کو بیچ دیا اور چلے گئے جبکہ مشرکین ابھی تک محوِ خواب تھے جبکہ کارواں دور جا چکا تھا تو مشرکین نے خیال کیا کہ یہودی غذا نہ ہونے کی وجہ سے کمزور اور ناتوان ہو چکے ہیں لہذا ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، یہودی کہنے لگے کہ جب تم محوِ خواب تھے خدا نے ہمارے لئے غذا فراہم کی اور اگر ہم تمہیں ہلاک کرنا چاہتے تو ہلاک کر سکتے تھے لیکن ہم ظلم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لہذا ابھی چلے جاؤ اور اگر نہ گئے تو خدا کو پھر محمّد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا

واسطہ دے کر سوال کریں گے کہ وہ تمہیں ذلیل و رسوا کرے لیکن مشرکین نے اس بات پر کوئی دھیان نہ دیا، یہودیوں نے پھر خدا سے محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کے وسیلے سے نصرت مانگی اور مشرکین پر حملہ کر دیا اور ان میں سے بعض کو قیدی بنا لیا، جب رسول خدا ﷺ کا ظہور ہوا یہودیوں نے آنخضرت ﷺ سے حسد کیا کہ رسالت مآب ﷺ کیونکر عربی ہیں؟ آپ ﷺ سے فرمایا: کیا یہی صلہ ہے اس غلبہ کا جو خدا نے یہودیوں کو مشرکین پر عطا کیا تھا جب تم نے خدا کو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دیا تھا؟ پس اے میری امت تم نیز مصیبت کے وقت خدا کو محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر سوال کرو تا کہ خداوند تمہاری نصرت کرے اور تم مشکلات پر غالب آ جاؤ یاد رکھو! کہ تم میں سے ہر ایک کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہے جو نیکیوں کو لکھتا ہے اور تمہارے بائیں طرف دوسرا فرشتہ ہے جو گناہوں کو لکھتا ہے اور ابلیس کی جانب سے بھی دو شیطان ہوتے ہیں جو آدمی کو گمراہ کرتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرے تو خدا کو یاد کرے اور کہے:

"لاٰ حولَ وَلاٰ قُوَّۃِ اِلّا بِاللّٰہِ الْعَلیِّ الْعَظیم

وَصَلّ اللّٰہُ عَلٰی مُحمّد وَ آلِہِ الطّاہِرین"

اس وقت دونوں شیطان غائب ہو جاتے ہیں اور ابلیس سے شکایت کرتے ہیں کہ آج اس شخص نے ہمیں بہت تھکا دیا ہے لہذا ہمیں مدد کی ضرورت ہے ابلیس عورتوں کے ایک گروہ کو ان کی مدد کیلئے بھیجتا ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جاتی ہے اور وہ سبھی اس آدمی کے درپے ہوتے ہیں تو اگر اس وقت آدمی خدا کو یاد کرے اور محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے تو وہ شیاطین ناکام و نامراد لوٹ آتے ہیں اور ابلیس سے شکایت کرتے ہیں کہ ہم اس پر غالب نہیں آ سکے اور اگر اس پر غلبہ چاہتے ہو تو تم خود اپنے تمام لاؤ لشکر کے ساتھ آؤ، پھر ابلیس اپنے تمام لشکر کے ساتھ آتا ہے اس وقت خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ابلیس اور اس کا لشکر میرے فلان بندے کے درپے ہیں لہذا جلدی سے اس کی مدد کیلئے جاؤ اس وقت ہر شیطان کے مقابلہ میں ایک لاکھ فرشتے اس حال میں

Presented by www.ziaraat.com

آتے ہیں کہ آگ کے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں اور دائیں ہاتھ میں آگ کی تیر کمان ہوتی ہے وہ شیطانوں کو بھگا دیتے ہیں، بعض کو قتل کرتے ہیں، ابلیس کو قیدی بنا لیتے ہیں اور اسے مارتے ہیں، اس وقت ابلیس فریاد کرتا ہے: اے خدا! کیا تو نے مجھے وقت معلوم تک مہلت نہیں دی؟ پس خدا کی جانب سے خطاب آتا ہے کہ اے فرشتو! میں نے اسے مہلت دے رکھی ہے کہ اسے موت نہ دوں لیکن میں نے اسے یہ مہلت نہیں دی کہ مار اس پر اثر نہ کرے، پس اسے مارو، فرشتے اس کی اتنی پٹائی کرتے ہیں کہ اس کے تمام اعضاء زخمی ہو جاتے ہیں، اس کے بعد سے ابلیس اپنے اور اپنی اس اولاد کیلئے جو قتل ہو چکی ہوتی ہے، غمگین رہتا ہے، اس کے جسم کے زخم بھی ٹھیک نہیں ہوتے، جب تک وہ آدمی صلوات پڑھتا رہتا ہے اور اس کے زخم اسی حالت پر باقی رہتے ہیں اور اگر وہ آدمی خدا کو بھول جائے اور صلوات نہ بھیجے شیطان کے زخم ٹھیک ہونا شروع ہو جاتے ہیں پھر ابلیس اس شخص پر مسلط ہو جاتا ہے، اسے لگام لگا دیتا ہے اس پر زین رکھتا ہے اور اس پر سوار ہو جاتا ہے پھر نیچے آ کر کہتا ہے کہ ابھی میں اس پر مسلط ہو چکا ہوں اور جب چاہوں اس پر سوار ہو سکتا ہوں (۵)

لوگوں کا سامری کے ذریعہ گمراہ ہونا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس آیت " واِذ وَاعَدْنا مُوسیٰ اَرْبعینَ لَیْلَۃً ثُمَّ اتخَذْتُمْ العجل مِنْ بَعْدِہِ وَ اَنْتُمْ ظالِمُون " کے ذیل میں روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: جب خداوند تعالیٰ تمہارے لئے آسانی فراہم کرے اور تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرے تو میں خداوند متعال کی طرف سے تمہارے لئے ایک کتاب لے کر آؤں گا جو کہ خدا کے اوامر، پند و نصائح اور ضرب الامثال پر مشتمل ہوگی، جب خدا نے بنی اسرائیل کو نجات عطا کی تو حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ تم وعدہ گاہ پہنچ جاؤ اور اس کام کیلئے تیس دن روزے رکھو، حضرت موسیٰ نے خیال کیا کہ خدا تیس دن کے بعد کتاب عطا فرمائے گا، جب تیسواں دن آ پہنچا تو آپ نے افطار سے پہلے مسواک کر لیا، اس کے بعد خدا

نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ کیا تو نہیں جانتا کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو! مشک سے زیادہ مجھے پسند ہے؟ پس دس دن مزید روزے رکھو اور افطار کے وقت مسواک نہ کرو، اس کے بعد حضرت موسیٰ نے وہی کیا جس کا حکم ہوا تھا اور خدا نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ چالیس دنوں کے بعد کتاب عطا فرمائے گا، سامری نے بنی اسرائیل کے کم عقل لوگوں کے دلوں میں یہ شک پیدا کر دیا کہ موسیٰ کا وعدہ تمام ہو چکا اور ابھی تک کتاب کے بارے میں کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی اور موسیٰ نے ابھی تک اپنے پروردگار کا دیدار ہی نہیں کیا ہے جبکہ خداوند متعال حضرت موسیٰ کے بغیر بھی تمہیں اپنی طرف بلانے پر قادر ہے پھر سامری نے جو بچھڑا تیار کیا تھا اسے حاضر کیا تو قوم بنی اسرئیل نے کہا کہ کیونکہ یہ بچھڑا ہمارا خدا ہو سکتا ہے؟ سامری نے کہا کہ تمہارا پروردگار اس بچھڑے کے ذریعہ تم سے کلام کرے گا جس طرح موسیٰ سے درخت کے ذریعہ کلام کرتا ہے، سادہ لوح لوگوں نے جب بچھڑے کی آواز سنی تو خیال کیا کہ خدا ان کے ساتھ بات کر رہا ہے، جب حضرت موسیٰ وعدہ گاہ سے واپس آئے اور بچھڑے کو اس حال میں دیکھا تو بچھڑے سے مخاطب ہو کر فرمایا: جس طرح یہ لوگ کہتے ہیں! کیا خدا تیرے درمیان موجود تھا؟ بچھڑا بول پڑا اور کہا: میرا پروردگار اس بات سے منزہ و پاک ہے کہ بچھڑا یا درخت! اس کا احاطہ کر سکے البتہ سامری نے بچھڑے کو دُم کے ذریعہ دیوار سے متصل کر دیا تھا اور پاؤں کے نیچے سوراخ کر کے وہاں ایک شخص کو مقرر کیا تھا جو کہ بچھڑے کی جگہ بولتا تھا، اس وقت خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی: اے موسیٰ: بنی اسرائیل میری عبادت اور بندگی کی وجہ سے ذلیل و خوار نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کو فراموش کر دیا ہے اس لئے سستی سے دوچار ہو گئے ہیں۔ (۶)

قرب الٰہی کا وسیلہ

اہل سنت کہتے ہیں کہ خداوند متعال نے حضرت موسیٰ کو وحی کی: اے موسیٰ کیا یہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری نسبت سے تمہارے کلام، تمہاری آنکھوں کی نسبت سے تمہاری نگاہوں، تمہارے بدن کی

Presented by www.ziaraat.com

نسبت سے تمہاری روح اور تمہارے دل کی نسبت سے تمہارے خیال وافکار سے زیادہ قریب ہو جاؤں؟ حضرت موسیٰؑ نے عرض کی: ہاں بارالہا، میں ایسا ہی قُرب چاہتا ہوں! خطاب ہوا !اب جبکہ اس سعادت پر نائل ہونا چاہتے ہوتو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجو کیونکہ ان پر صلوات بھیجنا رحمت اور نور ہے۔(۷)

عرش الٰہی پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناجات

جب حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور پر خدا سے مناجات کی تو خدا نے آپ سے فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے لئے ضروری ہے کہ تکبّر سے دور رہو کیونکہ اگر دنیا کی تمام مخلوق ذرّہ سا بھی تکبر رکھتی ہوگی تو انہیں دوزخ میں جگہ دوں گا اور سخت عذاب میں مبتلا کروں گا اگر چہ ابراہیم خلیلؑ یا اس کا بیٹا اسماعیلؑ ہی کیوں نہ ہو، اے موسیٰؑ اگر چاہتے ہو کہ میں تمہارے زیادہ نزدیک ہو جاؤں اور تجھ سے راضی رہوں تو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجو چونکہ ان پر صلوات بھیجنا تیرے مقام کو بلند کرے گا، پھر موسیٰؑ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجی اور خدا نے بھی (چھ لوح) عطا فرمائیں اور کہا: اے موسیٰؑ! یہ لوح لے لو! موسیٰؑ نے تختیاں لیں اور عرض کیا: اے پروردگارا! یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے۔ جس پر صلوات بھیجنے کے سبب تجھ سے زیادہ نزدیک ہو جاؤں گا؟ ندا آئی: اے موسیٰؑ جان لو کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام نہ ہوتے تو تجھے خلق نہ کرتا اور جو بہت زیادہ فضایل وکرامات میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام کو دیئے ہیں اس کا اعتراف واقرار کرو، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: پروردگارا! تو مجھے دوست رکھتا ہے یا مُحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو؟ خطاب پہنچا: اے موسیٰؑ! تیرا مقام صرف کلام کی حد تک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومنزلت دوستی پر ہے، اور جان لو کہ دوست ہمکلام سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور جان لے کہ میرے ساتھ تمہاری مناجات فقط کوہ طور پر ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناجات عرش پر ہیں

" دنی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ "(۸)

بارگاہ پروردگار میں عزت وعظمت ہونا

کوہ طور پر جب حضرت موسیٰؑ نے خدا سے مناجات کیں تو خدا نے فرمایا: اگر کوئی فرشتہ یا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے، تو میں ان کے تمام نیک اعمال ضائع کردوں گا اور ان کے نام خوش قسمت افراد کی فہرست سے نکال کر بدبخت افراد کی فہرست میں شامل کردوں گا، اے موسیٰؑ! جان لو کہ جب قیامت برپا ہوگی تو ابراہیم خلیلؑ اپنی اولاد اسماعیلؑ اور اسحاقؑ سے اور تو اپنے بھائی ہارونؑ سے گریزاں ہوگے، لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گناہگار امت سے گریزاں نہیں ہوگا اور ان کی شفاعت کرے گا، جان لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہ ایک کے بدلہ ایک اور ان کی نیکیوں کو ایک کے بدلہ سات سو گُنا کروں گا اور جو بھی ایک دفعہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے گا وہ میری بارگاہ میں عزیز ہوگا۔ (۹)

حضرت موسیٰؑ کا خدا کے نزدیک محبوب ہونا

خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا: اے موسیٰؑ! تجھ سے بات کرتے وقت میں نے تجھے دس ہزار کان دیئے تا کہ میرا کلام سن سکو اور دس ہزار زبانیں عطا کیں تا کہ مجھے جواب دینے پر قادر ہوسکو ان تمام عنایات کے باوجود جو میں نے تجھ پر کی ہیں، جب بھی میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجو گے میرے زیادہ محبوب بن جاؤ گے۔(۱۰)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کو صلوات پڑھنے کی تاکید

جب قرار پایا کہ عیسائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مباہلہ کریں، انہوں نے اپنے بعض بڑے لوگوں سے مشورہ کیا ان میں سے ایک جس کا نام حارثہ تھا اور دین عیسیٰؑ پر ایمان رکھتا تھا، اپنی جگہ سے اٹھا اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا: خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی: اے میری کنیز کے بیٹے! میری کتاب لے لو اور ملک شام والوں کیلئے انہی کی زبان میں اس کی تفسیر بیان کرو، ان سے کہو: میں اللہ ہی وہ خدا ہوں کہ جس کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں ہے اور میں ہی وہ زندہ ہوں جسے ہرگز موت نہیں آئے گی اور میں ہی وہ ذات ہوں کہ جس کا وجود مستقل ہے اور میں ہی وہ خدا ہوں جس

Presented by www.ziaraat.com

نے تمام کائنات کو عدم سے وجود بخشا پھر اس کے بعد فرمایا: یقیناً میں نے رسولوں کو مبعوث کیا اور اپنی کتابیں ان کیلئے ہدایت و رحمت بنا کر بھیجیں تا کہ انہیں گمراہی سے بچاؤں، یقیناً ایک برگزیدہ رسول کو بھیجوں گا جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور فارقلیطا جو کہ میرا بندہ اور دوست ہے اسکو اس وقت اس کے ساتھ بھیجوں گا جب زمانہ ہادی اور رہنما سے خالی ہو چکا ہوگا اسے مکہ معظمہ میں کوہ فاران سے مبعوث کروں گا جو کہ اس کا محل ولادت ہے اور اس کے جد امجد حضرت ابراہیم کا مقام بھی ہے اس کیلئے ایک نیا نور بھیجوں گا جس کے ذریعہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور نادان دلوں کو جلا بخشوں گا، خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس کے زمانے کو درک کرے گا اور اس کی باتوں کو سنے گا اور اس پر ایمان لائے گا اور اس کا اتباع کرے گا پس اے عیسیٰؑ! جب اسے یاد کرو اس پر صلوات بھیجو کہ میں بھی اور تمام فرشتے بھی اس پر صلوات بھیجتے ہیں۔(۱۱)

حوالہ جات..........................

۱۔احمد حسینی، فضیلت صلوات ص ۱۳۸، لمعات الانوار ص ۱۷

۲۔امالی صدوق، ج ۳ باب فضل صلوات درروز جمعہ، ص ۴۳۳

۳۔فضیلت صلوات، ص ۹۲

۴۔بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۶۱، البرھان، ج ۳، ص ۶

۵۔بحار الانوار ج ۹۴ ص ۱۰۔ حیاۃ القلوب، ج ۱۔ قصہ حضرت موسیٰ

۶۔تفسیر امام حسن عسکریؑ، چاپ قدیم، ص ۹۹، چاپ جدید (مدرسۃ المھدی) ص ۲۴۸

۷۔شرح صلوات مقدم، ص ۵۴

۸۔سراج القلوب، ص ۸۷

۹۔سراج القلوب، ص ۸۹

۱۰۔لمعات الانوار، ص ۳

۱۱۔خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۶

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

دوسرا حصہ

وہ واقعات جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و ائمہ معصومین علیہم السلام کے زمانے
میں رونما ہوئے

کہا جا سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کے واقعات کا اہم ترین حصہ یہی ہے کیونکہ جو واقعات اس حصہ میں درج ہیں یہ واقعات وہ ہیں جو رسول خداؐ یا ائمہ معصومین علیہم السلام کے زمانے میں رونما ہوئے بلکہ ان میں سے بعض واقعات تو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپ کی اولاد طاہرین علیہم السلام کے دست مبارک سے رونما ہوئے ہیں، جیسے شہد کی مکھی والی داستان جب اس نے عرض کیا کہ جب پھولوں اور کلیوں کا رس چوستے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کی وجہ سے زیادہ مٹھاس آ جاتی ہے، البتہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چونکہ یہ واقعات تواتر معنوی کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں لہذا سند کی چھان پھٹک کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے اہم چیز، خود واقعات ہیں جنہیں ایک ایک کر کے بیان کر رہے ہیں۔

بڑا پتھر

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے "وَدَّ کثیرٌ من اهل الکتاب لو یردّونکم من بعد ایمانکم کفاراً حسداً" (۱) کے ذیل میں روایت وارد ہوئی ہے کہ یہودیوں نے ایک دوسرے سے عہد و پیمان باندھا کہ پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دین اسلام سے منحرف کریں، جنگ احد کے بعد یہودیوں کا ایک گروہ عمار یاسر اور حذیفہ یمانی کے پاس آیا اور کہا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری جنگجوؤں کی طرح جنگ میں شرکت کی ہے اور وہ کبھی غالب آ جاتا ہے اور کبھی شکست سے دوچار ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ خدا کا رسول ہے تو اسے ہمیشہ فاتح ہونا چاہیے اور

چونکہ وہ کبھی غالب آتا ہے اور کبھی مغلوب ہو جاتا ہے تو وہ خدا کا رسول نہیں ہے تو اس وقت حذیفہ نے کہا: تم پر خدا کی لعنت ہو، ہم تمہاری باتوں پر کان دھرنے والے نہیں ہیں یہ کہہ کر اٹھے اور چلے گئے، لیکن عمار بیٹھے رہے اور ان سے کہنے لگے: خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو صبر کرنا سکھایا ہے چونکہ صبر و استقامت کامیابی کا زینہ ہے اور جنگ احد میں بھی اسی طرح کامیابی کی نوید انہیں دی گئی تھی لیکن چونکہ بعض لوگوں نے رسالتؐ کے فرمان کی مخالفت کی تھی، لہذا شکست اٹھانا پڑی۔ یہودی کہنے لگے اے عمار! پس تو جانتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزرگان قریش پر غالب آئے گا؟ عمار کہنے لگے اس خدا کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث کیا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کی اتنی معرفت رکھتا ہوں کہ مکمل طور پر ان کی اطاعت کروں گا اور اگر مجھے حکم دیں کہ آسمان کو زمین پر لے آؤں اور زمین کو آسمان پر لے جاؤں تو یقیناً یہ کام کر دکھاؤں گا، یہودی کہنے لگے: خدا کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رتبہ اس سے کہیں کم ہے اور اے عمار! تو اس سے بھی کمتر ہے، پس عمار وہاں سے اٹھے اور کہنے لگے: میں نے حجت تمام کی ہے، پھر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عمار جس موضوع پر تم اور حذیفہ یہودیوں سے گفتگو کر رہے تھے، وہ خبر مجھ تک پہنچ چکی ہے، اسی وقت یہودی بھی پہنچ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عمار کا خیال ہے کہ اگر آپ اسے آسمان کو زمین پر لانے اور زمین کو آسمان پر لے جانے کا حکم دیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے، لہذا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم فقط اسی پر اکتفا کریں گے کہ اگر یہ آپؐ کے سامنے پڑا ہوا پتھر اٹھا لے (وہ ایسا پتھر تھا جسے دو سو آدمی مل کر بھی حرکت نہیں دے سکتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمار کی ان باریک اور کمزور ٹانگوں کو نہ دیکھو، اس کی نیکیاں اتنی زیادہ سنگین ہیں کہ دنیا کے تمام پہاڑوں کے مقابلے میں زیادہ سنگین تر ہیں، خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کی بدولت اس پتھر سے زیادہ سنگین چیزوں کو اٹھانے کی قدرت و طاقت عنایت کی ہے اور صلوات کی

Presented by www.ziaraat.com

بدولت عرش الٰہی آٹھ فرشتوں کے کندھوں پر کھڑا ہوا ہے، اس کے بعد عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے عمار! کہو: اے پروردگار محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام کی عزت کی قسم دے کر سوال کرتا ہے میری طاقت میں اضافہ فرما پس عمار نے دعا کی اور پتھر اٹھا کر اپنے سر پر بلند کر لیا اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم یہ پتھر دانتوں کے خلال سے بھی ہلکا ہے، پھر پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اس پتھر کو اس سامنے والے پہاڑ پر دے مارو جو ہم سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہے عمار نے بھی پتھر اس پہاڑ پر دے مارا، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے یہودیو! کیا تم نے دیکھ لیا؟ کہنے لگے: ہاں آنحضرت ﷺ فرمانے لگے: اے عمار! اٹھو اور اس پہاڑ پر جا کر ایک ایسا پتھر اٹھا لاؤ جو اس پتھر کے کئی گنا ہو، عمار نے رسول خداؐ کے اعجاز سے ایک قدم اٹھایا، دوسرا قدم اس پہاڑ پر رکھا اور تیسرے قدم میں پتھر کو اٹھا لائے اور آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق اسے زمین پر دے مارا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے دیکھ لیا؟ عرض کرنے لگے: ہاں! پس اس وقت کچھ یہودی ایمان لے آئے اور کچھ اپنے انکار پر ڈٹے رہے۔ (۲)

اہل وعیال اور مال کا محفوظ رہنا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کے ایک محب نے شام سے عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا کہ میرے پاس بہت زیادہ مال واسباب ہے اور آپ کی زیارت کا مشتاق بھی ہوں لیکن اہل وعیال سے جدا ہوتے ہوئے ڈرتا ہوں، صلوات بھیجو اور کہو کہ خدایا یہ سب تیرے پاس تیرے بندے علی بن ابی طالب کے حکم سے بطور امانت رکھ رہا ہوں، اس آدمی نے ویسا ہی کیا جیسا آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا اور حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہونے کیلئے کوفہ روانہ ہو گیا۔ یہ خبر معاویہ تک پہنچی، اس نے حکم دیا کہ اس مرد مؤمن کے تمام اموال لوٹ لیں اور اس کے اہل وعیال کو کنیزی میں لے آئیں، جب معاویہ کے کارندے اس آدمی کے گھر میں داخل ہوئے تو انہیں معاویہ اور یزید کے اہل وعیال کے علاوہ وہاں کچھ بھی نظر نہ آیا، معاویہ اور

یزید کے اہل وعیال نے کہا کہ تم واپس چلے جاؤ کیونکہ جو مال اسباب بھی موجود تھا ہم نے لے لیا ہے اور اس کے اہل وعیال کو باز از بھیج دیا ہے، کارندے واپس چلے گئے، یوں خداوند متعال نے اس مرد مومن کے اہل وعیال کو بچا لیا، چند دنوں کے بعد شہر کے چوروں کو پتہ چلا کہ وہ آدمی نہیں ہے اور اس کے اموال کا کوئی نگہبان نہیں ہے، وہ وہاں آئے تا کہ جو مال اسباب بھی ہے لوٹ لیں، لیکن خدا کی قدرت سے انہیں مال واسباب سانپ اور بچھوؤں کی شکل میں نظر آئے، ان میں سے بعض کو سانپوں نے ڈس لیا اور ہلاک ہو گئے اور بعض بیمار ہو گئے، ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے اس آدمی سے فرمایا: کیا اپنے اہل وعیال اور اموال کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں مولا! پھر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے معجزے سے اس کے تمام اموال اور اہل و عیال حاضر ہو گئے اس وقت پیش آنے والے تمام واقعات کو بیان کیا کہ کس طرح معاویہ اور یزید کے اہل وعیال آئے اور کس طرح چور سانپوں اور بچھوؤں کا شکار ہوئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان اللہ ربّما اظھر آیة لبعض المؤمنین لیزید فی بصیرته " یعنی بعض اوقات خداوند متعال بعض مؤمنین کیلئے کوئی نشانی ظاہر کرتا ہے تا کہ اس کے ایمان میں اضافہ ہو جائے۔ (۳)

فقیر کا ثروتمند ہونا

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۸ "لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم" کے ذیل میں پیغمبر اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا ﷺ کے پاس آیا، آنحضرت ﷺ نے پوچھا: محمد ﷺ اور علی علیہ السلام کی محبت کے لحاظ سے تمہارا اور تمہارے دینی بھائیوں کا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: انہیں اپنی جان کی طرح عزیز رکھتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تو خدا کا دوست ہے لہذا غم نہ کرو کیونکہ دنیا کی مشکلات ختم ہو جائیں گی اور خدا اتنا زیادہ تجھے عطا کرے گا کہ کسی کو عطا نہ کیا ہو، پس ہمیشہ صلوات پڑھتے رہو، وہ آدمی بہت خوش ہوا اور صلوات پڑھنی شروع کر دی، ایک اور شخص اصحاب رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگے

Presented by www.ziaraat.com

اے فلاں شخص! محمد ﷺ نے تیرے لیے کیا خوب کام ڈھونڈا ہے، اس کا مذاق اڑایا اور کہنے لگا کہ صلوات سے تو بھوک دور نہیں ہوتی، تھوڑے عرصے کے بعد ان دونوں نے اسی شخص کو بازار میں دیکھا اور کہنے لگے: اے شخص! تو بازار میں کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس مال نہیں ہے کہ جس سے تجارت کروں بلکہ میری تجارت صلوات ہے، وہ دونوں کہنے لگے: صلوات سے تو پیٹ نہیں بھرتا، اس نے جواب دیا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے، چونکہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اور جو بھی ان پر ایمان لائے گا عالی درجات پر فائز ہو جاتا ہے اور خدا اسے سختیوں سے نجات عطا فرماتا ہے، اچانک ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں تین بوسیدہ مچھلیاں تھیں، منافق کہنے لگے: یہ مچھلیاں اس آدمی کو بیچ دو، مچھلی فروش نے کہا: اے شخص یہ مچھلیاں مجھ سے خرید لو، اس مرد مومن نے جواب دیا: میرے پاس پیسے نہیں ہیں، وہ دونوں کہنے لگے: تم خرید لو پیسے خود محمد ﷺ دے دیں گے، پس اس آدمی نے مچھلی خرید لی، بیچنے والا رسول خدا ﷺ کے پاس گیا اور آنحضرت ﷺ سے ایک درہم لے لیا، وہ مرد مومن مچھلی گھر لے گیا، جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو وہاں سے دو قیمتی موتی نکل آئے جن کی قیمت تقریبا دو سو درہم تھی تو ان منافقین کو یہ خبر سن کر رنج ہوا، مچھلی فروش کے پاس گئے اور اس سے کہنے لگے: مچھلی کے پیٹ سے دو قیمتی موتی نکل آئے ہیں جبکہ تو نے مچھلی فروخت کی تھی نہ کہ موتی لہذا جاؤ اور وہ موتی واپس لے لو، وہ آدمی گیا اور جواہر واپس لے لئے، اسی وقت وہ جواہر بچھوؤں میں تبدیل ہو گئے اور اس کے ہاتھوں پے ڈس لیا، اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے وہ منافق کہنے لگے: یہ محمد ﷺ کا جادو ہے، جب اس مرد مؤمن نے مچھلی کا پیٹ دھویا تو وہاں سے دو مزید جواہر نکلے ایک مرتبہ پھر ان منافقوں نے مچھلی فروش کو اس بات سے آگاہ کیا، دوسری مرتبہ پھر اس نے جواہر واپس لینے چاہے، اس مرتبہ موتی دو سانپوں کی شکل میں ظاہر ہوئے اور اس پر حملہ کر دیا، مچھلی فروش چلانے لگا کہ مجھے نہیں چاہیے پس اس مرد مؤمن نے سانپوں کو پکڑا تو وہ پھر موتی بن گئے منافق کہنے لگے: اتنا بڑا جادو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا، اس مرد مؤمن نے کہا: اگر یہ سحر و جادو ہے تو پھر جنت و جہنم بھی سحر و جادو ہے اس

وقت وہ آدمی چاروں قیمتی جواہر پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا، وہاں پر عرب کے بعض تاجر موجود تھے جنہوں نے وہ قیمتی جواہر چار سو دینار میں خرید لئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خدا نے تجھے یہ نعمت صلوات کی برکت سے عطا فرمائی ہے۔ (۴)

صلوات اور شہد کی مٹھاس

ایک دن رسول خدا ایک نخلستان میں تشریف فرما تھے اور حضرت علی علیہ السلام بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے، اچانک ایک شہد کی مکھی آپ کے پاس آئی اور آپ کے ارد گرد گھومنا شروع کر دیا اس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! یہ شہد کی مکھی ہماری ضیافت کرنا چاہتی ہے، یہ کہہ رہی ہے کہ میں نے فلاں جگہ پر کچھ شہد رکھا ہوا ہے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کو بھیج کر وہ منگوا لیں مولائے کائنات تشریف لے گئے اور وہ شہد وہاں سے لے آئے، رسول خدا ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا: تمہاری غذا تو کڑوے کسیلے پھول اور کلیاں ہیں پھر کیسے وہ میٹھے شہد میں تبدیل ہو جاتے ہیں؟ مکھی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شیرینی آپ کے مبارک وجود کی وجہ سے ہے چونکہ جب بھی ہم تھوڑے سے پھول کلیاں لیتے ہیں تو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ تین مرتبہ آپ پر صلوات بھیجیں صلوات بھیجنے کی برکت سے تلخ اور کڑوے شگوفے میٹھے شہد میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (۵)

صلوات کا ثواب شمار نہیں ہو سکتا

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: شب معراج جب آسمان پر پہنچا تو ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ کی ہزار انگلیاں تھیں وہ فرشتہ اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کی مدد سے حساب و کتاب میں مشغول تھا، میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا جو میرے ہمراہ تھا کہ یہ فرشتہ کون ہے؟ اور کس چیز کا حساب کر رہا ہے، جبرائیل نے کہا: یہ فرشتہ بارش کے قطرات پر مؤکل ہے وہ حساب کرتا ہے کہ بارش کے کتنے قطرے زمین پر نازل ہوئے، پس میں نے اس فرشتہ سے کہا: کیا تم

Presented by www.ziaraat.com

آغاز کائنات سے لے کر آج تک زمین پر آنے والے بارش کے قطرات کا علم رکھتے ہو؟ کہنے لگا
: یارسول اللہ! اس خدا کی قسم جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا کہ میں آج تک برسنے والے
قطرات کے علاوہ ان کے برسنے کی جگہ کو بھی علیحدہ علیحدہ جانتا ہوں، بیابانوں، بستیوں، باغات،
شورہ زار اور قبرستانوں پر برسنے والے بارش کے قطرات کو بھی دقیق طور پر جانتا ہوں آنحضرت
ﷺ نے فرمایا: وہ ذات کتنی علیم وخبیر ہوگی کہ جس نے تم جیسے فرشتے کو خلق کیا ہے جو قطرات
باراں کو دقت سے شمار کرتا ہے، اس وقت فرشتے نے کہا: یارسول اللہ! حساب وکتاب کیلئے
انگلیوں، ہاتھوں کے ہوتے ہوئے اور اس تمام وقت کے باوجود ابھی تک ایک چیز کا حساب نہیں
کرسکا، میں نے پوچھا: کس چیز کا؟ عرض کی: جب آپ کی امت کا ایک گروہ آپ کا اسم مبارک
سن کر آپ پر صلوات بھیجتا ہے تو میں اس صلوات کے ثواب کا حساب نہیں کرسکتا۔ (۶)

آدم علیہ السلام سے خاتم ﷺ تک

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک یہودی حضرت علی علیہ السلام کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو کیا حضرت محمد
ﷺ کیلئے بھی کوئی ایسی فضیلت ہے؟ آپ نے فرمایا: خدا نے فرشتوں کو جو آدم کے سجدہ کا حکم دیا
تھا وہ اسی وجہ سے تھا کہ محمد ﷺ اور ان کے اوصیاء کے نور کو اس کی اولاد سے قرار دیا تھا،
فرشتوں کا سجدہ آدم کی پرستش وعبادت کیلئے نہیں تھا بلکہ خدا کے حکم کی اطاعت اور اس بات کا
اعتراف تھا کہ حضرت محمد ﷺ آدمؑ سے افضل ہیں، اگر آدم کو یہ فضیلت عطا کی تو پیغمبر اکرم
ﷺ کو اس سے برتر فضیلت عطا فرمائی کیونکہ خود خدا نے حضرت محمد ﷺ پر صلوات بھیجی اور
تمام فرشتوں اور مخلوقات کو آپؐ پر صلوات بھیجنے کا حکم دیا، پس جو شخص بھی آپ پر حال حیات و
ممات میں صلوات بھیجے گا خداوند متعال اسے دس گنا اجر عطا فرماتا ہے، ہر صلوات کے بدلہ
میں دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، جو شخص آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپؐ پر صلوات بھیجے تو

آپؐ اسے سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ خدا نے ہر حاجت مند کی دعا کی
قبولیت کو پیغمبر اکرم ﷺ پر صلوات بھیجنے پر موقوف کیا ہے۔ (۷)

بہترین عمل

حضرت رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے: میں نے عالم خواب میں اپنے چچا حمزہ
ابن مطلب اور اپنے بھائی جعفر ابن ابی طالب کو دیکھا کہ ان کے آگے بیروں کا ایک طبق
رکھا ہوا ہے، تھوڑی دیر اس میں سے کھاتے رہے، پھر وہ بیر انگوروں میں تبدیل ہو گئے،
تھوڑی دیر اس میں سے کھاتے رہے، اس کے بعد وہ انگور کھجوروں میں تبدیل ہو گئے،
پس تھوڑی دیر وہ اس میں سے بھی کھاتے رہے، اس کے بعد میں ان کے نزدیک گیا اور
کہا: ”میرے ماں، باپ آپؐ پر قربان جائیں، سب اعمال سے بہتر اور افضل کون سا
عمل پایا؟“ کہنے لگے: ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں، آپؐ پر صلوات بھیجنا،
پانی پلانا اور علی بن ابیطالب علیہ السلام سے محبت کرنا افضل اعمال ہیں۔ (۸)

جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک صلوات پڑھنے والا داخل نہ ہوگا

شیخ ابوالحسن تریحی کی کتاب ”روضۃ الاحباب“ میں آیا ہے کہ جو بھی دس مرتبہ صلوات بھیجے، خدا
فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے رسول خداؐ کے روضۂ مقدس پہ صلوات پہنچاؤ اور کہو
کہ یارسول اللہ! فلان بن فلان نے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے، رسول خداؐ خوشی سے فرماتے ہیں
کہ اب یہ مجھ پر واجب ہے کہ میں صلوات بھیجنے والے پر ایک صلوات کے بدلے میں دس مرتبہ
صلوات بھیجوں، میری امت سے کہہ دو کہ جو بھی مجھ پر دس صلوات بھیجے گا تو میں اس وقت تک
جنت میں داخل نہ ہوں گا جب تک اس کے ستر رشتہ داروں اور دوستوں کو جنت میں داخل نہ کر
دوں پس صلوات بھیجنے والے کو جواب دینے کیلئے فرشتے پیغمبر اکرم ﷺ کی قبر شریف سے
پلٹتے ہیں، اس وقت خدا کی طرف سے ندا آتی ہے کہ اے فرشتو! کہاں تھے؟ (جبکہ خدا جانتا ہے)

Presented by www.ziaraat.com

فرشتے اپنے وظائف کی وضاحت کرتے ہیں اور اس وقت خدا فرماتا ہے: میرے حبیب نے درود بھیجنے والے کے درود کے بدلہ میں کیا دیا ہے؟ فرشتوں نے جو کچھ سنا تھا وہ عرض کرتے ہیں، خداوند متعال ان سے فرماتا ہے: جاؤ اور جا کر میرے بندے سے کہہ دو کہ اگر تم ایک صلوات بھی بھیجتے ہو تو میں تمہیں آتش جہنم سے نجات عطا کرتا ہوں جبکہ ابھی تم نے دس مرتبہ درود بھیجا ہے، پھر خطاب ہوتا ہے: میرے بندے کی تعظیم کرو اور اس کی صلوات اس دن کیلئے محفوظ کرلو، جب وہ محتاج ہوگا، پھر خداوند قادر حکم دیتا ہے کہ صلوات کے ہر حرف کے مقابلے میں ایک فرشتہ خلق ہو جس کے ۳۶۰ سر ہوتے، ہر سر میں ۳۶۰ منہ ہوتے اور ہر منہ میں ۳۶۰ زبانیں ہوتی تا کہ اس فرشتے کا ثواب قیامت تک کیلئے اس شخص کے نامہ اعمال میں درج کیا جائے۔ (۹)

صلوات اور آگ کا حرام ہونا

ایک شخص ایک مچھلی بازار سے خرید کر گھر لے کر آیا، اسے پکانے کیلئے آگ جلائی اور اپنی بیوی سے کہا کہ اسے پکائے، اس عورت نے مچھلی آگ پر رکھی اور جتنی بھی آگ زیادہ کی پھر بھی مچھلی نہ پکی، اور آگ نے مچھلی پر ذرا بھر بھی اثر نہیں کیا، دونوں میاں بیوی کو تعجب ہوا اور حیرت میں ڈوب گئے، اس شخص نے مچھلی اٹھائی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آیا جب اس نے سارا ماجرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا تو آپؐ نے مچھلی کو مخاطب ہو کر فرمایا: تجھ پر آگ اثر کیوں نہیں کر رہی؟ مچھلی خداوند قادر کے اذن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعجاز سے بول پڑی اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ اور آپؐ کے اہل بیت علیہم السلام کے وجود کی برکت سے آگ نے مجھے نہیں جلایا، کیونکہ جب میں ایک دن فلاں سمندر میں تیر رہی تھی تو ایک بڑی کشتی کا وہاں سے گزر ہوا اس کشتی کے ایک مسافر نے آپؐ اور آپؐ کی عترتؑ پر صلوات بھیجی، میں نے بھی اس کی آواز سن کر صلوات بھیجی، اس وقت ہاتف غیبی نے آواز دی اے مچھلی! تیرا جسم آگ پر حرام ہو گیا ہے۔ (۱۰)

جلے ہوئے پروں والا فرشتہ

ایک دن جبرائیلؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آج جب میں آسمان سے زمین پر آ رہا تھا تو راستہ میں میرا گزر کوہ قاف سے ہوا، وہاں ایک دلخراش آواز میرے کانوں تک پہنچی، میں سمجھ گیا کہ کوئی مصیبت کا مارا ہے جو اس طرح فریاد کر رہا ہے، لہذا جب میں نے آواز کا تعاقب کیا تو دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جو رو رہا ہے، اس سے پہلے اسے آسمان پر اتنا زیادہ باعظمت دیکھا تھا کہ یہ نور کے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا، ستر ہزار فرشتے اس کی خدمت میں صف بستہ کھڑے تھے، لیکن ابھی اسے اس حال میں دیکھا کہ شکستہ دل اور جلے ہوئے پروں کے ساتھ زمین پر پڑا ہوا ہے، جب میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا: جس رات پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج فرمائی، میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور آپؐ کی جس طرح تعظیم و تکریم کرنی چاہیے تھی، نہ کی، لہذا اس سزا کا مستوجب ٹھہرا اور اس تخت نور سے اس پست خاک پر آ پڑا، پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا: اے جبرائیل! تو پروردگار ذوالجلال کے حضور میں شفاعت فرما، تا کہ مجھے معافی مل سکے، میں بھی بارگاہ احدیت میں بہت گڑگڑایا اور اس کیلئے معافی اور مغفرت کا خواستار ہوا، خدا کی طرف سے خطاب ہوا: اسے کہہ دو کہ اگر بخشش اور مغفرت چاہتے ہو تو میرے حبیب پر صلوات بھیجو، جب اس نے صلوات بھیجی تو اپنی پہلی حالت میں واپس آ گیا (۱۱)

صلوات اور دعا کا مستجاب ہونا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی خدا سے اپنی دنیاوی حاجات طلب کرنا چاہو، تو پہلے خداوند سبحان کی مدح و ثنا کرو، پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو پھر خدا سے اپنی حاجات طلب کرو، آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ خدا کی بارگاہ میں بلند کئے اور اپنی حاجات طلب کیں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وہاں تشریف فرما تھے اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے فرمایا: اس شخص نے خدا سے اپنی حاجات طلب کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اسی اثنا میں ایک دوسرا شخص آیا، دو رکعت نماز ادا کی خدا کی مدح وثنا کی پھر محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجی، اس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول ہونے والی ہے (۱۲)

صلوات اور شیطان کا رنجیدہ ہونا

ایک دن پیغمبر اکرم ﷺ ایک راستے سے گذر رہے تھے کہ راستے میں شیطان کو دیکھا جو بہت کمزور اور لاغر ہو چکا تھا، آپؐ نے اس سے پوچھا: کیوں اس صورت حال سے دوچار ہو؟ کہنے لگا: یارسول اللہ! آپ کی امت کے ہاتھوں خوار ہو رہا ہوں، پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے؟ کہنے لگا: یارسول اللہؐ! آپ کی امت میں چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا سامنا کرنے کی مجھ میں طاقت اور ہمت نہیں ہے، پہلی یہ کہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں، دوسری یہ کہ مصافحہ کرتے ہیں، تیسری یہ کہ جب بھی کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ کہتے ہیں، چوتھی یہ کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، پانچویں یہ کہ جیسے ہی آپ کا نام سنتے ہیں صلوات بھیجتے ہیں، چھٹی یہ کہ ہر کام کے آغاز میں کہنے لگا: یارسول اللہؐ!

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہیں۔ (۱۳)

پل صراط

ایک دن جب رسول خدا ﷺ حجرے سے نکل رہے تھے تو فرمایا: گذشتہ رات میں نے اپنی امت کے ایک آدمی کو خواب میں دیکھا جو کہ پل صراط عبور کرنا چاہتا تھا لیکن کانپ جاتا تھا اور آگے نہیں بڑھ سکتا تھا، اسی دوران ایک صلوات آئی جو اس نے مجھ پر بھیجی تھی تو اس صلوات نے مجسم ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط عبور کرا دیا۔ (۱۴)

شعب ابی طالب اور صلوات

جب رسول خدا ﷺ کا چند مسلمانوں کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محاصرہ کیا گیا تو انہیں چار سال تک وہیں رہنا پڑا، نہ کھانے کیلئے کوئی چیز تھی، نہ پینے کیلئے پانی موجود تھا، لیکن جب بھی بھوک یا

پیاس غالب آجاتی تو محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتے جس سے بھوک اور پیاس ختم ہو جاتی کیونکہ آسمان سے ان کیلئے خوراک اور پانی نازل ہوتا، جب بھی ان کے لباس گندے اور میلے ہو جاتے تو کپڑے ہاتھ میں لے کر محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتے تو برف کی طرح سفید اور صاف شفاف ہو جاتے، صلوات کی برکت سے وہ اتنے آسودہ حال تھے کہ محاصرہ ختم ہونے کے بعد بھی وہاں سے نکلنا نہیں چاہتے تھے۔ (۱۵)

صلوات فرشتوں کی ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے

شب معراج جب پیغمبر اکرم ﷺ چوتھے آسمان پر پہنچے تو ایک فرشتے کو دیکھا جو اپنے سامنے پڑی ہوئی ایک لوح کو دیکھ رہا تھا اور اشکوں کا ایک سمندر اپنی آنکھوں سے بہا رہا تھا، وہ فرشتہ آپ کی طرف متوجہ نہ ہوا، حضرت جبرائیلؑ نے اپنا پر اسے مارا، جب فرشتہ متوجہ ہوا تو فوراً آپ کی رکاب کو چوما اور تعظیم بجالایا اور عرض کی: یارسول اللہؐ! مجھے معاف کر دیجئے کیونکہ اس لوح سے بہت زیادہ نور پھوٹ رہا تھا اسی وجہ سے آپ کی آمد کا علم نہ ہو سکا، آپؐ نے فرمایا: اس لوح میں کیا لکھا ہوا ہے؟ فرشتے نے عرض کی: اس لوح میں

"لا الہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ علی ولی اللہ"

لکھا ہوا ہے، پھر فرشتہ کہنے لگا: میں دو رکعت نماز بجالایا ہوں جس میں بیس ہزار سال کا عرصہ لگا ہے خدا کے حکم سے پانچ ہزار سال قیام، پانچ ہزار سال رکوع، پانچ ہزار سال سجود اور پانچ ہزار سال تشہد کی حالت میں رہا ہوں، ابھی اس نماز کا ثواب آپ کو ہدیہ کرتا ہوں تا کہ میری تقصیر معاف فرمائیں، آپؐ نے فرمایا: میں تمہاری اطاعت اور نماز کا محتاج نہیں ہوں، فرشتے نے عرض کی: میں اسے آپؐ کی امت کو ہدیہ کرتا ہوں، آپؐ نے پھر فرمایا: میری امت کو تیری نماز کی ضرورت نہیں ہے، خدا کی عزت کی قسم! میری امت کا جو گناہگار ایک مرتبہ صلوات بھیجے، اس کا ثواب تیری بیس سال کی اطاعت سے بڑھ کر ہے۔ (۱۶)

Presented by www.ziaraat.com

﴾صلوات اور فرشتوں کی طلب مغفرت کرنا﴿

ابن عباس کہتے ہیں کہ جب آیت " ان اللہ و ملائکتہ یصلّون .... "
نازل ہوئی تو پیغمبر اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہورہا تھا،
میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے مبارک باد دو کیونکہ میرے لئے ایک ایسی آیت
نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا و مافیھا سے بہتر ہے، پھر اس آیت مجیدہ کی تلاوت فرمائی، ہم
نے عرض کی: " ھنیئاً لک یا رسول اللہؐ " پھر اصحاب نے عرض کی: ہمیں اس حقیقت سے
آگاہ فرمائیں، آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے ایک مخفی راز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ اگر
نہ پوچھتے تو کبھی بھی اس کا اظہار نہ کرتا، پس جان لو: خداوند تعالی نے مجھ پر دو فرشتے مامور کئے ہیں
تا کہ جو مومن بھی میرا نام سن کر مجھ پر صلوات بھیجے، اس وقت وہ دونوں کہیں ' غفر اللہ لک "
(خدا تجھے بخش دے) پھر خدا اور تمام فرشتے "آمین" کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ جس شخص
کے پاس بھی میرے حبیب کا نام لیا جائے اور وہ صلوات نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں " لا
غفر اللہ لک " (خدا تیری مغفرت نہ کرے)، پھر خدا اور فرشتے "آمین" کہتے ہیں۔ (۱۷)

﴾نور کا سمندر﴿

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خدا نے ایک ایسا فرشتہ خلق کیا ہے، جس کے دو پَر ہیں ایک مشرق
میں اور ایک مغرب میں ہے اور اس کے پاؤں زمین ہفتم پر ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے،
اس کے پَر انس و جن اور بری اور بحری جانوروں کی تعداد کے برابر ہیں ان کی سانسوں کی تعداد،
بارش کے قطرات، درختوں کے پتوں، آسمان کے ستاروں اور ریت کے ذرّات کے برابر ہیں،
جب میرا ایک امتی صلوات بھیجتا ہے تو خداوند متعال اس فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ نور کے دریا میں

غوطہ لگاؤ، جب وہ باہر آتا ہے اور خود کو حرکت دیتا ہے تو اس کے ہر پَر سے قطرے گرتے ہیں، پھر
خدا ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے، پھر ان سب کو حکم دیتا ہے کہ قیامت تک میرے بندے
کیلئے استغفار کرتے رہو، اور خداوند متعال نے اسی فرشتے کو صلوات سے ہی خلق کیا ہے (۱۸)

﴾عذاب سے نجات﴿

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے "واذ نجینا کم من آل فرعون..." (۱۹)
کے ذیل میں مروی ہے کہ جب فرعون بنی اسرائیل کو بندھے ہاتھوں اور پاؤں کے ساتھ
پتھر اور مٹی اٹھانے پر مجبور کرتا تھا تو بسا اوقات خستگی کی شدت سے زمین پر گر جاتے یا مر جاتے
تھے، ان کے بچوں کو بھی ہلاک کر دیتا تھا، اس وقت وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس شکایت لے کر گئے،
خدا نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کی کہ ان سے کہہ دو: محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کے علاوہ
کوئی کام نہ کریں تا کہ سختیوں اور مشکلات سے چھٹکارا پا سکیں، اس کے بعد وہ صلوات بھیجتے تھے،
جس کے نتیجے میں عذاب اور مشکلات میں کمی واقع ہوئی۔ (۲۰)

﴾صلوات اور نیکیوں کے پلّے کا بھاری ہونا﴿

قیامت کے دن بندگان خدا میں سے جس کسی کو بھی میزان کے پاس لے جایا جائے گا اور
جب اس کے اعمال تولے جائیں گے، اگر اس کی نیکیوں کا پلّہ ہلکا ہوگا تو حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں
لے جائیں، وہ آدمی ملائکہ سے دریافت کرے گا کہ میرے بارے میں کیا حکم صادر ہوا ہے؟
فرشتے کہیں گے: حکم ہوا ہے کہ تجھے جہنم لے جائیں، اس وقت وہ شخص گریہ کرے گا اور کہے گا:
مجھے کچھ عرصہ کیلئے چھوڑ دو تا کہ میں خود اپنے حال پر گریہ کرلوں، فرشتے کہیں گے: یہ کام دنیا میں
انجام دیا ہوتا تا کہ تجھے اس سے کوئی فائدہ مل سکتا لیکن ابھی یہ غم و غصہ اور پشیمانی کسی کام نہیں آئے
گی پھر بھی گناہگار کہے گا: میں آدمؑ کی اولاد سے ہوں اور آتش جہنم برداشت کرنے کی طاقت نہیں
ہے، مجھے بالکل امید نہیں تھی کہ میرا پروردگار مجھ سے یہود و نصاریٰ جیسا معاملہ کرے گا، اس وقت

Presented by www.ziaraat.com

فرشتے کہیں گے: ابھی حضرت محمد ﷺ عرش الٰہی میں کرسی کرامت پر تشریف فرما ہیں انہیں پکارو شاید وہ تمہاری فریادرسی فرمائیں، گناہگار بلا اختیار اور بے خود ہو کر بلند آواز سے کہے گا: "اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللّٰہ" آپؐ آواز سن کر اس کی مدد کو آئیں گے، فرشتے آپؐ کی تعظیم بجالائیں گے لیکن وہ شخص اپنے پیغمبر کو نہیں پہچانے گا اور خیال کرے گا کہ یہ بھی کوئی فرشتہ ہے آنحضرتؐ فرشتوں سے کہیں گے کہ یہ شخص میرے حوالے کردو تا کہ اس کے اعمال کی دوبارہ چھان بین ہو سکے تو اس وقت خدا کی طرف سے ملائکہ کو خطاب ہوگا کہ اس شخص کو میرے حبیب کے حوالے کردو تا کہ دوبارہ اس کے اعمال تولے جائیں، پھر رسول خدا ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر میزان کے پاس لائیں گے اور فرمائیں گے: اس بندے کے اعمال کا ایک مرتبہ پھر وزن کرو تو اس دفعہ بھی جب اعمال کا وزن ہوگا تو اس کے گناہوں کا پلّہ بھاری ہوگا تو اس مرتبہ پیغمبر اکرم ﷺ اپنا دست مبارک اپنی جیب میں ڈال کر ایک نورانی صحیفہ نکالیں گے جس پر کوئی چیز لکھی ہوگی اور اسے نیکیوں والے پلّہ میں رکھ دیں گے تو اس دفعہ اس کے حسنات اور نیکیوں کا پلّہ بھاری ہو جائے گا، اس وقت پروردگار کی آواز آئے گی کہ میرے بندے کو بہشت روانہ کردو، جب وہ شخص جنت کی جانب جانے لگے گا تو آنحضرتؐ سے سوال کرے گا: آپ کون ہیں جنہوں نے مجھے جہنم سے نجات دلائی؟ اور وہ نورانی صحیفہ کیا تھا جو آپؐ نے اپنی جیب سے نکالا تھا؟ آپؐ فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں، جب تو نے مجھے پکارا تو میں نے اس صلوات والا رقعہ تمہاری نیکیوں والے پلّہ میں ڈال دیا جو تم نے دنیا میں میرے لئے بھیجا تھا۔ (۲۱)

بہشت میں محل

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو وہاں چند فرشتوں کو بے کار بیٹھے ہوئے دیکھا لہذا ان سے سوال کیا: تم بے کار کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ آپ کا کوئی امتی صلوات بھیجے اور ہم اس کیلئے محل تیار کریں۔ (۲۲)

تہمت سے نجات

کچھ بادیہ نشینوں کو رسول خدا ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور دعویٰ کیا کہ ان میں سے کسی ایک شخص نے ان کا اونٹ چرایا ہے، بعض افراد نے اونٹ چرانے کی گواہی بھی دے دی، پیغمبر اکرم ﷺ نے دعویٰ اور گواہوں کی تائید کی وجہ سے اس آدمی کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، اس آدمی کے ہاتھ کاٹنے کیلئے اسے ایک مخصوص جگہ لے جایا گیا، راستے میں متہم نے زیر لب کچھ پڑھا تو اچانک اسی چوری شدہ اونٹ نے بلند آواز سے کہا: یارسول اللہؐ! اس شخص نے مجھے نہیں چرایا بلکہ اس پر تہمت لگائی گئی ہے اور گواہوں نے بھی جھوٹی گواہی دی ہے، اس وقت اونٹ نے اذن الٰہی سے کہا کہ مجھے فلاں شخص نے چرایا ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس قوم کو واپس بلاؤ اور مدعی کو حاضر کرو، اس دفعہ مدعی نے خود چوری کرنے کا اعتراف کیا، پیغمبر اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق اس شخص پر حدّ جاری کی گئی پھر آپؐ نے تہمت زدہ شخص کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس سے جاتے ہوئے تم نے زیر لب کیا پڑھا تھا؟ کیونکہ مدینے کے گلی کوچوں کو ملائکہ سے پُر دیکھا، قریب تھا کہ وہ شہر کی دیواریں پھاڑ دیں لیکن تو میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا تھا تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ پر صلوات بھیجی اور اس طرح گویا ہوا تھا "اللّھم صلّ علی النّبی حتی لا ینبغی من صلواتک شیء
وبارک علی النّبی محمّدٌ حتی لا ینبغی من رحمتک شیء"
اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: اے شخص! تو قیامت کے دن اس طرح پل صراط عبور کرے گا کہ تیرا چہرہ چودہویں کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ (۲۳)

شکستہ پروں والے فرشتے کا شفایاب ہونا

خداوند متعال نے ایک فرشتے سے فرمایا: فلاں شہر ویران اور مسمار کردو، جب فرشتہ وہاں پہنچا تو بچوں و عورتوں اور جانوروں کے گریہ وزاری کی آوازیں اس کے کانوں تک پہنچیں، وہ اس

Presented by www.ziaraat.com

سے متاثر ہوگیا اور شہر کو مسمار نہیں کیا، اس وقت خدا کی ہیبت وجلال سے سخت آندھی چلی جس سے فرشتے کے پَر ٹوٹ گئے، وہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں میں آگرا، ایک دن جبرائیل نے اس فرشتے کو اس حال میں دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہوا ہے اور گریہ وزاری میں مصروف ہے، حضرت جبرائیلؑ کو اس فرشتے کی حالت پر بہت افسوس ہوا اور اس نے فرشتے کی بیچارگی کا ذکر خدا کے حضور عرض کر دیا، خدا کی جانب سے ندا آئی اسے کہہ دو کہ میرے حبیب محمد ﷺ پر صلوات بھیجے تاکہ اس کی برکت سے تمہارے پَر ٹھیک ہو جائیں، حضرت جبرائیلؑ نے یہ بات فرشتے کے گوش گزار کر دی، فرشتے نے بھی اس پر عمل کیا، خدا نے صلوات کی برکت سے اسے شفا عطا فرمائی اور پہلے کی طرح اُسے مقام ومنزلت دوبارہ عطا فرمایا۔ (۲۴)

ذخیرۂ آخرت

اہل سنت کا کہنا ہے کہ جو شخص بھی ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ پر صلوات بھیجے تو خداوند متعال ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو پلک جھپکنے سے پہلے وہ صلوات آنحضرتؐ کے روضہ مطہر پہ لے جاتا ہے اور روضے کے پاس کھڑے ہو کر کہتا ہے: فلان بن فلان یا فلان بنت فلان نے صلوات بھیجی ہے، آنحضرتؐ فرماتے ہیں: میری طرف سے دس درود اس تک پہنچاؤ اور کہہ دو: اگر ان دس صلواتوں کی بجائے ایک صلوات بھی ہوتی تو جنت اور میری شفاعت کیلئے کافی تھی، ابھی جو تم نے دس درود بھیجے ہیں تو دیکھنا کہ تمہارا کیا درجہ ہوگا؟ پھر وہی فرشتہ آسمان پر جاتا ہے اور عرش کے نزدیک کھڑے ہو کر کہتا ہے: فلان بن فلان یا فلان بنت فلان نے حبیب خدا ﷺ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجی ہے، اس وقت خطاب ہوتا ہے کہ میری طرف سے دس صلواتیں اس کو پہنچاؤ اور کہو: اگر دس میں سے ایک درود بھی ہوتا تو جہنم کی آگ تم تک ہرگز نہ پہنچتی اب چونکہ دس درود ہیں تو غور کرنا کہ کتنا زیادہ ثواب تجھے پہنچے گا، پھر خدا اس فرشتے سے کہتا ہے: اس صلوات کو میرے بندے کیلئے اعلیٰ علیین میں محفوظ کر لو۔ (۲۵)

پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں

ایک دن پیغمبر اکرم ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین! پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین! تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے بھی آمین! کہا، اصحاب نے دریافت کیا کہ آپؐ نے بغیر دعا کے ''آمین'' کیوں کہا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے والا جبرائیل تھا، جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو اس نے دعا کی اور کہا: جس شخص کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ ان کی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے بخشا نہ جائے تو وہ رحمت خدا سے بے بہرہ ہوگا، پھر مجھے کہنے لگا: آمین کہیے اور میں نے آمین کہا، جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل نے دعا کی اور کہا: جس شخص کے پاس بھی آپ کا نام مبارک لیا جائے اور وہ صلوات نہ بھیجے اور اسی حالت میں مرجائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور خدا اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے، پھر مجھے ''آمین'' کہنے کو کہا اور میں نے کہا: آمین! جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل نے کہا: جو شخص بھی شب قدر اور ماہ مبارک رمضان کو درک کرے اور بخشا نہ جائے تو وہ خدا کی رحمت سے دور رہے گا، پھر مجھے آمین کہنے کو کہا لہذا میں نے بھی آمین کہا۔ (۲۶)

ہمیشہ کی غذاء

حضرت سلمانؓ نے فرمایا: ایک دن حضرت علی علیہ السلام کا ایک بے آب وگیاہ صحرا سے گذر ہوا، راستے میں ایک پرندے کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ تم کتنے عرصے سے اس بیابان میں رہ رہے ہو؟ پرندے نے عرض کی: ایک سو سال سے، آپؑ نے پوچھا: تیرے کھانے پینے کا بندوبست کیا ہے؟ پرندے نے عرض کی: جب بھی بھوک لگتی ہے آپ پر صلوات بھیجتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں، جب پیاس لگتی ہے آپ کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہوں جس سے سیراب ہو جاتا ہوں (۲۷)

چاند کا پیغمبر ﷺ سے ہمکلام ہونا

عباس بن عبد المطلب کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

دیکھ رہا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: کچھ کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کی عمر مبارک چالیس روز سے زیادہ نہ تھی اور حلیمہ سعدیہ آپ کو دودھ دے رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ آپ چاند کے ساتھ محوِ گفتگو تھے اور چاند بھی ایسی زبان میں آپ کا جواب دے رہا تھا جسے میں سمجھ نہیں پایا، آنحضرتؐ نے فرمایا: (قماط رقنداقہ) (یعنی وہ کپڑا جسمیں بچے کو باندھا جاتا ہے تاکہ وہ آرام سے سو سکے) اس سے مجھے صدمہ پہنچا تھا اور میں رونا چاہتا تھا کہ چاند مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: گریہ مت کرو کیونکہ اگر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین پر گر پڑے تو کوئی سبزی نہیں اُگے گی، عباس ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہنے لگے: چالیس دن کا بچہ یہ سب کچھ جانتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: چچا جان! اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب میں بطن مادر میں تھا تو قلم کی آواز سن لیتا تھا جو تختی پر لکھ رہی ہوتی تھی اے چچا جان! آپ کو بتاتا چلوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو مبعوث کیا میری عظمت کی برکت سے نبی ہوئے حتی حضرت عیسیٰ بھی شکم مادر سے پیدا ہوتے ہی بول اٹھے: "اِنی عَبدُ اللہِ آتانیِ الکِتابَ"

چچا جان! کیا مزید بیان کروں: عباس نے عرض کی: ہاں! آپؐ نے فرمایا: جب میں پیدا ہوا تو خدا نے سات آسمانوں میں سات پہاڑ قرار دیئے جنہیں خدا نے اتنے ملائکہ سے بھر دیا کہ خدا کے علاوہ ان کی تعداد کوئی نہیں جانتا اور وہ قیامت تک خدا کی تسبیح کرتے رہیں گے اور خدا ان کا ثواب اس شخص کو عطا فرمائے گا جو میرا نام سن کر مجھ پر صلوات بھیجے تب حضرت عباس یہ سن کر لرزنے لگے اور صلوات پڑھنا شروع کر دی۔ (۲۸)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادمانی

انس بن مالک، ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرفیاب ہوا، میں نے ہر روز سے زیادہ آپ کو مسرور دیکھا اور ہر ایک سے زیادہ معطر دیکھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج سے زیادہ آپؐ کو کبھی بھی معطر، پاکیزہ اور خوشحال نہیں

دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہ خوش ہوں جبکہ ابھی جبرائیل میرے پاس آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جو شخص بھی آپؐ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجے، خدا اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال سے دس گُناہ محو کر کے، دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (۲۹)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ملائکہ کا صلوات بھیجنے والے پر درود و سلام

جناب عبداللہ ابن جابر انصاری حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ نے خدا سے بندوں کی آوازیں سننے کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ نے اسے وہ مقام عطا فرما دیا اور اس کی ڈیوٹی لگا دی کہ جو مومن بھی کہے: "صلّ اللہ علیٰ محمّدٌ و آلہ" تو وہ اس کے جواب میں "علیک السلام" کہے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ خبر پہنچائے کہ فلاں مومن نے آپ پر صلوات بھیجی ہے، آپ بھی جواب میں فرماتے ہیں: اس پر بھی خدا کا سلام ہو۔ (۳۰)

سنگینی عمل

امام معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں: عمل کے ترازو میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہے، اگر کسی شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں اور اس کی نیکیوں والا پلّہ ہلکا ہو جائے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ صلوات اس شخص کے نیکیوں والے پلّے میں ڈال دیں گے جو اس نے بھیجی تھی تو برائیوں کا پلّہ ہلکا ہو جائے گا۔ (۳۱)

دعا کا مستجاب ہونا

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ انسان کو نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد صلوات پڑھنا چاہیے اور خداوند سے جنت، اور اس کی پناہ اور حور العین سے تزویج کا سوال کرنا چاہیے، کیونکہ جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے گا تو اس کا درود عرش پر جاتا ہے تو جب بھی جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت خدا سے کہتی ہے: خدایا تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے وہ اسے عطا فرما اور جب خدا سے حور العین کی خواہش کرتا ہے تو حوریں کہتی ہیں: خدایا: تیرا بندہ جو مانگ رہا ہے اسے عطا فرما۔ (۳۲)

Presented by www.ziaraat.com

﴿رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار میں﴾

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جو پہلا شخص بہشتی حلّہ پہنے گا وہ میرا باپ ابراہیم علیہ السلام ہوگا، عرش کے دائیں طرف کرسی لگا کر انہیں وہاں بٹھایا جائے گا، پھر مجھے حلّہ پہنایا جائے گا جبکہ امیر المومنین علیہ السلام میرے آگے اور میری ساری امت میرے پیچھے کھڑی ہوگی، جو شخص بھی اپنی پنجگانہ نمازوں کے بعد مجھ پر اور میری آلؑ پر دس مرتبہ صلوات بھیجے گا، اسے میرے نزدیک جگہ دی جائے گی، وہ مجھے دیکھے گا میں اسے دیکھوں گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو جائے گا (۳۳)

﴿ڈاکو سے نجات﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک تاجر نے مدینہ سے شام کی طرف سفر کیا، راستے میں ایک ڈاکو نے اس کا راستہ روکا اور کہنے لگا: اے شخص! رک جاؤ! تاجر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ ڈاکو کہنے لگا: تیری جان لینا چاہتا ہوں، تاجر نے کہا: میرا مال لے لو اور مجھے چھوڑ دو، لیکن وہ اس کی جان لینے کے درپے ہو چکا تھا، تاجر نے اس سے اپنی آخری لحظات میں نماز پڑھنے کی درخواست کی، وہ ڈاکو کہنے لگا: جتنا تیرا دل چاہتا ہے نمازیں پڑھ لو اور گریہ زاری کرلو، اس وقت تاجر نے نماز ادا کی پھر اپنے ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھی۔

"یَا ذَاالْعَرْشِ المجید یا مُبْدِءُ یا مُعِیْدُ یَا ذَاالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا فِعْلاً لِمَا یُرِیْدُ، اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ مَلاءَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ بِهَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَامُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اَغِثْنِیْ"

اچانک تاجر نے ایک خوبصورت سبز لباس پہنے ہوئے سوار کو آتے ہوئے دیکھا جس نے ہاتھ میں اسلحہ لیا ہوا تھا، اس نے ڈاکو کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسلحہ سے مارا اور ہلاک کر دیا، اس وقت اس سبز پوش نے تاجر سے کہا: اے شخص آگاہ رہو کہ میں تیسرے آسمان پر رہنے والا ایک فرشتہ

ہوں، جب تو نے دعا کی تو آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز میرے کانوں تک پہنچی، پھر حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور مجھے حکم دیا: اس مسافر کی فریاد کو پہنچو۔ (۳۴)

﴿صلوات اور سرکش گھوڑے کا رام ہونا﴾

حضرت امام حسن عسکریؑ سے آیہ کریمہ: "وَالَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ" (البقرہ ۸۲) کے ذیل میں روایت وارد ہوئی ہے: حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے ایک گھوڑا کھڑا ہوا تھا اور لوگوں کی ایک جماعت بھی وہاں حاضر تھی اور آپؑ کو اس گھوڑے پر سوار ہونے سے منع فرما رہی تھی، کیونکہ وہ ایک سرکش گھوڑا تھا اسی دوران ایک سات سالہ بچہ آگے آیا اور عرض کرنے لگا: مجھے اس گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت فرمائیں، آپؑ نے فرمایا: اس سرکش گھوڑے پر تم کیسے سوار ہو سکتے ہو؟ عرض کرنے لگا: میں سو مرتبہ درود پڑھوں گا اور آپ کی ولایت کو تازہ کر کے اس پر سوار ہو جاؤں گا، آپؑ نے اجازت مرحمت فرمائی، پھر اس بچے نے اس گھوڑے کو اتنا دوڑایا کہ پسینے سے شرابور ہوگیا۔ (۳۵)

﴿صلوات اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا﴾

مروی ہے: جب کوئی شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے، خدا اس صلوات کی برکت سے ایک عمودی نور خلق فرماتا ہے جو ایک طرف زمین سے اور دوسری طرف آسمان سے ملا ہوا ہوتا ہے، اس نور کی ستر (۷۰) ہزار شاخیں ہوتی ہیں اور ہر شاخ کے ستر ہزار منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان ستر ہزار زبانوں میں بات کرتی ہے، تمام فرشتے ان تمام زبانوں کے ساتھ اور ان تمام زبانوں میں صلوات بھیجنے والے کیلئے قیامت تک مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں۔ (۳۶)

Presented by www.ziaraat.com

صلوات اور فراموشی کا علاج

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ فراموشی سے چھٹکارا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور کونسا کام کیا جائے جس سے آدمی ؟ - کا شکار نہ ہو؟ آپؑ نے فرمایا: انسان کا دل ایک ظرف (پیالے) کی مانند ہے اور اس کے اوپر ایک طبق (تھال) رکھا ہوا ہے، جب بھی انسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ہے تو ظرف کے اوپر سے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے آدمی کا دل روشن ہو جاتا ہے، اگر صلوات نہ پڑھے یا ناقص صلوات پڑھے (آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر) تو ظرف کا پردہ مضبوط ہو جاتا ہے اور دل تاریک ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں فراموشی حاصل ہوتی ہے۔ (۳۷)

صلوات اور انبیاء کی شفاعت

صدیقہ طاہرہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ایک دن جب میں سونے کی تیاری کر رہی تھی تو رسول خداؐ میرے پاس تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہ علیہا السلام! چار عمل بجا لانے کے بعد سویا کرو پہلا یہ کہ: قرآن ختم کرو دوسرا یہ کہ انبیاء کو اپنا شفیع (شفاعت کرنے والا) بناؤ تیسرا یہ کہ مومنوں کو اپنے آپ سے راضی کرو، چوتھا یہ کہ حج اور عمرہ بجالاؤ، آپؐ نے یہ فرمایا اور پھر نماز پڑھنا شروع کر دی، میں نے اپنے بابا کی نماز ختم ہونے کا انتظار کیا، نماز ختم ہونے کے بعد، آپؐ سے پوچھا: یارسول اللہؐ! آپؐ نے مجھے ایسی چار چیزوں کا حکم دیا ہے جنہیں میں اس تھوڑے سے وقت میں بجا نہیں لا سکتی، میرے بابا مسکرائے اور فرمایا: تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت ختم قرآن کے برابر ہے، جب مجھ پر اور گذشتہ انبیاء پر صلوات بھیجو گی تو ہم سب تمہاری شفاعت کریں گے۔ جب تمام مومنین کیلئے استغفار کرو گی تو وہ سب تم سے راضی ہو جائیں گے اور "سبحان اللّٰہ و الحمد للّٰہ و لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر" کہنا، حج وعمرہ کے برابر ہے۔ (۳۸)

صلوات اور کیڑے کی روزی

ایک دن ابوجہل مسجد الحرام کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر لایا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری مُٹھی میں کیا ہے؟ اگر صحیح جواب دیدیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آؤں گا آنحضرتؐ نے فرمایا: تیرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ہے، اس ڈبیا کے اندرونی حصے میں تین موتی رکھے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک سوراخ شدہ، دوسرا بغیر سوراخ کے اور تیسرا آدھا سوراخ شدہ ہے، اس ڈبیا میں ایک لعل (ہیرا) بھی ہے، اس لعل کے اندر ایک سُرخ کیڑا ہے جس کے منہ میں ایک سبز پتہ ہے، ابوجہل ملعون کہنے لگا: سب کچھ ٹھیک کہا لیکن کیڑے اور سبز پتے کا کیسے پتہ چلے، آپؐ نے فرمایا: لعل توڑ دو خود بخود معلوم ہو جائے گا، ابوجہل کہنے لگا: اس قیمتی لعل کو کیسے توڑوں؟ ایک صحابی کہنے لگا: اپنے لعل کی قیمت لگا کر اسے توڑ دو، اگر رسول خداؐ کی بات درست نہ ہوئی تو میں وہ قیمت ادا کروں گا، ابوجہل نے یہ بات قبول کر لی، جب لعل توڑا گیا تو سب نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کیڑا اپنے منہ میں سبز پتہ لئے ہوئے ہے، آنحضرتؐ نے اس کیڑے کو ہاتھوں میں لیا اور فرمانے لگے: کتنے عرصے سے تم اس لعل میں ہو؟ کیڑے نے پہلے سلام عرض کیا پھر کہنے لگا: مجھے نہیں معلوم لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز تین سبز پتے مجھے عطا فرماتا ہے، آپؐ نے فرمایا: تیرا ذکر اور تسبیح کیا ہے؟ کیڑا کہنے لگا: خدا نے مجھے ہر روز دس مرتبہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، اسی صلوات کی برکت سے خدا مجھے روزی فراہم کرتا ہے، اصحاب کیڑے کی یہ باتیں سن کر بلند آواز میں تکبیر کہنے لگے۔ (۳۹)

فرشتے اور صلوات کا اجر و ثواب

مروی ہے کہ جب کوئی شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتا ہے تو عالم غیب سے منادی ندا دیتا ہے: خدایا! اس شخص نے دس مرتبہ صلوات بھیجی ہے، جب یہ آواز آسمان پر پہنچتی ہے تو وہ

Presented by www.ziaraat.com

صلوات ہزار گنا ہوجاتی ہے، سدرۃ المنتہیٰ تک یہی سلسلہ رہتا ہے، جب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتی ہے
تو سات ہزار گنا ہو جاتی ہے، پھر خداوند متعال ایک فرشتے سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کی
صلوات کا جواب نہیں دے سکتے لہذا اسے مجھ پر چھوڑ دو تا کہ اسے اس کی جزا عطا کروں، اس کی
پاداش یہی ہے کہ اس کے تمام گناہ معاف کردوں۔ (۴۰)

صلوات اور مغفرت

رسول خدا ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہمیں آگاہ کیجئے کہ خدا نے بیت المعمور کو کس
چیز سے بنایا ہے؟ اور وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بیت المعمور چوتھے آسمان پر ایک گھر ہے جس کا
ذکر خدا نے قرآن میں بھی فرمایا ہے:

"والطور و کتاب مسطور فی رق منشور و البیت المعمور"

بیت المعمور اتنا بڑا ہے کہ پانچ سو سال کی راہ ہے، اس کے چار دروازے ہیں، ایک یاقوت،
ایک سبز زبرجد، ایک سرخ سونے اور ایک خالص چاندی کا ہے، اس کی بنیاد خانہ کعبہ کے
بالمقابل رکھی گئی ہے، جمعہ کے دن زمین پر جب مؤذن اذان دیتے ہیں اور جامع مسجد جاتے ہیں
تو حضرت جبرائیلؑ کو بیت المعمور پہنچنے کا حکم ہوتا ہے، جب مؤذن اذان کہتے ہیں تو ایک آواز
آتی ہے کہ سب فرشتے بیت المعمور میں اکٹھے ہوجائیں پھر حضرت میکائیلؑ منبر پر جاتے ہیں اور
خطبے میں خدا کی حمد وثنا اور محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج کر منبر سے نیچے آجاتے ہیں، فرشتوں
کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں پھر کہتے ہیں: اے فرشتو! خدا نے خطبہ اور نماز کا جتنا ثواب
بھی مجھے عطا فرمایا ہے، میں امت محمد ﷺ کو ہدیہ کرتا ہوں تو اس وقت خدا کی طرف سے آواز
آتی ہے: اے فرشتو! تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ امت محمد ﷺ میں سے جو بھی نماز پڑھے اور محمد
ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجے میں اسے بخش دوں گا اور اس کے آباء واجداد، بھائیوں اور دوستوں پر
اپنی رحمت نازل کروں گا۔ (۴۱)

گناہ پتوں کی طرح جھڑتے ہیں

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:
اے علیؑ! کیا تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: کیوں نہیں! میرے ماں
باپ آپؐ پر قربان ہوں! آپؐ نے فرمایا: جبرائیل ایک عجیب وغریب خبر میرے پاس لے کر آیا
ہے تو حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: وہ کون سی خبر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جبرائیل خبر لے کر آیا ہے کہ
جب آپؐ کا کوئی امتی آپؐ اور آپؐ کی آلؑ پر صلوات بھیجتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے
ہیں، فرشتے ستر مرتبہ اس پر صلوات بھیجتے ہیں، اگر وہ گناہگار ہو تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے
ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں، پھر خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے:
"لبیک و سعدیک" اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے: اے فرشتو تم بھی اس پر صلوات بھیجو،
میں نے اس پر سات سو مرتبہ صلوات بھیجی ہے۔ (۴۲)

عرش کے گرد طواف

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب خدا نے عرش خلق فرمایا تو اس کے ساتھ، ستر ہزار فرشتے بھی
پیدا کیے، انہیں حکم دیا کہ عرش کا طواف کریں، میری تسبیح کریں اور عرش کو اپنے کندھوں پر
اٹھالیں، فرشتوں نے خدا کے حکم کی اطاعت کی لیکن ان میں عرش کو اٹھانے کی طاقت نہیں تھی، اس
وقت خدا نے ارشاد فرمایا: عرش کا طواف کرو اور میرے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آلؑ پر صلوات
بھیجو تا کہ عرش اپنے کندھوں پر اٹھا سکو، ملائکہ نے خدا کے حکم کی تعمیل کی اور اس مرتبہ عرش کو اٹھانے
میں کامیاب ہوگئے، فرشتوں نے عرض کی: اے پروردگار! تو نے ہمیں اپنی تسبیح وتقدیس کا حکم دیا ہے
، خدا نے فرمایا: جان لو کہ تمہارا محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنا ہی میری تسبیح وتہلیل ہے۔ (۴۳)

صلوات کا ثواب میرے ذمہ ہے

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خدا اس پر دو مرتبہ صلوات

Presented by www.ziaraat.com

بھیجتا ہے، جب دوسرے آسمان والے سنتے ہیں تو ہزار مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں، تیسرے آسمان والے سنتے ہیں تو دو ہزار مرتبہ، چوتھے آسمان والے تین ہزار مرتبہ، پانچویں آسمان والے چار ہزار مرتبہ، چھٹے آسمان والے پانچ ہزار مرتبہ اور ساتویں آسمان والے چھ ہزار مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں، اس وقت خدا فرماتا ہے: اس بندے کی صلوات کا ثواب میرے ذمہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اس کے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ بخش دوں گا۔ (۴۴)

مہاجر عورت کے بیٹے کی شفایابی

اہل سنت کہتے ہیں: ایک حاملہ عورت نے تنہا مکہ سے مدینہ ہجرت کی، اسی وجہ سے اسے مہاجرہ کہا جانے لگا، راستے میں اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھا اس کے ہاتھ تھے نہ پاؤں، مہاجرہ جو کہ بہت غمگین تھی، دائی سے کہنے لگی: میں اپنے بیٹے کے ناقص الخلقت ہونے پر غمگین نہیں ہوں کیونکہ جو بھی دوست سے ملتا ہے وہ ٹھیک ہوتا ہے، بلکہ میں دشمنوں کی شماتت سے ڈر رہی ہوں کیونکہ جب انہیں پتا چلے گا تو کہیں گے: دیکھا! بتوں کی پرستش سے ہاتھ اٹھایا، مسلمان ہوگئی اور مکہ سے ہجرت کر لی جس کے نتیجہ میں ناقص بچہ پیدا ہوا؟ دائی کہنے لگی: بہتر ہے کہ اس کی اطلاع پیغمبر اکرم کو دے دو، مہاجرہ آنحضرت کی خدمت میں شرفیاب ہوئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا، آپؐ نے فرمایا: مہاجرہ کہو "اللھم صلّ علی محمدؐ کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیمؑ ..." مہاجرہ نے یہ کلمات اپنی زبان پر جاری کیے، جب وہ واپس اپنے گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحیح و سالم پایا۔ (۴۵)

شمار نہیں ہوسکتا

جب پیغمبر اکرم ﷺ معراج پر تشریف لے گئے وہاں آپ نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے کئی ہزار ہاتھ تھے، ہر ہاتھ میں کئی ہزار انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں کئی ہزار ناخن تھے، اس کے ہزاروں پاؤں تھے، ہر پاؤں میں ہزاروں انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں ہزاروں ناخن تھے، اس

کے ہزاروں سر تھے، ہر سر میں ہزاروں آنکھیں اور کان تھے، آپؐ اس فرشتے کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور فرمایا: اے فرشتے! کس کام میں مصروف ہو؟ فرشتے نے عرض کی: کائنات کے تمام درختوں، بارش، ریت کے ذرّات اور جو کچھ بھی اس عالم میں ہے، اس کا حساب و کتاب میرے ذمہ ہے، آپؐ نے فرمایا: کائنات کی کوئی ایسی چیز بھی ہے جس کا حساب نہ کر سکے ہو؟ عرض کرنے لگا: ہاں! اے اللہ کے رسولؐ، وہ آپؐ پر صلوات بھیجنے کا ثواب ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا اتنا زیادہ ثواب رکھا ہے کہ کوئی بھی اسے شمار نہیں کر سکتا۔ (۴۶)

نامکمل محل

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: شب معراج مجھے جنت کے محل دکھائے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہوئے تھے، مشک اور عنبر کو گارے کے طور پر استعمال کیا گیا تھا ان میں سے بعض محلوں کے بڑے بڑے مینار تھے جبکہ بعض بغیر میناروں کے تھے، جب جبرائیل سے سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا: بغیر میناروں کے قصر ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے آپ پر صلوات نہیں بھیجی۔ (۴۷)

حالت احتضار میں

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مومنین رسول خدا ﷺ پر صلوات بھیجیں تو وقت احتضار اور اس وقت جب انسان کا کوئی یار نہیں ہوتا، پیغمبر اکرم ﷺ کا نور مبارک اس شخص کے سرہانے آتا ہے، آپؐ اپنے لب مبارک کو اس شخص کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے چومتے ہیں، اس وقت محتضر کی حالت اس شخص جیسی ہو جاتی ہے جسے تپتے ہوئے صحرا میں ٹھنڈا پانی مل جائے جو کہ شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا، جب اسے قبر میں اتارا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں تو ایسی پاکیزہ خوشبو ان کے مشاموں تک پہنچتی ہے تو وہ آپس میں کہنے لگتے ہیں کہ یہ پاکیزہ خوشبو تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔ (۴۸)

بچوں کو مارنے کی ممنوعیت

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے گریہ کریں تو انہیں مت مارو کیونکہ چار ماہ تک ان کا گریہ

Presented by www.ziaraat.com

"لا الہ الا اللہ" کا ذکر ہے، اور اس کے بعد والے چار ماہ "محمدؐ و آل محمدؐ" پر صلوات اور اس کے بعد والے چار ماہ تک ماں باپ کے حق میں دعا ہوتی ہے۔ (۴۹)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برحق جانشین

حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا: رسول خداؐ کتنی مرتبہ معراج پر تشریف لے گئے؟ آپؑ نے فرمایا: دو مرتبہ، حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کو ایک جگہ پہنچایا اور کہنے لگا: یہ وہ جگہ ہے جہاں آج تک کوئی فرشتہ اور پیغمبر نہیں آیا، آپؐ کا پروردگار آپؐ پر صلوات بھیج رہا ہے اور فرما رہا ہے۔

"سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ اَنَا رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَ الرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتِىْ عَلٰى غَضَبِىْ"

میں ہی پاک اور منزہ ہوں، میں ہی ملائکہ اور روح کا پروردگار ہوں، میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے، آنحضرتؐ عرض کرتے ہیں: "اللھم عفوک عفوک" خدایا تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں، پھر آپؐ مقام قاب قوسین پر پہنچے، ایک حجاب نور جو چمک رہا تھا آپؐ نے اس میں قدم رکھا، وہ حجاب سبز زبرجد کا تھا اور آپؐ پر جلالت اور عظمت الٰہی کا سایہ بن کر متجلی ہوا، پھر خدا کی آواز آپؐ تک پہنچی: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے بعد امت کیلئے کسے چنا ہے؟ آپؐ نے عرض کی: خدا بہتر جانتا ہے، خدا نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے پیشوا اور متقیوں کے امام ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی امامت آسمان سے آئی اور خود خدا نے علی علیہ السلام کی امامت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابلاغ فرمائی۔ (۵۰)

شفا یافتہ

ایک عورت کا ایک اندھا اور بہرا بچہ تھا، ایک دن وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور درخواست کی کہ اس کے بچے کو شفا عطا فرمائیں، آپؐ نے فرمایا: اے خاتون! اگر بچے کی شفا چاہتی ہو تو مجھ پر صلوات بھیجو، وہ عورت گھر پلٹی اور واپسی میں ہر قدم پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجتی رہی، جب گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحیح و سالم پایا، وہ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے بچے

چاہتی ہو تو مجھ پر صلوات بھیجو، وہ عورت گھر پلٹی اور واپسی میں ہر قدم پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجتی رہی، جب گھر پہنچی تو اپنے بیٹے کو صحیح اور سالم پایا، وہ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے بچے کی شفایابی کی اطلاع دی، حاضرین مجلس خوش ہو گئے، اس وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے: خدا نے فرمایا ہے: جس طرح صلوات کی برکت سے اس بچے کے اعضاء ٹھیک ہو گئے ہیں، قیامت کے دن تیری امت کے گناہگاروں کو بھی صلوات کی برکت سے بخش دوں گا۔ (۵۱)

تمام مخلوقات کی صلوات کا ثواب

حضرت ابوبکر نے کہا: میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، تو ایک آدمی آیا اور آپؐ کو سلام کیا، آپؐ نے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص آپؐ کے نزدیک بیٹھ گیا اپنی حاجت بیان کی اور اُٹھ کر چلا گیا، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ وہ شخص ہے جسے ہر روز اہل زمین کے اعمال کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ: مگر یہ کونسا عمل انجام دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہر روز صبح کے وقت مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے جس کا ثواب تمام مخلوق کی صلوات کے برابر ہے، حضرت ابوبکر نے کہا: میں نے عرض کی کہ اس صلوات پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ صلوات کچھ یوں ہے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّ عَلَيْهِمْ خَلْقِكَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ كَمَا يَنْبَغِىْ اَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّىَ عَلَيْهِ" (۵۲)

میں جزا عطا کروں گا

عبدالرحمٰن بن عوف کہتا ہے: جب میں مسجد میں داخل ہوا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد سے نکلتے

Presented by www.ziaraat.com

ہوئے دیکھا، پھر آنحضرتؐ کے پیچھے آہستہ آہستہ چلتا رہا، یہاں تک کہ آپؐ ایک درخت کے پاس پہنچے، وہاں قبلہ کی طرف منہ کر کے ایک طولانی سجدہ کیا، میں سمجھا کہ آپؐ خالق حقیقی سے جا ملے ہیں، لہذا آپ کے سرہانے آیا، آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم کیا سوچ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپؐ کے سجدہء طولانی کی وجہ سے میں سمجھا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں، آپؐ نے فرمایا: جب درخت کے نیچے پہنچا تو جبرائیل نازل ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ خدا نے فرمایا ہے: اگر کوئی تجھ پر درود و سلام بھیجے گا تو میں اس پر درود و سلام بھیجوں گا۔ (۵۳)

﴿اہل مدینہ کا درود﴾

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن جناب عباس، حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کی: لوگ اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بدن مبارک کو قبرستان بقیع میں دفن کریں اور فلاں آپ کی نماز جنازہ پڑھائے، جب حضرت علی علیہ السلام سمجھ گئے کہ منافقین نے منافقت کا ارادہ کر لیا ہے تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! رسول خداؐ، حالت موت وحیات میں امام ہیں، پھر آپ لوگوں کے آگے آئے اور رسول خداؐ پر نماز پڑھی، نماز کے بعد صحابہ کو اجازت دی کہ دس دس آدمی ہو کر بقعہء شریفہ میں داخل ہوں، حضرت علی علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ”

اصحاب نے بھی ساتھ اس آیت کی تلاوت کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا، پھر وہ بقعہ سے باہر آئے یہاں تک کہ تمام مدینہ والوں نے آپؐ پر درود بھیجا۔ (۵۴)

﴿پہلا صلوات بھیجنے والا خدا ہے﴾

ابن عباس کہتے ہیں: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر بیماری پر لیٹے ہوئے تھے اور صحابہ آپ کے

اردگرد موجود تھے، اس وقت عمار یاسر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، جب آپؐ خالق حقیقی سے جا ملیں گے تو آپ کو کون غسل دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے علیؑ بن ابی طالب غسل دیں گے، کیونکہ میرے جسم کے جس حصہ کو غسل دینا چاہیں گے ملائکہ اس کی مدد کریں گے، پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، ہم میں سے کون آپ کی نماز جنازہ ادا کرے گا؟ اس وقت آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! جب سمجھ جانا کہ میری روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے تو مجھے غسل دینا اور سفید مصری کپڑے یا بُرد یمانی کا مجھے کفن دینا، پھر میرے جنازے کو اٹھانا اور قبر کے نزدیک رکھ دینا، اس وقت جو پہلے مجھ پر نماز پڑھے گا، خود خداوند قدوس ہوگا جو اپنے عرش جلال وعظمت پر مجھ پر صلوات بھیجے گا، اس کے بعد جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ملائکہ کے لشکر کے ہمراہ مجھ پر نماز ادا کریں گے کہ ان کی تعداد خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۵۵)

﴿رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیل سے محبت﴾

ابن عباس فرماتے ہیں: ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپؐ عقیل سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میں بھی محبت کرتا ہوں اور خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے، اس کے بیٹے تیرے بیٹوں کی محبت میں مارے جائیں گے، مومنین کی آنکھیں ان پر گریہ کریں گی، فرشتے ان پر صلوات بھیجیں گے، اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا روئے کہ آپؐ کے اشک آپؐ کے سینہء مبارک پر جاری ہو گئے، پھر آپؐ نے فرمایا: جوان پر ظلم وستم ہونگے خدا کی بارگاہ میں اس کی شکایت کروں گا۔ (۵۶)

﴿منافق اُکیدر پر غلبہ﴾

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکیدر کے درمیان جب تھوڑی سی مسافت باقی رہ گئی آپؐ نے زبیر اور سماک بن خرشد کو بیس مسلمانوں کے

Presented by www.ziaraat.com

ہمراہ اکیدر قلعہ کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: اسے گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ، زبیر نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کس طرح اسے گرفتار کریں؟ جبکہ اس کے پاس ایک بڑا لشکر اور بہت سے نوکر چاکر ہیں، اس کا قلعہ بھی مکمل طور پر محفوظ ہے، آپؐ نے فرمایا: تدبیر کے ساتھ اسے گرفتار کرو، زبیر نے کہا: اس چاندنی رات میں کس طرح کریں جبکہ سارا صحرا ہموار ہے اور وہ قلعہ کے اندر سے باآسانی ہمیں دیکھ سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو کہ خدا تمہیں ان کی آنکھوں سے پنہان کر دے؟ اس چاندنی رات میں تمہارا سایہ ختم کر دے اور تمہیں چاند کی روشنی جیسا نور عطا فرمائے تا کہ تمہیں نہ دیکھ سکیں؟ وہ کہنے لگے: ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجو اور عقیدہ مضبوط کرو کہ آل محمد علیہم السلام کے بہترین فرد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، اے زبیر! خصوصاً تم یہ اعتقاد رکھو کہ جس گروہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں وہی برحق ہے اور دوسروں کو ان پر مقدم نہیں کیا جا سکتا۔ (۵۷)

اطمینان قلب

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: جنگ تبوک میں انصار کے تین افراد (ابولبابہ المنذر، ثعلبہ بن ربیعہ اور اوس بن خدام) نے خلاف ورزی کی اور مدینہ ہی میں رہ گئے، جب سنا کہ ان کی مذمت میں قرآن کی آیات نازل ہوئی ہیں تو اپنی ہلاکت کا یقین کر لیا اور خود کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا، رسول خدا ﷺ کی واپسی تک وہ اسی حالت میں رہے، جب آپ تک یہ خبر پہنچی، تو ان کی حالت کے بارے میں دریافت کیا، حاضرین نے کہا: انہوں نے قسم کھائی ہے کہ اپنے آپ کو ستونوں سے نہیں کھولیں گے، آنحضرتؐ نے فرمایا: میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ انہیں ستونوں سے نہیں کھولوں گا جب تک خدا کی طرف سے کوئی حکم نہیں آتا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

"عسی اللہ ان یتوب علیھم" (۵۸) آپؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی رسیاں کھول دیں، خدا کے حکم سے ان کی توبہ قبول ہوئی، وہ اپنے تمام مال و اسباب آپؐ کی خدمت

میں لائے اور کہا کہ یہ وہی اموال ہیں جو ہماری محرومی کا سبب بنے، لہٰذا یہ آپؐ کی خدمت میں لائے ہیں تا کہ یہ بطور صدقہ بانٹ دیں، آپؐ نے انہیں جواب دیا: اس بارے میں خدا کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا ہے، پھر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وتزکیھم بھا وصلّ علیھم انّ صلوٰتک سکنٌ لھم" (۵۹)

ان کے اموال سے صدقہ لے لیجیے جس کے ذریعہ سے آپؐ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان پر صلوات (طلب رحمت) بھیجیے بلاشبہ آپؐ کی صلوات ان کے لئے موجب اطمینان ہے۔ (۶۰)

فرشتہ اور صلوات

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے پانچویں آسمان پر ایک فرشتہ دیکھا جو عرش پر تہلیل و تقدیس میں مصروف تھا، اس کے لمبے لمبے سنہری بال دُرّ اور یاقوت کے تھے، میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا، پھر اس فرشتے نے مجھ سے کہا: کہ میں ان خوشبخت فرشتوں میں سے ہوں جو ہمیشہ آپؐ پر صلوات بھیجتے رہتے ہیں۔ (۶۱)

میراث کا مال

ایک شخص حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: یا بن رسول اللہ علیہ السلام! میرے والد فوت ہو چکے ہیں، جہاں ان کا مال اسباب تھا، اس کا مجھے علم نہیں ہے، اب میں نادار ہو چکا ہوں جبکہ میرے اہل و عیال بھی زیادہ ہیں، میں آپؑ سے التماس کرتا ہوں کہ مجھے بے نیاز کیجیے، آپؑ نے فرمایا: نماز عشاء کے بعد محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجو، پھر تمہارا باپ تمہارے خواب میں آئے گا اور اپنے اموال کی جگہ کی نشاندہی کرے گا، اس آدمی نے حضرت امام جوادؑ کے کہنے کے مطابق عمل کیا اور اپنے باپ کو خواب میں دیکھا، عالم خواب میں اس نے کہا: اے میرے بیٹے! دنیا کا جو مال باقی بچا ہے، وہ فلاں فلاں مقام پر ہے، جاؤ اور اسے لے کر فرزند رسول علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤ اور خواب کا تمام ماجرا ان سے بیان کرو۔ (۶۲)

Presented by www.ziaraat.com

میت کا عذاب سے نجات پانا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت کیلئے قبر کی پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں ہے، لہذا صدقہ دے کر ان پر رحم کا سامان فراہم کرو، اگر صدقہ نہ دے سکو تو اس کیلئے دو رکعت نماز پڑھو جس کی کیفیت یہ ہے: پہلی رکعت میں سورہ حمد اور آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورہ حمد اور دس مرتبہ سورہ قدر، جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ کہو: "اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ وابعث ثوابها علی قبر فلان" لفظ فلان کی جگہ میت کا نام لو تو اس وقت ملائکہ اس کا ثواب ایک طبق میں رکھ کر اس کیلئے لے جاتے ہیں اور اگر میت سختی میں ہو تو اسے نجات دلاتے ہیں، جو شخص مردہ کیلئے یہ نماز پڑھے گویا اس نے ہر وہ چیز صدقہ دی ہے، جس پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں۔ (۶۳)

ہمیں محدود نہ کرو

ایک شخص نے حضرت امام صادق علیہ السلام کے سامنے یوں کہا: "اللھم صلّ علی محمّد و اهل بیت محمدؐ"، آپؑ نے فرمایا: اے شخص! ہم پر صلوات کے دائرے کو تنگ نہ کرو، کیا تم نہیں جانتے ہو! اہل بیت وہی اصحاب کساء (پانچ تن) ہیں؟ اس نے پوچھا: پس صلوات کس طرح پڑھیں؟ آپؑ نے فرمایا: "اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ" کہا کرو تا کہ ہمیں اور ہمارے شیعوں کو بھی شامل ہو جائے۔ (۶۴)

صلوات میں اہل بیت علیہم السلام کا شامل ہونا

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! کیا تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ آپؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، کیوں نہیں! آنحضرتؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ ایک اچھی خبر لے کر آیا ہے اور کہا ہے کہ میرا جو امتی بھی صلوات پڑھتا ہے جب وہ میرے اہل بیت علیہم السلام کو بھی شامل کرتا ہے اس وقت آسمان کے تمام دروازے اس کی دعا اور عبادت کی قبولیت کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں، فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اس

کے تمام گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے خشک پتے جھڑتے ہیں تب خداوند متعال فرماتا ہے کہ میں نے قبول کیا، پھر فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجیں اور خود میں نے بھی اس پر سات سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجا ہے اگر وہ شخص مجھ پر تو صلوات بھیجے لیکن میرے اہل بیت پر صلوات نہ بھیجے تو آسمان اور اس کی دعا کے درمیان ستر حجاب حائل ہو جاتے ہیں، خدا فرماتا ہے: تیری دعا قبول نہیں کروں گا، پھر فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی دعا اس وقت تک آسمان پر نہ لے جانا، جب تک یہ درود میں آل محمدؐ کو شامل نہ کر لے۔ (۶۵)

صلوات کی صداؤں کا قلعہ کے در و دیوار سے سنائی دینا

حضرت جبرائیلؑ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا اسلام کہہ رہا ہے اور فرما رہا ہے: سمت مغرب میں ایک کافر رہتا ہے جس کا نام شاہ شمس بنان ہے، اس کے چالیس قلعے اور چالیس خانقاہیں ہیں، وہ "عنقا" نامی قلعہ میں رہتا ہے، اس بادشاہ نے اپنا لشکر تیار کیا تا کہ تجھ سے جنگ کر سکے، ابوالفتح سے اجازت لے کر اسی اونٹ پر سوار ہو جائیں اور سورہ یاسین کی تلاوت کریں، جب سورہ یاسین ختم ہو جائے، امر پروردگار سے یہ اونٹ دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر لے گا، ایک ہفتہ کیلئے اپنے اصحاب سے معذرت کر لو، اپنے ساتھ کسی کو نہ لے جانا اور مطمئن رہو کہ خدا خود آپ کی حفاظت کرے گا، آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا: کیا اپنے بھائی علیؑ بن ابی طالب کو اس سفر میں اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں؟ جبرائیلؑ نے عرض کی، خداوند متعال انہیں وہاں پر خود پہنچائے گا، پھر آنحضرتؐ نے وحی کا مضمون صحابہ کے سامنے بیان فرمایا، پھر ابوالفتح کے اذن سے اونٹ پر سوار ہوئے اور سورہ یاسین کی تلاوت شروع کر دی، جب سورہ ختم ہوا تو آپؐ ایک بلندی پر پہنچ چکے تھے، وہاں آپؐ نے اطراف میں نگاہ کی تو ایک بہت بڑا پہاڑ دیکھا جس کے نیچے دریا بہہ رہا تھا، اسی پہاڑ کے دامن میں چالیس قلعے اور خندقیں بھی موجود تھیں، آپؐ اونٹ سے نیچے تشریف لائے، اپنا عصا ہاتھ میں پکڑا اور

Presented by www.ziaraat.com

خندق کی طرف روانہ ہوگئے، قلعہ کے مینار کے پہرے دار نے دیکھا کہ سرزمین عرب کی طرف سے ایک نور چل رہا ہے جو سورج سے زیادہ روشن ہے، پھر آنحضرتؐ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا جس سے پہرہ دار لرز اٹھا، آپؐ نے فرمایا: اے محافظ! جاؤ اور جا کر شاہ شمس سے کہو کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت ''محمد مصطفیٰ ﷺ'' آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ باہر آؤ کیونکہ میں خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہارے پیرکاروں کی راہنمائی کے لئے آیا ہوں، کہ تم نے ارادہ کیا تھا کہ آئندہ چند روز میں دو ہزار کلومیٹر کی مسافت طے کر کے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کروں گا، دیکھو ابھی میں تنہا آیا ہوں، باہر آؤ تا کہ دین اسلام کی دعوت دوں، وگرنہ تمہاری تمام آبادی کو شہر لوط کی طرح سرنگون کر دوں گا، پہرے دار شاہ شمس کے پاس گیا پہرے دار کو دیکھ کر شاہ شمس نے سوال کیا: یہ کیسی آوازیں تھیں جو میرے کانوں تک پہنچ رہی تھیں اور تیرا رنگ کیوں فق ہو رہا ہے؟ پہرے دار نے رسول خدا ﷺ کی آمد کا واقعہ سنایا، شاہ شمس آنحضرتؐ کا پیغام سن کر غصہ میں آیا، اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور ان سے کہا: میں نے تاجروں سے سنا ہے کہ محمد ﷺ ہرگز جھوٹ نہیں بولتا، ابھی تک اس نے جو کہا ہے اس کے خدا نے پورا کیا ہے، لہذا بہتر ہے ہم باہر جا کر اس سے معجزہ طلب کریں، اگر کوئی معجزہ دکھایا تو اس کی اطاعت کریں گے، اس وقت شاہ کے بھانجے نے تلوار نیام سے نکالی جس کا نام املاک تھا اور وہ ایک شجاع شخص تھا وہ کہنے لگا: تم میری طاقت کے بل بوتے پر حکومت کر رہے ہو اور ابھی (معاذ اللہ) محمد ﷺ جادوگر سے کیوں ڈر رہے ہو؟ پہرے دار نے کہا: اے املاک! محمد ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں نہ کرو کیونکہ اگر وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہوئے تو ہمارا کام خراب ہے، املاک نے یہ سن کر پہرے دار کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا اور کہنے لگا: ایسی غیر سنجیدہ باتیں مت کرو، پھر شاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا: اگر محمد ﷺ کے مطیع ہوئے، تو پہلے تمہیں قتل کروں گا، اس کے بعد (معاذ اللہ) محمدؐ کو قتل کروں گا، شاہ شمس مجبوراً مان گیا اور پہرے دار سے کہا: جاؤ اور دربان سے کہہ دو کہ گیٹ کھول دے، محمد ﷺ سے کہنا: شاہ شمس کہہ رہا ہے: اگر سچے ہو تو قلعہ میں آؤ اور ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ،

تا کہ ہمارے لئے واضح ہو جائے کہ تمہارا دین برحق ہے، پھر ہم تم پر ایمان لائیں گے، پہرے دار دیگر چند افراد کے ساتھ قلعہ کے دروازے پر آیا اور دربان سے کہا کہ دروازہ کھول دو اور خندق کے اوپر پُل ڈال دو پھر پہرے دار آنحضرتؐ کے پاس گیا اور جو حکم ہوا تھا وہ آنحضرتؐ سے کہہ ڈالا، آپؐ نے اپنا قدم مبارک پُل پر رکھا اور فرمایا: خدا کی مدد سے اس قلعہ کو فتح کرنے کیلئے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہا اور قلعہ کی طرف قدم بڑھایا، قلعہ کے لوگوں نے قلعہ کے درودیوار سے "اللّھم صلّ علی محمدؐ و آل محمدؐ" کی صدائیں بلند ہوتی سنیں، وہ یہ آوازیں سن کر پریشان ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ (۶۶)

اونٹ اور صلوات

ایک دن رسول خدا ﷺ مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے، بعض صحابہ بھی آپؐ کے پاس موجود تھے، اچانک ایک بوڑھا آدمی، ایک جوان کے ساتھ وہاں پر آگیا، دونوں آپس میں جھگڑ رہے تھے اور اپنی مشکل کے حل کیلئے آنحضرتؐ کے پاس آئے، بوڑھا آدمی رسول خدا ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! مجھے اس جوان سے بچایئے، آپؐ نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرنے لگا: یہ جوان ایک مشہور چور ہے کیونکہ اس نے میرے دس اونٹ چرائے ہیں، مجھے آخری اونٹ پہچان کر پتہ چلا ہے، ابھی جتنا اصرار کرتا ہوں اونٹ واپس نہیں کرتا، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جوان! تو کیا کہتا ہے؟ اس نے عرض کی: اے رسولوں کے سردار! جو چیز واضح ہے اسے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے پھر آنحضرتؐ کی دہلیز کو چوما اور عرض کرنے لگا: مجھے اپنے والد سے اتنی زیادہ ثروت، گائے بھیڑ بکری اور اونٹ کی صورت میں ملی ہے کہ میں بے نیاز ہوں، اس اونٹ کے علاوہ بھی تین سو اونٹ میرے پاس ہیں، یہ اونٹ بھی میرا ہے، اس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے بوڑھے کی طرف رخ کیا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی گواہ بھی ہے؟ بوڑھے نے کہا: ہاں یا رسول اللہؐ! پھر چھ افراد کو بطور گواہ پیش کیا، سب گواہوں نے گواہی دی کہ یہ دس کے دس اونٹ بوڑھے آدمی کے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا: دین اسلام کی رو سے جو بھی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، جب جوان

Presented by www.ziaraat.com

نے یہ سنا تو اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا: اے پروردگار! ہم پر ظلم نہ ہونے دے، کیونکہ ہمارا حال اگرچہ
لوگوں پر مخفی ہے لیکن تجھ پر سب کچھ ظاہر ہے، پھر ہاتھ کاٹنے کے لئے جلاد کو بلایا گیا، اچانک حضرت
جبرائیلؑ خدا کا پیغام لے کر آئے اور آنحضرتؐ سے عرض کی: یارسول اللہ! اس اونٹ اور جوان کو بلایئے
کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک راز موجود ہے، اونٹ کو ماجرا بیان کرنے کا حکم دیجئے، آنحضرتؐ نے
اس جوان اور اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا، جب اونٹ آیا تو وہ پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں دوزانو
ہو کر بیٹھ گیا، آپؐ نے فرمایا: اے اونٹ! تجھے اس خدا کی قسم جس نے تجھے خلق کیا ہے؟ تو کس کی ملکیت
ہے؟ اونٹ نے فصیح زبان میں کہا الصلوة و السلام علیک یا رسول اللہ" آپ گواہ رہیں کہ میں خدا
کے حضور گواہی دے رہا ہوں! میں اس جوان کی ملکیت ہوں، یہ بوڑھا اور وہ چھ گواہ سب منافق ہیں، اس
جوان سے حسد کر رہے ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ (۶۷)

نورانی محمل

جب رسول خدا ﷺ معراج پر تشریف لے گئے اور پہلے آسمان پر پہنچے تو خداوند متعال نے
آپؐ کے لئے ایک نورانی محمل بھیجا، جس میں عرش الٰہی کے گرد گردش کرنے والے انوار میں
سے چالیس قسم کے نور تھے، ایسے نور تھے جنہیں آنکھیں نہیں دیکھ سکتی تھیں، ایک زرد نور تھا، جتنی
بھی زرد چیزیں ہیں وہ اسی سے ہیں، ایک سرخ نور تھا کہ جتنی سرخ چیزیں ہیں وہ اسی سے ہیں،
ایک سفید نور تھا کہ جتنی سفید چیزیں ہیں وہ اسی سے ہیں دیگر تمام نور بھی اسی طرح تھے، اس محمل
کی زنجیریں چاندی کی تھیں، پھر آنحضرت کو اس محمل میں بٹھایا گیا اور دوسرے آسمان پر لے
جایا گیا، دوسرے آسمان کے ملائکہ اس محمل کو دیکھ کر آسمان کی طرف لپکے، چونکہ ان میں ان انوار کو
دیکھنے کی تاب نہ تھی لہذا کہنے لگے: "سبوح قدوس رب الملائکة و الروح"
یہ انوار، عرش الٰہی کے انوار سے بہت زیادہ مشابہ تھے، پھر جبرائیلؑ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر
، اس وقت فرشتوں کو قرار آیا، آسمان کے دروازے کھل گئے، تمام فرشتوں نے آنحضرتؐ کے گرد

حلقہ بنا لیا اور عرض کرنے لگے: اے محمد ﷺ! آپؐ کے بھائی علیؑ بن ابی طالب کیسے ہیں؟
آپؐ نے جواب دیا: ٹھیک ہیں، فرشتوں نے کہا: جب علیؑ سے ملیں تو ہمارا سلام انہیں پہنچا دیجئے
آپؐ نے پوچھا: علی علیہ السلام کو جانتے ہو؟ ملائکہ نے عرض کی: کیسے نہ پہچانیں جبکہ پروردگار نے روز
الست ہی سے اس کا عہد لے لیا تھا، کہ ہم آپؐ اور علی علیہ السلام پر مسلسل درود بھیجتے رہیں۔ (۶۸)

دعا کا طریقہ

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی حاجات خدا سے طلب کرو، اگر گناہگار ہو گے، تو بھی خدا
پوری کرے گا راوی نے پوچھا: ہم کیسے اپنی حاجات طلب کریں؟ آپؐ نے فرمایا: اس طرح اپنی
حاجات طلب کیا کرو: پہلے نماز پڑھو پھر خدا کی حمد و ثنا کرو، اس کے بعد صلوات بھیجو پھر پیغمبر اکرم
ﷺ کی رسالت کی گواہی دو، اس کے بعد ائمہ علیہم السلام پر صلوات بھیجو اور توبہ کرو۔ (۶۹)

رسول خدا ﷺ کے خادم

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو میکائیلؑ کو دیکھا، وہ ایک بہت
بڑی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے سامنے ایک بہت بڑا ترازو رکھا ہوا تھا، جس کا ہر ایک پلڑا زمین
و آسمان سے بڑا تھا، عمودی طور پر مشرق اور مغرب کے درمیان پھیلا ہوا تھا، میں آگے گیا اور
اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور اٹھ کر مجھے اپنے پاس بٹھایا، پھر کہنے لگا: " زادک
اللہ کرامة و فرجا " یارسول اللہ! آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ کی امت کیلئے ہر امت سے
زیادہ خیر و برکت والی ہے، ان کا میزان تمام میزانوں سے بھاری ہے، وہ خوش نصیب ہے جو
آپ کا پیرو کار ہے، بدبخت ہے وہ شخص جو آپ کی نافرمانی کرے، سات لاکھ جرنیل میکائیل
کے تابع فرمان اور زیر پرچم تھے، ہر پرچم تلے سات لاکھ فرشتے صف بستہ کھڑے تھے، وہ سب
میکائیلؑ کے حکم کے منتظر تھے، میکائیلؑ نے مجھ سے کہا: یارسول اللہ! یہ سب جرنیل اور فرشتے
آپؐ کے خادم ہیں اور آپؐ پر صلوات بھیجتے ہیں۔ (۷۰)

Presented by www.ziaraat.com

امام حسین علیہ السلام پر صلوات

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے ایک لاکھ فرشتے قبر امام حسین علیہ السلام پر روز شہادت سے لے کر ظہور قائم آل محمد علیہم السلام تک مقرر کیے ہیں جو پریشان بالوں اور خاک آلودہ چہرے کے ساتھ وہاں رہیں گے، وہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر صلوات بھیجتے رہیں گے، آپؑ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے پروردگارا! امام حسین علیہ السلام کے زائرین کو خوشبخت بنادے۔ (۷۱)

درود بھیجنے کی توفیق

منقول ہے: ایک دن عمران بن عبد اللہ قمی کچھ خیموں کے ساتھ وارد منیٰ ہوا، اس نے وہ خیمے حضرت امام صادق علیہ السلام کے خیمہ کے نزدیک نصب کردیئے، جب حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے اہل وعیال کے ساتھ تشریف لائے تو پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ جواب دیا: یہ خیمے عمران بن عبد اللہ قمی نے آپؑ کے لئے لگائے ہیں، آپؑ خیموں میں داخل ہوئے اور عمران کے غلام کو طلب کیا، غلام آپؑ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اے فرزند رسولؐ! یہ وہی خیمے ہیں جنہیں آپؑ نے تیار کروانے کا حکم دیا تھا، آپؑ نے فرمایا: ان پر کتنی لاگت آئی؟ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان، خیموں کا کپڑا میں نے خود بُنا ہے، خیمے میں نے خود نصب کیئے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ آپؑ انہیں بطور تحفہ قبول فرمائیں، پھر غلام نے وہ رقم واپس کردی جو امام صادق علیہ السلام نے اسے خیمے تیار کرنے کیلئے دی تھی، آپؑ نے پیسے واپس لے لئے اور فرمایا: خدا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کی توفیق طلب کرتے رہا کرو تا کہ اسے تمہارے لیے تا قیامت باقی بھی رکھے۔ (۷۲)

طیر صلوات

نقل ہے، کہ بعض سمندروں میں خدا نے ایک درخت اور ایک پرندہ خلق کیا ہے، جس کے چھ ہزار بال و پر ہیں، اس کا نام طیر صلوات ہے، وہ ایک درخت پر رہتا ہے جب بھی کوئی کہتا ہے:

"اللھم صل علی محمدٍ و آل محمدٍ"

وہ پرندہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے، پھر اس درخت پر بیٹھ جاتا ہے، اس کے پر و بال سے پانی کے قطرات گرتے ہیں خداوند متعال ہر قطرہ سے ایک فرشتہ خلق کرتا ہے، جو اس درود بھیجنے والے کیلئے تا قیامت استغفار کرتا رہے گا۔ (۷۳)

صلوات اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمار یاسر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: ہماری آرزو ہے کہ آپؐ ہمارے درمیان نوحؑ کی زندگی کریں، آپؐ نے فرمایا: اے عمار! میری زندگی تمہارے لئے خیر ہے، میری وفات بھی تمہارے لئے بُری نہیں ہے، میری زندگی تمہارے لئے اس لئے باعث خیر ہے، کیونکہ جب بھی تم گناہ کرتے ہو میں تمہارے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں، لیکن میری وفات کے بعد، خدا سے ڈرو اور مجھ پر اور میری اہل بیتؑ پر صلوات بھیجو، تمہارے اور تم سے پہلے لوگوں کے اعمال میرے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں جو تمہارے اور تمہارے آباء واجداد اور تمہاری نسلوں کے ناموں سے موسوم ہوتے ہیں، اگر وہ اعمال، اچھے ہوئے تو خدا کا شکرادا کرتا ہوں، اگر وہ اعمال بُرے ہوں، تو تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔ (۷۴)

صلصائیلؑ اور صلوات

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجا کرو، میں نے عرض کی: کیا آپؐ کی رحلت کے بعد بھی صلوات آپؐ تک پہنچے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اے علیؑ! خدا نے ایک فرشتہ میری قبر پر موکل کیا ہے، جس کا نام صلصائیلؑ ہے، اس کی شکل مرغ کی سی ہے، اس کا سر عرش تلے اور اس کے پنجے زمین ہفتم تلے ہیں، اس کے تین پر ہیں، وہ اس وقت اپنے پر پھیلاتا ہے، جب بھی کوئی بندہ "اللھم صل علی محمدٍ و آل محمدٍ" کہتا ہے، صلصائیلؑ اس پر اس طرح جھپٹتا ہے، جس طرح مرغ دانے پر جھپٹتا ہے، پھر اپنے پر و بال میری قبر پر پھیلاتا ہے اور کہتا ہے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلان بن فلان نے آپؐ پر صلوات بھیجی ہے، پھر وہ

Presented by www.ziaraat.com

صلوات نور کے ایک باریک کاغذ پر خالص مُشک کے ساتھ لکھی جاتی ہے، بیس ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں، اس کے بیس ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں، اس کے بیس ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے نام پر بیس ہزار درخت لگائے جاتے ہیں۔ (۷۵)

عطر لگاتے وقت کی صلوات

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عطر لگائے اور اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر کہے: "الحمد لله اکثرا کما هو اهله و صلّی اللّٰه و علی محمّدٍ و آله وسلم" اس کی ناک کے بائیں سوراخ سے ایک پرندہ باہر نکلتا ہے جو مکھی سے چھوٹا ہوتا ہے، وہ عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہو کر اس شخص کے لئے تا قیامت استغفار کرتا ہے۔ (۷۶)

اس کا ثواب میرے ذمہ ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے، زمین کا فرشتہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، جب آسمان کے فرشتے سنتے ہیں تو وہ سو مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں، جب تیسرے آسمان والے سنتے ہیں وہ ایک ہزار مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں، چوتھے آسمان کے فرشتے پانچ ہزار مرتبہ چھٹے آسمان والے چھ ہزار مرتبہ اور ساتویں آسمان والے سات ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اس وقت خدا فرماتا ہے: اے فرشتو! اسے مجھ پر چھوڑ دو کیونکہ اس نے میرے حبیبؐ کو عظمت واحترام کے ساتھ یاد کیا ہے لہذا اس کا ثواب میرے ذمہ ہے۔ (۷۷)

ملائکہ اور صلوات کی آواز

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض ہوئی، آپؐ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا تب میں نے آپؐ کو سیدھا لٹایا، پھر آپؐ کے غسل وکفن کی طرف متوجہ ہوا، اس امر میں ملائکہ میری مدد کر رہے تھے، اس وقت گھر واطراف کے حصے فرشتوں سے پُر تھے، کچھ اوپر جا رہے تھے، کچھ نیچے آرہے تھے، وہ سب آنحضرتؐ پر صلوات بھیج رہے تھے اور میں ان کی آوازیں سن رہا تھا۔ (۷۸)

بغیر وضو کے نماز

طاووس یمانی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا: لوگوں کا تیسرا حصہ کب ہلاک ہوا؟ آپؑ نے فرمایا: آبادی کا تیسرا حصہ کبھی نہیں مرا، بلکہ ظاہرا تم یہ پوچھنا چاہ رہے ہو کہ آبادی کا چوتھا حصہ کب ہلاک ہوا؟ یہ وہ وقت تھا جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا، کیونکہ اس وقت فقط چار افراد تھے، آدمؑ، حواؑ، ہابیل اور قابیل، طاووس یمانی نے پھر سوال کیا: ہابیل اور قابیل میں سے کون لوگوں کا باپ ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی نہیں، بلکہ لوگوں کے باپ شیثؑ ہیں، طاووس یمانی نے ایک مرتبہ پھر سوال کیا: وہ کون سی چیز تھی جس کا قلیل حلال اور کثیر حرام تھا؟ آپؑ نے فرمایا: وہ نہر طالوت تھی جس میں سے ایک چلّو پانی پینا حلال اور زیادہ حرام تھا، طاووس یمانی نے مزید سوال کیا: وہ کون سی نماز ہے جو بغیر وضو کے واجب ہے اور وہ کونسا روزہ ہے جو کھانے اور پینے سے نہیں ٹوٹتا؟ آپؑ نے جواب دیا: جو نماز بغیر وضو کے واجب ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات ہے، اور وہ روزہ جو کھانے اور پینے سے نہیں ٹوٹتا وہ چپ کا روزہ ہے؟ قرآن مجید میں آیا ہے: "انی نذرت للرحمن صوما" (مریم۔ ۲۶) (میں نے خدا کیلئے نذر کی ہے کہ چپ رہوں) اس نے پھر اس چیز کے بارے میں سوال کیا جو کم اور زیادہ ہوتی ہے آپؑ نے فرمایا: وہ چاند ہے، پھر ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو زیادہ ہوتی ہے لیکن کم نہیں ہوتی، آپؑ نے فرمایا: وہ سمندر ہے، پھر اس نے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو کم ہوتی ہے لیکن زیادہ نہیں ہوتی، آپؑ نے فرمایا: وہ زندگی ہے۔ (۷۹)

ایام ہفتہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہفتہ کا دن ہمارا ہے، اتوار ہمارے شیعوں کا ہے، سوموار کا دن ہمارے دشمنوں کا ہے، منگل کا دن بنی امیہ کا ہے، بدھ کا دن دوا لینے کا دن ہے، جمعرات حاجات کی بر آوری، نظافت اور خوشبو لگانے کا دن ہے، جمعہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بہتر ہے، لیکن عید غدیر خم سب سے بڑی عید ہے، قائم آل محمد علیہ السلام جمعہ کے دن ظہور

Presented by www.ziaraat.com

کریں گے، قیامت بھی جمعہ کے دن برپا ہوگی، جمعہ کے دن کوئی اور دن محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔(۸۰)

﴾روز جمعہ کی شفاعت﴿

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال ہفتہ کے دنوں کو ایسی شکل وصورت میں میدان محشر میں لائے گا کہ لوگ انہیں پہچان سکیں، جمعہ کا دن بقیہ ایام کے سامنے ایک خوبصورت دلہن کی طرح نظر آئے گا جو شوہر کے گھر جاتی ہے اور چلتی پھرتی ہے، پھر وہ جنت کے دروازے پر آکر ٹھہر جائے گا بقیہ ایام اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے جس نے جمعہ کے دن بہت زیادہ صلوات بھیجی ہوگی تو وہ دن اسکی شفاعت کرے گا اور وہ صلوات کم از کم سو مرتبہ ہو۔(۸۱)

﴾عالی شان قصر﴿

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: شب معراج خداوند متعال نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ جنت کے محل میرے سامنے پیش کئے جائیں، پھر میں نے ایسے قصر دیکھے جو سونے اور چاندی سے بنے ہوئے تھے، جن کا میٹیریل مُشک اور عنبر سے تیار کیا گیا تھا، ان میں سے کچھ تو بڑے عالیشان تھے جبکہ کچھ ایسے نہ تھے، میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا: یہ محل کیوں عالیشان نہیں ہیں؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا: یہ محل ان نمازیوں کے ہیں جو نماز کے بعد آپؐ اور آپ کی آلؑ پر درود نہیں بھیجتے تھے، پس اگر وہ صلوات بھیجیں تو ان کیلئے عالیشان محل تعمیر کئے جاتے ہیں، اگر وہ صلوات نہ بھیجیں تو ان کے قصر بغیر شان وشوکت کے اسی شکل میں باقی رہتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ ان قصر والوں نے آپؐ کی ذات گرامی پر صلوات نہیں بھیجی۔(۸۲)

﴾صلوات، ذکر خدا کا جانشین﴿

ایک شخص نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مجھے اس آیہ شریفہ کے بارے میں خبر دیجئے، جس میں خدا نے ملائکہ کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ شب و روز تسبیح میں مصروف رہتے

ہیں اور سستی نہیں کرتے، جبکہ دوسری آیت میں فرمایا ہے: " انّ اللہ و ملائکته یصلون علی النبی " کس طرح وہ پیغمبر اکرم ﷺ پر صلوات بھیجتے ہیں جبکہ وہ شب و روز تسبیح میں مصروف رہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: جب خدا نے حضرت محمد ﷺ کو خلق فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا: میرے ذکر میں محمد ﷺ پر صلوات کے برابر کی کردو، پس نماز میں جو " صلی اللہ علی محمدؐ و آل محمدؐ " کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے " سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر " کہا ہو۔(۸۳)

﴾نماز کا حق صلوات ہے﴿

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: " اقیموا الصلوة " (۸۴)(نماز قائم کرو) سے مراد یہ ہے کہ نماز کامل رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرو اور اس کا حق ادا کرو اگر ادا نہیں کرو گے تو خدا قبول نہیں کرے گا، پھر آپؑ نے فرمایا: جانتے ہو کہ نماز کے حقوق کیا ہیں؟ اس وقت خود ہی جواب دیا: حقوق نماز یہ ہیں کہ نماز کے بعد محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر اس اعتقاد کے ساتھ درود بھیجو کہ وہ بہترین چُنے ہوئے افراد ہیں۔(۸۵)

شافعی کہتا ہے:

یا اهل بیت رسولُ حبّکم　　فرض من الله فی القرآن انزله

کفا کم من عظیم القدر انکم　　من لم یصل علیکم لا صلوة له

ترجمہ: اے اہل بیت رسولؐ، خدا نے تمہاری محبت قرآن میں واجب قرار دی ہے اور تمہاری اتنی عظمت ہی کافی ہے کہ جو نماز پڑھے اور آپؑ پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قابل قبول نہیں ہے۔(۸۶)

﴾قبولیت دعا کی شرط﴿

ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کی: قرآن کی دو آیات ایسی ہیں، جتنی تحقیق کرتا ہوں اس کے مفہوم تک نہیں پہنچ پاتا، آپؑ نے فرمایا: کونسی آیات ہیں؟ عرض کرنے لگا: پہلی یہ ہے: " اُدعُونی اَستَجِب لکم " (مجھے پکارو تا کہ تمہاری دعائیں قبول کروں) میں خدا کو پکارتا ہوں، لیکن میری دعائیں مستجاب نہیں ہوتیں؟ آپؑ نے فرمایا: گمان کرتے ہو کہ خدا نے اپنے

Presented by www.ziaraat.com

وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے؟ راوی نے عرض کی: نہیں! آپؑ نے فرمایا: پس اس کی کیا وجہ ہے؟ راوی نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم! آپؑ نے فرمایا: میں تجھے آگاہ کر رہا ہوں: "من اطاع اللہ عزّ وجلّ فیما امرہ مِن دُعاءٍ مِن جہۃ الدعاء اجاب" "اگر کوئی شخص دعا کرنے میں خدا کے حکم کی اطاعت کرے اور جہت دعا کا خیال رکھے تو خداوند متعال دعا کو مستجاب کرتا ہے" راوی نے عرض کی: جہت دعا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پہلے خدا کی مدح وثنا کرو، اس کی نعمتوں کو یاد کرو اور اس کا شکر ادا کرو، پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو، اس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد کرو، ان کا اعتراف کرو اور ان سے خدا کی پناہ مانگو، یہ جہت دعا ہے۔(۸۶)

روز جمعہ کی فضیلت

مروی ہے کہ جمعہ کا دن بہترین دن ہے، حضرت آدمؑ اسی دن خلق کئے گئے، اسی طرح جمعہ کے دن قبض روح اور نفخ روح ہوا، لہذا اس دن مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجا کرو کیونکہ تمہاری صلوات میرے سامنے پیش کی جاتی ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: کس طرح ہمارے درود آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جبکہ آپ کا بدن پوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا:

خدا نے انبیاءؑ کے اجساد، زمین پر حرام قرار دیئے ہیں۔(۸۷)

روز جمعہ کی فضیلت

مروی ہے کہ جمعہ کا دن بہترین دن ہے، حضرت آدمؑ اسی دن خلق کئے گئے، اسی طرح جمعہ کے دن قبض روح اور نفخ روح ہوا، لہذا اس دن مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجا کرو کیونکہ تمہاری صلوات میرے سامنے پیش کی جاتی ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: کس طرح ہمارے درود آپؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جبکہ آپؐ کا بدن پوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: خدا نے انبیاءؑ کے اجساد، زمین پر حرام قرار دیئے ہیں۔(۸۸)

زبان کا صدقہ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! خدا کی اطاعت کے ذریعہ خدا کے قریب ہو جاؤ تا کہ

خدا تمہیں بھلائی عطا کرے، دنیا میں اپنی خواہشات کو کم کرو اور دشمنان خدا کا مقابلہ کرو، جنگوں میں شرکت کرو تا کہ آخرت میں تمہارا سرمایہ زیادہ ہو، اپنے اموال سے واجب حقوق ادا کرو، اس وقت لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہؐ! ہمارا جسم کمزور ہے، ہمارے پاس مال وغیرہ بھی نہیں ہے، تا کہ انفاق کر سکیں، لہذا ہم کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: قلبی اور لسانی صدقات دو، لوگوں نے پھر سوال کیا: کیسے صدقہ دیں؟ آپؐ نے فرمایا: قلبی صدقہ یہ ہے کہ اپنے دلوں کو خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام اور ان لوگوں کی محبت سے مزین کرو جو راہ خدا میں قیام کیلئے منتخب ہوئے ہیں (ائمہ معصومین علیہم السلام) ان کے شیعوں کی محبت اور شیعوں کے دوستوں کی محبت اور لسانی صدقہ یہ ہے کہ ذکر خدا میں مشغول رہو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو، یاد رکھو! ان اعمال کے ذریعہ خدا تمہیں بہترین درجات پر فائز کرے گا۔(۸۹)

مقتول زندہ ہو گیا

حضرت میثم تمارؒ روایت کرتے ہیں: ایک دن حضرت علی علیہ السلام اور حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند خاص اصحاب کے ساتھ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک دراز قد آدمی مسجد میں داخل ہوا جو پشم کی قبا اور سر پر زرد عمامہ رکھے ہوئے تھا، اس کی کمر کے گرد دو تلواریں لٹک رہی تھیں، لوگوں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں ساٹھ ہزار افراد کا پیغام رساں ہوں، جنہیں عقیمہ کہا جاتا ہے اور ان کے پاس ایک میت ہے جسے مرے ہوئے عرصہ گزر چکا ہے، اور وہ ابھی مسجد میں داخل ہونے والے ہیں، پس اگر آپؑ نے اسے زندہ کر دیا تو ہمارے لئے ثابت ہو جائے گا کہ آپؑ حجت خدا ہیں وگرنہ آپؑ کی خلافت برحق نہیں ہے لیکن حضرت علی علیہ السلام نے ایک اجمالی سا جواب دیا لیکن وہ مرد قانع نہ ہوا اور مردہ کو زندہ کرنے کا مطالبہ دہرایا تو اسوقت حضرت علی علیہ السلام نے خدا کی حمد وثنا کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا: آگاہ رہو کہ بنی اسرائیل کی گائے خدا کے نزدیک مجھ سے بہتر نہیں ہے، کیونکہ اس کا ایک حصہ مردہ کے بدن پر مار کر جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجی گئی تو بنی اسرائیل کا مردہ زندہ ہو گیا، پس اے شخص! میرے اعضاء بھی مردہ کے بدن کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

مس کروتا کہ وہ زندہ ہو جائے، کیونکہ میرے بدن کا ایک جز بنی اسرائیل کی مکمل گائے سے بہتر ہے، اس وقت مردہ کو آپؑ کے قدم مبارک سے لگایا گیا یا یہ کہ مولائے متقیان نے خود اپنا پاؤں اسے لگایا اور فرمایا: اے مدرکہ بن حنظلہ! خدا کے حکم سے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ خدا نے تمہیں علی بن ابی طالبؑ کے ذریعہ زندہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے، اچانک وہ جوان جس کا چہرہ سورج اور چاند سے زیادہ روشن تھا، اٹھ بیٹھا اور عرض کی: جن وانس پر اے حجت خدا! لبیک لبیک! وہ مرد ہمیشہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی رکاب میں رہا اور بالآخر جنگ صفین میں شہادت کے بلند درجہ پر فائز ہوا۔ (۹۰)

گناہوں کا معاف ہونا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: ہم کس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں؟ آپؑ نے فرمایا: کہو: " صَلَوَاتُ اللّٰهِ و صَلَوَاتُ مَلَائِكَتِهِ وَ اَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلٰى محمدٍ آلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ " پھر سوال ہوا کہ: اس صلوات بھیجنے والے کا ثواب کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کا ثواب یہ ہے کہ اس صلوات کے پڑھنے والے کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں گویا وہ اسی دن پیدا ہوا ہو۔ (۹۱)

بغیر صلوات کے نماز

جناب زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ روزہ بھی زکات فطرہ دینے سے کامل ہوتا ہے جیسے نماز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے سے کامل ہوتی ہے، جو شخص روزہ رکھے اور جان بوجھ کر زکات فطرہ ادا نہ کرے تو اس کا روزہ، روزہ نہیں رہتا بالکل اس شخص کی طرح ہے جو نماز پڑھے اور جان بوجھ کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجے تو اس کی نماز بھی نماز نہیں رہتی (۹۲)

کیفیت صلوات

حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں بشارت دینے والے کا فرزند ہوں، میں اس اہل بیتؑ کا ایک فرد ہوں، جن سے پلیدی کو دور کر دیا گیا ہے اور انہیں پاک و پاکیزہ بنا

دیا گیا ہے، میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن پر جبرائیلؑ نازل ہوئے، میں ان اہل بیتؑ کا ایک فرد ہوں جن کی محبت کو واجب قرار دیا گیا ہے اور فرمایا ہے: "قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ و من یقترف حسنة نزد له فیها حسنا " (۹۳) اقتراف حسنہ سے مراد ہماری دوستی ہے، جب " یا ایها الّذین آمنوا صلّوا علیه و سلّموا تسلیما " (۹۴) والی آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم صلوات کیسے پڑھیں؟ آپؐ نے فرمایا: کہو: " اللهم صل علی محمّد و آل محمّدٌ " پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہم پر صلوات بھیجے۔ (۹۵)

صلوات بھیجنے والے کیلئے استغفار

فاضل بسطامی کہتا ہے: میں نے ایک واعظ کو کہتے ہوئے سنا کہ احادیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے، خدا اس صلوات سے ایک عمودی نور خلق فرماتا ہے، جس کا ایک سر ازمین پر اور دوسرا آسمان پر ہوتا ہے اور اس کے عمود پر ستر ہزار ملائکہ بیٹھتے ہیں، جن میں سے ہر فرشتہ کے ستر ہزار سر ہوتے ہیں، ہر سر میں ستر ہزار منہ ہوتے ہیں، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں اور ہر زبان ستر ہزار زبانوں میں بات کرتی ہے، وہ سب فرشتے ان تمام زبانوں اور نعمتوں کے ساتھ تا قیامت صلوات بھیجنے والے کیلئے استغفار کرتے ہیں (۹۶)

فرشتے صلوات بھیجتے ہیں

رسول گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: جب میں آسمانوں کی سیر کر رہا تھا اور میں نے طہارت کا ارادہ کیا تو جبرائیل کو خطاب ہوا: جنت میں جاؤ اور پیغمبر کیلئے حوض کوثر سے پانی لے آؤ، ابھی میں نے گریبان نہیں کھولا تھا کہ رضوان جنت دو ایسے برتنوں میں آب کوثر لے کر حاضر ہوا جو یاقوت سے بنے ہوئے تھے اور جنہیں زمرد کے ایسے طشت میں رکھا گیا تھا، جس کے چار گوشے تھے اور اس کا ہر گوشہ ایک ایک گوہر سے مزین تھا، میں نے غسل کیا اور نور کا بنا ہوا لباس زیب تن کیا، نور کا عمامہ سر پر رکھا جسے خلقت آدمؑ سے سات ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا، چالیس

Presented by www.ziaraat.com

ہزار فرشتے اس عمامہ کے اردگرد تعظیماً کھڑے ہوئے تھے اور تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے، وہ ہر تسبیح کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلؑ پر صلوات بھیجتے تھے جب جبرائیلؑ وہ عمامہ لے کر آیا تو وہ چالیس ہزار فرشتے بھی اس کے ہمراہ آ گئے اور آنحضرتؐ کی زیارت سے شرفیاب ہوئے، اس عمامہ پر چالیس ہزار نقش و نگار تھے اور ہر نقش پر چار کلمات لکھے گئے تھے۔

"محمدٌ رسول اللّٰہ محمدٌ نبی اللّٰہ، محمدٌ خلیل اللّٰہ محمدٌ حبیب اللّٰہ" (۹۷)

﴿سیر ہونے تک درود بھیجتا رہتا ہوں﴾

حضرت سلمان فارسی کہتے ہیں: ایک دن حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ساتھ ایک بے آب و علف زمین پر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک پرندہ آیا اور مولائے متقیان علیہ السلام سے بات کرنے میں مصروف ہو گیا، حضرت علی علیہ السلام نے اس پرندہ سے پوچھا: اس بیابان میں کتنے عرصہ سے رہ رہے ہو؟ اور اپنا دانہ پانی کہاں سے حاصل کرتے ہو؟ پرندہ نے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام! میں چار سو سال سے اس بیابان میں زندگی گزار رہا ہوں، جب بھوک لگتی ہے تو سیر ہونے تک آپؑ پر صلوات پڑھتا رہتا ہوں، جب پیاس لگتی ہے تو سیراب ہونے تک آپؑ کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا رہتا ہوں۔ (۹۸)

﴿ذکر اللہ و صلوات﴾

عبداللہ بن دہقان سے مروی ہے کہ جب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا اس آیت: "ذکر اسم ربہ فصلیٰ" سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی: جب بھی خدا کا نام یاد آتا ہے تو اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے" آپؑ نے فرمایا: یہ کام بہت زیادہ مشکل ہے، میں نے عرض کی: آپ پر قربان جاؤں، اس آیت سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جب بھی پروردگار کا نام یاد آتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجتا ہے۔ (۹۹)

حوالہ جات...

(۱) سورہ بقرہ: ۱۰۹ (۲). تفسیر امام حسن عسکری چاپ قدیم ص ۲۱۲، چاپ جدید

ص ۵۱۵ (۳). مدنیۃ المعاجز، ص ۶۵، معجزہ ۸۰ (۴). تفسیر امام حسن عسکریؑ چاپ قدیم ص ۲۵۴ چاپ جدید ص ۶۰۱ حیاۃ القلوب، ج ۲، باب معجزات ص ۳۰۰ (۵) خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۶. لمعات الانوار، ص ۵۳ (۶). مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۳۵۵. منازل الآخرۃ ص ۴۷ (۷) لمعات الانوار، ص ۳۳ حیاۃ القلوب، ج ۲ باب نہم، ص ۱۹۳ .بحار الانوار: ج: ۹۴ ص ۶۹ روایت ۵۹ (۸). مدینۃ المعاجز، معجزہ ۴۷۶. مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۳۳۱. منازل الآخرہ ص ۴۳. بحار الانوار، ج ۹۴، ص ۷۰ (۹). لمعات الانوار، ص ۵۵ (۱۰). خزینۃ الجواہر، ص ۵۸۶ (۱۱). انوار المواہب، ص ۲۴ (۱۲). عدۃ الداعی، ص ۱۲۰ (۱۳). کتب آیت اللہ دستغیبؒ (۱۴). لمعات الانوار، ص ۳۰ (۱۵). امالی صدوق، ج ۳ ص ۴۳۹. لئالی الاخبار، ج ۳، ص ۴۲۹ (۱۶). حیاۃ القلوب، ج ۲، ص ۳۴۲، باب ۲۶ (۱۷). شرح صلوات مقدم، ص ۵۰ (۱۸). لئالی الاخبار، ج ۳، ص ۴۳۰. امالی صدوق، ج ۳، ص ۴۲۹ (۱۹) اعراف. ۱۴۱ (۲۰). بحار الانوار، ج ۹۴، ص ۶۱ امالی صدوق، ج ۳، ص ۴۳۸ (۲۱). فوائد الصلوات، ص ۱۲ (۲۲) آیت اللہ دستغیب سے نقل ہے (۲۳). احقاق الحق، ج ۹، ص ۶۳۴ حیات القلوب، ج ۲، باب معجزات، ص ۳۰۶ (۲۴). لمعات الانوار، ص ۲ (۲۵). لمعات الانوار، ۵۲ (۲۶) جلاء الافہام، ص ۶. مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۳۵۲ (۲۷). مدینۃ المعاجز، ص ۴۱، معجزہ نمبر ۸۵ (۲۸). فوائد الصلوات، ص ۱۸۶ (۲۹). ترجمہ تفسیر مجمع البیان، ج ۲۰، ص ۱۷۱. تفسیر منہج الصادقین، ج ۷، ص ۳۵۶ (۳۰). تفسیر منہج الصادقین، ج ۷، ص ۳۶۴ (۳۱). عدۃ الداعی، ص ۱۲۴ (۳۲). عدۃ الداعی، ص ۱۲۴ (۳۳). شرح و فضائل صلوات، ص ۸۵ (۳۴). ارشاد القلوب، ص ۲۱۱ (۳۵). تفسیر امام حسن عسکریؑ ص ۱۳۰ بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۲۱۶ (۳۶). شرح و فضائل صلوات، ص ۸۳ (۳۷). تفسیر البصائر، ج ۳۲، ص ۲۳۲ بحار الانوار، ج ۶۳، ص ۵۱ (۳۸). منتہی الامآل، فصل دوم، فضائل زہراؑ (۳۹). فوائد الصلوات، ص ۷۱ (۴۰). درود محمدی. ص ۶۰ (۴۱). سراج القلوب، سولہواں باب، ص ۲۶ (۴۲). جامع الاخبار، فصل ۲۸، ص ۴۷. روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۳۲۳ (۴۳) ۴۴. بحار الانوار ج ۲۷، ص ۲۵۸، مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۲۴۱ (۴۴). فوائد الصلوات، کتاب خطی (کتابخانہ مدرسہ فیضیہ) (۴۵). فضیلۃ الصلوات، ص ۹۲، (۴۶). لمعات الانوار، ص ۵۲. درود محمدی، ص ۹۳ (۴۷). مفتاح المصابیح، ص ۱۲

Presented by www.ziaraat.com

(۴۸)فضيلة الصلوات ، ص۷ (۴۹). درود محمدی ، ص ۲۳۲(۵۰). بحار الانوار ، ج
۱۸ ، ص۳۰۶ حيات القلوب ، ج ۱ ، ص ۴۰۵ باب معراج (۵۱). درود محمدّی ، ص ۵۷
(۵۲). تفسير الدّر المنثور ، ج ۵ ، ص۲۱۵ كنز العمال ج ۲ ، ص۲۶۶ (۵۳) كنز العمال ،
ج ۲ ، ص ۲۷۵ (۵۴)حيات القلوب ج ۲ ، ۹۶۵ ، باب ۶۴(۵۵)حيات القلوب ، ج ۲ ،
ص ۹۶۵ ، باب ۶۴ (۵۶)حيات القلوب ، ج ۲ ، ص ۸۶۵ ، باب ۵۶ (۵۷). حيات
القلوب ، ج۲ ، ص ۲۹۲ ، باب ۴۵(۵۸). سوره توبه. ۱۰۲ (۵۹). سوره توبه: ۱۰۳(۶۰)
خلاصه تفسير منهج الصادقين ، ج۲ ، ص ۲۳۵. حيات القلوب ج۲ ، ص ۶۸۹ ، باب ۴۵(۶۱)
عرجة الاحمديه ، ص۱۷۶ (۶۲) ترجمهء دار السلام ، ج ۱ ، ص ۲۵۲ (۶۳). زندة
المنهاج ، ص۱۴۳ (۶۴) ترجمهء ثواب الاعمال ، ص ۳۵۲ (۶۵). ترجمهء ثواب
الاعمال ، ص ۳۵۰(۶۶). تحفة المجالس ، ص۴۸ ، معجزه۸۷(۶۷). تحفة
المجالس ، ص ۱۳ ، معجزه ۲ (۶۸). عرجة الاحمديه ، ص۱۵۳ (۶۹). مستدرک الوسائل
، ج ۵ ، ص۲۱۳ (۷۰). عرجة الاحمديه ، ص ۱۷۵ (۷۱). تحفة الزائرين ، باب
پنجم ، فصل پنجم (۷۲). الاخت[illegible] ، ص ۶۸ (۷۳). لمعات الانوار ، ص ۲۱ (۷۴).
كنز العمال ، ج ۱ ، ص ۵۰۲ ، ح۲۰۲۲ ؛ لمعات الانوار ، ص ۲۹(۷۵). لئالی الاخبار ،
ص ۴۳۱ ، ج ۳(۷۶). كفاية الخصام باب ۷۵ ، حديث دهم . لمعات الانوار ، ص ۴۶(۷۷)..
لمعات انوار ، ص ۴۱ (۷۸). حيات القلوب ، ج ۲ ، باب ۶۴ ، ص ۹۷۶ (۷۹). بحار
الانوار ، ج ۴۶ ، ص ۳۵۲ و ج۱۰ ، ص ۱۵۶(۸۰). خصال ، ج ۲ ، حديث نمبر۵۳(۸۱).
ربيع الاسابيع ، ص۶۵(۸۲). تفسير امام حسن عسكری ص۳۶۵ . مستدرک الوسائل ، ج ۵
، ص ۱۹ (۸۳). جمال الاسبوع ، ص ۳۴۶ . سفينة البحار ، ج ۲ ، ص ۴۹ (۸۴). سوره البقره
. ۸۲ (۸۵). تفسير امام حسن عسكریؑ ، ص ۳۴۶ (۸۶). صواعق المحرقه ، باب ۱۱ ، ص
۱۴۹ (۸۷). تفسير نمونه ، ج ۱۸ ، ص ۱۲۳ (۸۸). كنز العمال ، ج ۱ ، ص۴۹۹ ، ح۲۲۰۲
(۸۹). تفسير امام حسن عسكریؑ ، ص ۳۴۵(۹۰). لمعات الانوار ص۱۸۸(۹۱). لئالی الاخبار ، ج ۳ ،
ص۴۳۳(۹۲)مستدرک ، ج ۱ ، ص۳۴۳ (۹۳)شوری: ۲۳(۹۴). احزاب: ۶ (۹۵). ينابيع
المودة. ص۸(۹۶) . ذخيرة العباد ، ص۲۲۸ (۹۷). عرجة الاحمديه ، ص ۹۲ (۹۸)مدينة المعاجز ، ص ۳۷(۹۹)
اصول كافی ، ج ۲ ، ص ۴۹۲

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیسرا حصہ

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

وہ واقعات جو غیبت کبریٰ میں رونما ہوئے

ایسے انسان بھی اس دنیا میں ملیں گے جن پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات کے وسیلہ سے اپنے یا دوسروں کے حقائق منکشف اور آشکار ہوئے، جنہیں وہ دوسروں کے سامنے بھی بیان کرتے ہیں، البتہ چونکہ یہ واقعات بہت زیادہ دیندار و متدین افراد سے نقل ہوئے ہیں، اگرچہ اس میں چون و چرا کی گنجائش ہے، بالفاظ دیگر اعتراض بھی وارد ہوتا ہے، لیکن مقصد نقل واقعات ہیں، بلکہ ہر انسان ان واقعات کو سن کر ان سب کے صحیح ہونے کے بارے یا ان میں سے بعض واقعات کے بارے میں دلی اطمینان حاصل کر لیتا ہے، لہذا ابھی ہم ان واقعات کو مفصل طور پر بیان کر رہے ہیں۔

صلوات کا انعام

حجۃ الاسلام مہدی پور فرماتے ہیں: ایک عالم دین نے کہا! کہ میں نے خواب میں ایک سید عالم دین سے ملاقات کی، جو اس دار فانی کو وداع کر چکے تھے، ان کے سر پر ایک ٹوپی رکھی ہوئی تھی، میں نے اس سے پوچھا: قبلہ! آپکا عمامہ کہاں گیا، سر پر ٹوپی کیوں پہنی ہوئی ہے؟ سید نے جواب دیا: اس عالم میں سبھی سر برہنہ ہیں، اگر تم میرے سر پر ٹوپی دیکھ رہے ہو، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں زندہ تھا تو ہر روز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات کی ایک تسبیح پڑھتا تھا۔(۱)

شہد سے زیادہ شیریں خواب

ایک زاہد اور پارسا شخص کہتا ہے: میں نے اپنے اوپر واجب قرار دے دیا تھا، ہر رات سونے سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر معین تعداد میں درود بھیجوں، ایک رات میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھا، ہر شب کی طرح سونے سے پہلے میں نے صلوات بھیجی اور سو گیا، میں

نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف فرما ہوئے ہیں، آپؐ کے وجود مبارک سے سارا گھر منور ہو گیا، پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہاں ہے وہ منہ جو مجھ پر صلوات بھیجتا ہے، تاکہ اسے بوسہ دوں؟ میں نے شرم محسوس کی اپنا منہ آنحضرتؐ کے مبارک لبوں کے قریب کروں، لہذا میں نے اپنا چہرہ آگے کیا، آپؐ نے میرے رخساروں کا بوسہ لیا، فرط خوشی کے سبب میں جلدی سے اس طرح نیند سے جاگ اٹھا کہ میرے باقی ساتھی بھی بیدار ہو گئے(۲)

چہرے کا سفید ہونا

واحد بن یزید کہتا ہے: جب میں حج کے سفر پر تھا، تو اثناء راہ میں ایک شخص میرے ساتھ آملا، وہ شخص اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، سوتے غرضیکہ تمام اوقات میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل علیہم السلام پر درود بھیجتا تھا، میں نے اس سے کہا: جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہو تم نے اس میں کیا دیکھا ہے کہ اپنے تمام اوقات میں صلوات بھیجتے رہتے ہو؟ وہ کہنے لگا: مجھے اس باب رحمت سے بہت کچھ ملا ہے، لہذا میں نے یہ عہد اور نذر کر لی ہے کہ نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی صلوات بھیجوں گا، پھر مجھے بتانے لگا: پچھلے سال میں اپنے والد کے ساتھ حجاز جا رہا تھا، ایک رات عالم خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آواز دے رہا ہے: اٹھ جاؤ، تمہارا باپ مر گیا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے، اچانک میں نیند سے اٹھ بیٹھا اور چراغ جلایا، اپنے باپ کو اسی حالت میں دیکھا جیسے خواب میں دیکھا تھا، یہ حالت دیکھ کر، میں بہت رویا اور افسردہ ہو گیا، لیکن باپ کی موت سے، بڑا صدمہ یہ تھا کہ ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا، پس میں سوچ میں پڑ گیا، اسی حالت میں نیند مجھ پر غالب آ گئی، خواب میں دیکھا کہ عجیب وغریب شکلوں کے چودہ آدمی آگئے ہیں، جو میرے باپ کی لاش کے پاس کھڑے ہو گئے، ان کے ہاتھوں میں آگ کے گرز تھے، وہ میرے باپ کو مارنا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ایک خوش شکل آدمی سبز کپڑوں میں ملبوس وہاں آیا، پھر وہ میرے والد کی لاش کے سرہانے بیٹھ گیا اور میت کے اوپر سے چادر ہٹائی، اپنا دست مبارک میرے والد کے

Presented by www.ziaraat.com

سیاہ چہرے پر پھیرا اور مجھے کہا: غم نہ کرو، جان لو کہ ہم اپنے دوستوں کو تنہا نہیں چھوڑتے، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو میں اس کے قدموں میں گر پڑا اور عرض کی: آپؐ پر قربان، آپؐ کون ہیں؟ فرمایا: میں پیغمبر آخر الزمانؐ ہوں، میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! میرے والد کا چہرہ کیوں سیاہ ہوگیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا: تیرا باپ علماء سے کنارہ کشی اختیار کرتا تھا، جب اس سے حق بات کرتے تھے تو وہ اپنا منہ پھیر لیتا اور دل میں عناد و دشمنی رکھ لیتا تھا، پس اس نادرست رویئے کا نتیجہ، دنیا اور آخرت میں چہرے کا سیاہ ہونا ہے، میں نے کہا: یارسول اللہؐ! پھر آپؐ! اس کی مدد کو کیوں آئے؟ اور اس کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت کے ساتھ کیوں پیش آئے کہ اس کا چہرہ سفید ہوگیا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ہر رات مجھ پر صلوات بھیجتا تھا، لہذا میں نے اسے نجات عطا کی اور شرمندگی سے بچایا، قیامت کے روز بھی اس کی شفاعت کروں گا۔ (۳)

﴿گنہگار عورت کا نجات پانا﴾

بغداد میں ایک بہت ہی زیادہ خوبصورت نوجوان رہتا تھا کہ خود اس کی ماں اس پر عاشق ہوگئی، ایک دن جب وہ نوجوان شراب کے نشہ میں مست تھا، اس کی ماں نے فرصت کو غنیمت جانا اور اپنے بیٹے کے ساتھ ہمبستری کرلی، اس فعل بد کے نتیجہ میں اس عورت نے ایک لڑکی کو جنم دیا، اس عورت نے اپنی عزت و آبرو بچانے کیلئے وہ لڑکی ایک نیک آدمی کے سپرد کردی، تو اس آدمی نے پوچھا: اپنی بیٹی میرے پاس کیوں لے کر آئی ہو؟ اس نے جواب دیا: مجھے اس کے باپ سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ اسے قتل نہ کردے، وہ شخص اس بچی کو ایک دایا کے پاس لے گیا تا کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور اسے دودھ پلائے، اس بات کو کئی سال کا عرصہ گزر گیا اس نوجوان نے حج کرنے کا ارادہ کیا، اتفاقاً راستے میں اس نیک شخص سے ملاقات ہوگئی، دوسری طرف سے وہ لڑکی بھی بالغ ہوگئی تھی اور وہ اپنے منہ بولے باپ کے ہمراہ تھی، اس آدمی نے اس لڑکی کی شادی کا ارادہ بھی کرلیا تھا، لیکن جب اس لڑکی کی اس جوان سے آشنائی ہوئی جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئی تھی اور حقیقت میں وہ اسکا بھائی

ہوئی تھی اور حقیقت میں وہ اسکا بھائی بھی تھا تو وہ اسے بہت خوبصورت لگا، بالآخر لڑکی کی شادی اس جوان سے کردی گئی، حج سے واپسی پر انہوں نے لڑکی کی والدہ سے ملنے کا ارادہ کیا، جب وہ اس کے گھر پہنچے تو اس کا انتقال ہو چکا تھا، وہ جوان اپنی والدہ کی وفات کی خبر سن کر زار و قطار رونے لگا جو گذشتہ واقعات سے لاعلم تھا اور یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کی بیوی دراصل اس کی اپنی بیٹی ہے، ایک ہمسائی عورت جو اس واقعہ سے باخبر تھی، اس جوان کے پاس آئی اور شروع سے لے کر آخر تک کے تمام واقعات بیان کردیئے، اسے اس بات سے آگاہ کیا کہ اس کی بیوی کی پیدائش کا سبب کیا تھا، وہ نوجوان یہ باتیں سن کر سخت متاثر ہوا، آدھی رات کو بیلچہ اٹھایا اور اپنی ماں کی قبر کی طرف چل پڑا، شدید تھکاوٹ کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر کیلئے راستے میں آرام کرنے لگا اور نیند اس پر غالب آگئی، عالم خواب میں اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی ماں کی لاش باہر نکالنے کیلئے قبر کھودنا شروع کردی تا کہ اسے جلا سکے، لیکن جیسے ہی اس نے قبر کھودی، اپنی ماں کے جسد کو دیکھا کہ اس سے باعظمت نور ساطع ہو رہا ہے، جب جوان نے اپنی والدہ کو اس صورتحال میں دیکھا تو اس سے پوچھا: اے ماں! یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا؟ اس نے کہا: اے میرے بیٹے! میں بہت بڑے گناہ کی مرتکب ہوئی تھی لیکن اس کے بعد پشیمان ہوگئی، ہر شب جمعہ رسول خداؐ پر ایک خاص صلوات بھیجتی تھی اور بہت زیادہ استغفار کرتی تھی، اسی صلوات اور استغفار کی وجہ سے ایک رات میں نے عالم خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، آپؐ نے مجھے فرمایا: خدا نے تجھے معاف کردیا ہے، اس کے بعد مجھے یہ درجہ اور مرتبہ نصیب ہوا، اس نوجوان نے کہا: وہ صلوات مجھے بھی سکھائیں یا وہ جگہ بتادیں جہاں اس کو لکھ کر رکھا ہوا ہے، ماں نے کہا: وہ صلوات فلاں صندوق میں بند ہے، پس اسے لکھ لو اور یاد کرلو، جب وہ جوان نیند سے بیدار ہوا تو مبہوت اور حیرت زدہ صندوق کی طرف بڑھا، جیسے ماں نے کہا تھا، وہ صلوات اسے مل گئی، (۴)

(نوٹ) اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی گنہگار دل سے توبہ کرے، اور خدا کو رسولؐ، آل رسولؑ کا واسطہ دے، اتنا بڑا گناہ بھی معاف ہوسکتا ہے،

﴿صلوات اور خوشنودئ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

ایک زاہد شخص تھا جو نہ کسی کے ساتھ رہتا تھا اور نہ کسی محفل میں شریک ہوتا تھا، جب اس نے

Presented by www.ziaraat.com

گوشہ نشینی ترک کی تو وہ ہمیشہ ایک ہی واعظ کی محفل میں شریک ہوتا تھا، لوگوں کو بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ ان کیلئے نئی بات تھی، انہوں نے پوچھا: گوشہ نشینی ترک کرنے اور فقط اس واعظ کی محفل اختیار کرنے کا کیا سبب ہے؟ اس زاہد نے جواب دیا: ایک رات خواب میں رسول خداؐ کی زیارت سے شرفیاب ہوا، آپؐ نے فرمایا: فلان واعظ کے وعظ و نصیحت کی محفل میں شرکت کرو، کیونکہ وہ مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجتا ہے اور میں بھی اس سے راضی ہوں۔(۵)

صلوات اور گناہوں کی مغفرت

ہمیں (صاحب اصل کتاب) مکہ معظمہ میں ایک شخص طواف کرتے ہوئے ملا جس کی زبان پر صلوات کے علاوہ اور کوئی ذکر نہیں تھا، اس سے پوچھا: تم طواف اور دوسرے مواقف میں کیوں دعاء ماثور کا ذکر نہیں پڑھتے؟ کہنے لگا: میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہوا ہے کہ ہمیشہ صلوات میں مشغول رہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو مرنے کے بعد ان کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا تھا، اپنے والد کو اس حالت میں دیکھ کر میں افسردہ ہو گیا، جب سویا، تو عالم خواب میں رسول خداؐ کی زیارت کی، میں نے آپؐ کے دامن کو تھام کر التماس کی اور اپنے والد کی شکل و صورت بدلنے کا سبب دریافت کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہارا باپ سود خور تھا، سود خوری اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کے سبب انسان کی شکل گدھے کی طرح ہو جاتی ہے، لیکن چونکہ تمہارا باپ ہر رات سوتے وقت مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا تھا، لہذا اسے پہلی شکل میں پلٹا رہا ہوں، (لیکن تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے لیا ہوا پیسہ واپس کرو) اسی وقت میں ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا، جب اپنے والد کے چہرے کو دیکھا تو وہ چاند کی طرح چمک رہا تھا، اس وقت کفن و دفن کا انتظام کیا، راستے میں ایک ہاتف کو کہتے سنا: خداوند رحمان و رحیم کی عنایت و مغفرت کا سبب وہ صلوات ہے جو اس نے رسول خداﷺ پر بھیجی تھی، (ورنہ برزخ میں نجات کا راستہ نہیں تھا) لہذا اس وقت میں نے عہد کر لیا کہ بہت زیادہ صلوات بھیجوں گا۔(۶)

قبولیت حاجات کیلئے مناسب ذکر

آیت اللہ محمد تقی اصفہانی مرحوم معروف بہ آقا نجفی قوچانی اپنے احوال تحریر کرتے ہوئے فرماتے

ہیں، ایک زمانہ میں نجف اشرف میں ریاضت میں مشغول تھا کہ اس عرصہ میں مجھ پر بہت سے اسرار منکشف ہوئے، ایک راز یہ تھا کہ شب بدھ مسجد سہلہ میں بیٹھا ہوا تھا، سحر کے قریب ایک غیبی شخص کو دیکھا تو اس سے میں نے بہت سے سوالات کئے، سوالات کے جواب جو وہ حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف)، سے نقل کر رہا تھا، باقاعدہ میں انہیں لکھ رہا تھا تاکہ بھول نہ جاؤں تو اس میں ایک سوال یہ تھا کہ مجھے کوئی ایسا مناسب ذکر بتایئے جو میری تمام ضروریات میں کام آسکے، تو انہوں نے جواب دیا کہ بارگاہ الٰہی میں صلوات سے زیادہ مناسب ذکر کوئی نہیں ہے۔(۷)

موت اور صلوات

حجۃ الاسلام مہدی پور نے مؤلف کتاب کو بتایا: چار سال پہلے ہمارے خاندان کے ایک فرد نے خواب دیکھا تھا تو تین روز بعد میں نے اس خواب کو حضرت آیت اللہ صدیقین اصفہانی کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے خواب کی مختلف تعبیریں کرتے ہوئے فرمایا: اسی خواب والے دن تمہارے خاندان کے ایک فرد کی موت لکھی جا چکی تھی، لیکن چونکہ اس خاندان میں صلوات بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے، لہذا خطرہ دور ہو گیا ہے، بلا فاصلہ میں نے آذربائیجان میں اپنے ایک دوست سے رابطہ کیا اور خیریت دریافت کی، اس نے کہا: تین روز پہلے میرے بیٹے کا ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا، وہ ابھی ہسپتال میں ایڈمٹ ہے، وہ بہت دیر بے ہوشی کی حالت میں رہا، یوں خواب کا سچا ہونا اور اس کی تعبیر واضح ہو گئی، معلوم ہو گیا کہ یہ بڑا خطرہ، صلوات کی پابندی کی وجہ سے ٹل چکا ہے(۸)

موت سے نجات

اہل سنت کے ایک عالم دین شیخ موسیٰ جریر کہتے ہیں کہ میں اپنے کچھ دوستوں کے ہمراہ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک راستے میں سخت آندھی چلی اور بحری جہاز سمندر کی متلاطم امواج میں پھنس گیا، ساری امیدیں ختم ہو گئیں، ایک دوسرے سے وداع کیا، اس وقت مجھ پر نیند غالب آگئی، میں نے عالم خواب میں حضرت رسول خداﷺ کی زیارت کی آنحضرتؐ نے مجھ

Presented by www.ziaraat.com

سے فرمایا: جہاز والوں سے کہو کہ ہزار مرتبہ یہ صلوات بھیجیں، پھر میرے سامنے صلوات پڑھی، جب خواب سے بیدار ہوا، میں نے اپنے ساتھیوں کوخواب کے بارے میں مطلع کیا، ہم سب وہ صلوات پڑھنے میں مصروف ہو گئے، ابھی تین سو مرتبہ درود بھی نہیں بھیجا تھا کہ طوفان تھم گیا اور سمندر کی متلاطم امواج نے دم توڑ دیا، وہ صلوات یہ ہے:

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا وَ آلِهِ صَلٰوةً یُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَ الْاَوْقَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ " (۹)

کینسر کا علاج

ڈیڑھ سال کے بچے کوخون کا کینسر تھا، شدت مرض کی وجہ سے آٹھ افراد کا کھانا کھا جاتا تھا، کافی علاج معالجہ کے بعد بھی اس ملک کے ڈاکٹر اس کا علاج نہ کر سکے، لہذا اس کے والدین نے اسے بیرون ملک لے جانے کا ارادہ کر لیا، اسی دوران وہ ایک رحیمی نامی آدمی سے ملے، انہوں نے کہا: ڈاکٹر اور بیرون ملک جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تم لوگ ایک توسل کے ذریعہ بچہ کو شفایاب کر سکتے ہو، ماں باپ کو رحیمی صاحب کی باتیں سن کر کچھ سکون ملا، انہوں نے پوچھا: وہ توسل کس طرح کریں؟ رحیمی صاحب نے کہا: ۱۴۲ ہزار مرتبہ صلوات بھیجیں اور اس کا ثواب حضرت علی اصغر علیہ السلام کو ہدیہ کریں، انہوں نے صلوات کا ورد شروع کر دیا، ایک رات بچہ کی والدہ نے ایک ہاتھ دیکھا جس نے اسے پانی کا ایک گلاس دیا اور فرمایا: حضرت امام زمانہؑ اور پنجتن پاک نے اس پانی پر دم کیا ہے، لہذا اسے لو اور اپنے بچہ کو پلا دو، اسے شفا مل جائے گی، والدہ نے ویسے ہی کیا جیسے امر ہوا تھا، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ان کا بچہ صحیح وسالم ہے اور مکمل شفایاب ہو گیا ہے۔ (۱۰)

زخمی کا شفایاب ہونا

آقائے رحیمی (نمائندہ ولی فقیہ) نقل کرتے ہیں: مسعودی نام کا ایک شخص خلیج کی جنگ میں بم پھٹنے کی وجہ سے ایک خاص بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا، اس کی بیماری اتنی شدید تھی کہ کبھی وہ مادرزاد ننگا ہو کر موٹر سائیکل چلاتا

تھا، اس وجہ سے پولیس کے ساتھ بھی چپقلش ہو جاتی تھی، پھر اس نے ۲۷ ہزار مرتبہ درود بھیجا اور اس کا ثواب حضرت علی اکبر علیہ السلام کو ہدیہ کیا، ایک دن غروب آفتاب کے وقت کسی نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، جب اس نے دروازہ کھولا تو اس کے سامنے عربی لباس میں ملبوس ایک سات آٹھ سالہ بچی کھڑی تھی، اس کے ہاتھ میں گوشت سے بھرا ہوا تھیلا تھا، بچی نے کہا: میری والدہ نے یہ گوشت تمہارے لئے بھیجا ہے، اسے لو اور پکا کر کھاؤ تا کہ اس بیماری سے شفا پا سکو، مسعودی نے وہ گوشت لے لیا، جب پکا کر کھایا تو شفایاب ہو گیا۔ (۱۱)

شیرین موت

ایک نیک شخص ایک بیمار کی عیادت کے لئے گئے جو اپنی زندگی کے آخری لمحات گزار رہا تھا تو اس سے پوچھا: جان نکلنے کی سختی کیسے محسوس ہو رہی ہے؟ مریض نے جواب دیا: اپنے حلق میں مٹھاس محسوس کر رہا ہوں، کسی قسم کی تلخی محسوس نہیں ہو رہی، اس نیک آدمی کو تعجب ہوا کیونکہ جانتا تھا کہ جان دینے کی کیفیت سب کے لئے ناگوار ہے، جب بیمار نے مرد صالح کو حیرت میں ڈوبا ہوا دیکھا تو کہا! تعجب نہ کرو کیونکہ میں نے سن رکھا تھا کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے: "جو شخص بھی مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجے گا وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہے گا، لہذا ایک عرصہ سے میں صلوات کا ورد کر رہا ہوں اب میری جان نکلتے وقت کی مٹھاس کا راز سمجھ گئے ہو گے۔" (۱۲)

راہزنوں سے نجات

ملا حسین کاشفی مرحوم اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: جب حالات کے تحت اپنے اہل وعیال کے ہمراہ اپنے وطن سے ہجرت کرنا پڑی تو کوئی مددگار یا دوست ہمارے ساتھ نہ تھا، آغاز سفر میں کچھ لوگ ہم سے آملے جن کے چہروں سے خوف واضطراب کے آثار نمایاں تھے، جب وہ ہمارے پاس آئے تو میں نے ان سے پوچھا: کیوں پریشان نظر آ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس راستے میں مسلح ڈاکو ہیں، ہم زیادہ افراد ہونے کے باوجود بڑی مشکل سے ان سے گزر کر آئے ہیں، تم لوگ بغیر اسلحہ کے کس طرح ان کے پاس سے گزرنا چاہتے ہو؟ لہذا بہتر یہی ہے کہ یہیں سے واپس ہو جاؤ، لیکن ہمارا پلٹنا ناممکن تھا، انکی

Presented by www.ziaraat.com

باتیں سن کر بہت افسردہ خاطر ہوا، تھوڑی دیر کے بعد نیند نے مجھے آلیا، عالم خواب میں ایک شخص کو کہتے سنا: یہ صلوات پڑھو: "اَللّٰهُمَ صَلِّ عَلٰى النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِه كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّىَ عَلَيْهِمْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ وَآلِهِ كَمَا يَنْبَغِىْ عَلَيْهِمْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ وَآلِهِ كَمَا تُحِبُّ اَنْ نُصَلِّىَ عَلَيْهِمْ"

میں نے یہ کلمات نہ سنے تھے اور نہ کسی کتاب میں پڑھے تھے، جب نیند سے جاگا تو صلوات کے الفاظ میری زبان پر جاری تھے اور مسلسل انہیں پڑھ رہا تھا، میرے ساتھیوں نے بھی میری متابعت میں صلوات پڑھنا شروع کردی، آخر کار ہم نے سفر شروع کیا، تھوری دیر کے بعد ڈاکوؤں کے قافلے کے پاس پہنچ گئے، اس وقت ہم انہیں دیکھ بھی رہے تھے اور ان کی باتیں بھی سن رہے تھے لیکن وہ ہمیں نہیں دیکھ رہے تھے۔(۱۳)

﴿اپنی حاجات فلاں سے مانگو﴾

کہتے ہیں بلخ میں ایک تاجر فوت ہوگیا، اس کے وارث اس کے دو بیٹے تھے، اس کے ترکہ میں رسول خداؐ کے تین سر کے بال بھی تھے، جب انہوں نے ترکہ تقسیم کرنا شروع کیا تو بات ایک اضافی بال تک آپہنچی، بڑے بھائی نے کہا: اس اضافی بال کو دو حصوں میں تقسیم کرلیتے ہیں، چھوٹا بھائی کہنے لگا: پیغمبر اکرمؐ کا بال کاٹنا خلاف ادب ہے، آخر کار چھوٹے بھائی نے کہا: میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں بال لے لیتا ہوں اور اس کے مقابلے میں ترکہ کا حصہ تجھے بخش دیتا ہوں بڑا بھائی راضی ہوگیا، ترکہ اسی طریقہ سے تقسیم کیا گیا، چھوٹے بھائی نے بال ایک تھیلی میں ڈالے جسے اپنے گریبان کے ساتھ باندھ لیا، وہ چند مرتبہ اس تھیلی کو باہر نکالتا، بالوں کو چومتا، ان کی خوشبو سونگھتا اور محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجتا، تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا مال ضائع ہوگیا، چھوٹے بھائی کے مال میں اضافہ ہوتا گیا، جب وہ فوت ہوا تو بلخ کے کسی بزرگ نے خواب میں رسول خداؐ کی زیارت کی، آنحضرتؐ نے فرمایا: لوگوں سے کہہ دو: جب بھی کوئی حاجت ہو فلاں شخص (چھوٹے بھائی) کی قبر پر جائیں اور اپنی حاجات طلب کریں تاکہ حاجات روا ہوسکیں، اس بزرگ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ مقام اسے کیسے ملا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ مقام اسے اس لئے عطا ہوا ہے کہ وہ میرے بالوں کا احترام کرتا تھا اور مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجتا تھا۔(۱۴)

﴿یہودی کا مسلمان ہونا﴾

کہتے ہیں ایک فقیر تنگدستی کی حالت میں زندگی گزار رہا تھا، ایک رات خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوا، آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا: اگر چاہتے ہو کہ غنی ہوجاؤ اور خدا آسمان سے تمہیں روزی عطا فرمائے تو مجھ پر درود بھیجا کرو تو اس آدمی نے صلوات بھیجنا شروع کردی چند روز نہ گذرے تھے کہ ایک کھنڈر سے گزرتے ہوئے اس کا پاؤں اینٹ سے ٹکرایا، جب اینٹ ایک طرف ہوئی تو اس کی آنکھیں سونے کے خزانے پر پڑیں، لیکن اس نے اپنے آپ سے کہا: رسول خداؐ نے فرمایا تھا، کہ خدا آسمان سے روزی دے گا، لہذا اس نے اسے ہاتھ نہ لگایا اور گھر روانہ ہوگیا، گھر جاکر سارا واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا، اتفاقاً اس کا ہمسایہ جو کہ یہودی تھا، چھت کے ذریعہ ان کی باتیں سن رہا تھا، جب اسے خزانہ کا پتہ چلا تو اس نے اپنے غلام کو آواز دی اور خزانہ لینے کیلئے روانہ ہوگئے، جب کھنڈرات میں خزانہ کی جگہ پہنچے تو وہاں کچھ سانپوں اور بچھوؤں کے علاوہ کچھ نہ تھا، یہودی نے سانپ اور بچھوا کٹھے کئے اور اس مسلمان سے جھوٹ کا بدلہ لینے کیلئے اس کے گھر لے آیا، گھر کی چھت کے سوراخ سے نیچے پھینک دیئے، اس وقت وہ سارے بچھو اور سانپ دوبارہ سونا بن گئے، اس مسلمان شخص نے اپنے مقصود کو پالیا اور خدا نے آسمان سے اسے روزی عطا فرمائی، یہودی حیرت اور تعجب سے چیخ اٹھا: اس میں کیا راز ہے؟ میرا کوزہ سانپوں اور بچھوؤں سے بھرا ہوا تھا اور تمہارے پاس سونا بن گیا؟ مسلمان نے کہا: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اگر غنی ہونا چاہتے ہو تو مجھ پر صلوات بھیجو، اس وقت یہودی اسلام قبول کرکے مسلمان ہوگیا(۱۵)

﴿عطر کی خوشبو﴾

اخوند ملا علی ہمدانی مرحوم فرماتے ہیں: ایک دن ایک بوڑھا شخص میرے پاس خمس و زکات کا حساب کرنے آیا، میں متوجہ ہوا کہ عطر کی ایسی خوشبو ہے، جو آج میرے مشاموں تک نہیں پہنچی، میں نے اس سے پوچھا: اے شخص کون سا عطر استعمال کرتے ہو؟ اس نے کہا: آیت اللہ! اس

Presented by www.ziaraat.com

خوشبو کے پیچھے ایک کہانی ہے جو آج تک میں نے کسی سے بیان نہیں کی، لیکن چونکہ آپ ہمارے آقا! اور سردار ہیں اس لئے آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں، قصہ یوں ہے کہ ایک رات خواب میں رسول گرامی اسلامؐ کی زیارت سے شرفیاب ہوا تو آپؐ تشریف فرما تھے اور دس یا بیس افراد آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی وہیں پر تھا، آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون مجھ پر زیادہ صلوات بھیجتا ہے؟ میں کہنا چاہا تھا کہ میں بھیجتا ہوں لیکن چپ رہا، دوسری مرتبہ پھر پوچھا: پھر بھی کوئی نہ بولا، تیسری مرتبہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے کون مجھ پر زیادہ صلوات بھیجتا ہے؟ میں کہنا چاہتا تھا: لیکن خیال کیا! کہ شاید دوسرے مجھ سے زیادہ صلوات بھیجتے ہوں، اس وقت آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا: تم مجھ پر زیادہ صلوات بھیجتے ہو، پھر میرے ہونٹوں کو چوما! تو اس وقت سے لے کر آج تک یہ خوشبو میرے جسم میں باقی ہے۔(۱۶)

زیارت نامہ

مرحوم حجۃ الاسلام الحاج ملا عباس علی حسینی کتاب "فوائد الصلوات" کے مصنف کہتے ہیں: میں سوچ رہا تھا کہ کیا کتاب "فوائد الصلوات" رسول گرامی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مورد قبول واقع ہوگی یا نہیں؟ اسی دوران مجھ پر نیند غالب آگئی، عالم خواب میں دیکھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر کھڑا ہوا ہوں اور آپؐ کی زیارت کر رہا ہوں، اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور مجھے اپنی آغوش میں لے لیا، میں نے آنحضرتؐ کے سینہ مبارک کو چوما، آپؐ نے زیارت کے الفاظ مجھے تعلیم کئے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابھی تک جو زیارات پڑھیں ہیں کیا وہ صحیح نہیں تھیں؟ آپؐ نے فرمایا: ابھی جو تجھے تعلیم کی، ہیں اسی طرح پڑھو، تمہاری گزشتہ زیارتیں بھی مقبول ہیں۔(۱۷)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو

کتاب "زینۃ الاعیاد" کے مصنف شیخ احمد نجفی کہتے ہیں: جن دنوں اپنی کتاب میں بابِ صلوات لکھنے میں مصروف تھا تو ایک اہم واقعہ جو پیش آیا وہ یہ ہے: بعض فضایل میں نے ایک متقی

شخص کے سامنے بیان کئے، وہ سن کر بہت خوش ہوا، ایک روز جمعہ کے دن میں اس کے پاس گیا، اسے بڑا خوش وخرم دیکھا، تو میں نے پوچھا: کیوں اتنے خوش نظر آرہے ہو؟ وہ کہنے لگا: میں دن کے وقت محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر بہت صلوات بھیجتا تھا، شب جمعہ بھی اسی روش کو باقی رکھا، اس وقت نیند مجھ پر غالب آگئی، میں نے عالم خواب میں رسول اکرمؐ، حضرت امیر المؤمنینؑ، حضرت زہراؑ اور تمام ائمہ علیہم السلام کو آسمان سے اتر کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو وہ ہستیاں میرے پاس آکر تشریف فرما ہو گئیں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے بات چیت شروع کر دی تو مجھے بہت ساری خوشخبریاں دیں جن سے میں بہت خوش ہوا تو اس وقت وہاں حاضرین میں ایک نورانی شخص کو دیکھا اور خیال کیا کہ اسے جانتا ہوں، لیکن جب خواب سے بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ اسے نہیں جانتا تھا، لیکن ایک مرتبہ پھر نیند میں ڈوب گیا، تو اس مرتبہ عالم خواب میں اپنے خواب کی تعبیر دیکھ لی، میں سمجھ گیا کہ وہ نورانی شخص، میرا اپنا عمل ہے، اسی حالت میں کسی نے مجھ سے کہا: اپنا سر اونچا کرو، جب میں نے اپنا سر اونچا کیا تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ علیہم السلام کو ذکر کرتے ہوئے پایا، اس آدمی نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تم کونسا ذکر کر رہے تھے؟ میں نے عرض کی: نہیں! اس نے کہا: آنحضرتؐ کی صلوات والا ذکر ہے۔(۱۸)

صلوات ضروری ہے

شیخ بن شیخ زین الدین کہتے ہیں: چوتھے امام حضرت سجاد علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، میں نے آپؑ سے شکایت کی کہ نہ روز آخرت کیلئے ذخیرہ اکٹھا ہوتا ہے اور نہ توبہ اور نیک عمل کرنے کی توفیق ہوتی ہے، آپؑ نے فرمایا: جو چیز تم پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر بہت زیادہ صلوات بھیجا کرو، ہم بھی بہت زیادہ صلوات بھیجتے ہیں۔(۱۹)

منہ کی خوشبو

ایک بزرگ نے کہا: ایک رات میں اصفہان کے ایک مدرسہ میں ٹھہرا، جب تقریباً آدھی رات گزر گئی تو ایک بہت اچھی خوشبو کا احساس ہوا، عجیب قسم کی پاکیزہ خوشبو تھی کہ اس روز تک

Presented by www.ziaraat.com

کبھی ایسی خوشبو استشمام نہ کی تھی، جب میں نے اپنے اردگرد نظر دوڑائی تو ایک فقیر کو دیکھا جو صلوات پڑھنے میں مشغول تھا، وہ پیاری پاکیزہ خوشبو اسی کے منہ سے آرہی تھی۔ (۲۰)

(ہر سطر صلوات کے ساتھ)

مرحوم شیخ حسن مولوی قندھاری، نجف میں اہل علم کے نزدیک ایک سچے اور محترم شخص سمجھے جاتے تھے، وہ کہتے ہیں: میری ماں کے چچا کی ایک بیٹی تھی جس کا نام عالمتاب تھا، اگرچہ وہ سکول نہیں پڑھی تھی، مگر ایک صلوات پڑھتی اور قرآن پڑھ لیتی تھی اسی طریقے سے اس نے سارا قرآن بغیر کسی کے پڑھائے پڑھ لیا۔ (۲۱)

انگوٹھی مل گئی

حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسن صحفی تحریر کرتے ہیں: چند سال پہلے تہران کا ایک سفر کیا تو واپس قم پہنچ کر پتہ چلا کہ میری انگوٹھی گم ہوگئی ہے جو مجھے بے حد پسند تھی، زرد عقیق یمنی کی انگوٹھی تھی جس پر لکھا ہوا تھا "ما شاء اللہ لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ" ۷ادنوں کی تلاش کے باوجود نہ ملی، تہران کا ایک اور سفر کرنا پڑا، واپسی پر بس میں فرصت غنیمت جان کر تقریباً پندرہ سو مرتبہ صلوات کا ورد کیا، اپنی عادت کی بنا پر "عجل اللہ تعالیٰ فرجھم" بھی ساتھ ہی پڑھتا تھا، اسی رات کا واقعہ ہے کہ صلوات کی برکت سے کسی کو خواب میں کہتے ہوئے سنا کہ انگوٹھی فلاں جگہ پر ہے، جب نیند سے بیدار ہوا، نماز صبح کا وقت تھا، گھر والے نماز کی تیاری کر رہے تھے، مچھر دانی کے اندر سے میں نے آواز دی کہ انگوٹھی فلاں جگہ ہے گھر والے وہاں گئے تو انگوٹھی مل گئی۔ (۲۲)

آخری صلوات ابھی ختم ہوئی

حجۃ الاسلام والمسلمین شرعی بیان فرماتے ہیں: میرے والد تحصیل علم کیلئے داراب سے لار تشریف لے گئے، چند دنوں کے بعد عجیب وغریب وسوسوں نے انہیں آلیا جو کہ قابل تحمل نہیں تھے، ناچاران قافلوں کا سراغ لگایا جو داراب جا رہے تھے، سواریوں کے مالکان اپنے جانور مسافروں کو دے چکے

تھے، صرف ایک آدمی رہ گیا تھا جس کے پاس سواریوں والے دو جانور تھے، وہ ایک مسافر کو دینے کیلئے تیار نہ تھا، مجبوراً دونوں جانوروں کا کرایہ ادا کیا اور کچھ چیزیں خرید لیں جو لار میں سستی تھیں، ایک حیوان پر اپنا سامان لادا، اور دوسرے کو اپنی سواری کیلئے قرار دیا پھر داراب روانہ ہوگئے، داراب پہنچنے کے بعد جب گھر گئے تو دیکھا کہ والدہ جھاڑو دے رہی ہیں، تو جب ماں نے بیٹے کو دیکھا تو کہنے لگیں: غلام حسین! تم آگئے؟ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر یہ آخری صلوات تھی، جس کی نذر کی تھی۔ (۲۳)

شفاعت کروں گا

شہر مرو کا رہنے والا ایک شخص کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک آل علیہم السلام پر درود بھیجنے میں سستی سے کام لیتا تھا، ایک رات خواب میں آنحضرتؐ کو دیکھا کہ مجھے کوئی اہمیت نہیں دے رہے تھے، گویا آپؐ مجھ سے ناراض ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! مجھے کیوں نہیں توجہ دے رہے؟ آپؐ نے فرمایا: تجھے جانتا نہیں ہوں، میں نے عرض کی: آپؐ کا امتی ہوں، علماء سے سنا ہے کہ انبیاء اپنی امتوں کو اپنے باپ اور بیٹوں سے زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: اپنی امت کو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا مجھ پر وہ صلوات بھیجتے ہیں، چونکہ تو صلوات بھیجتا ہی نہیں ہے لہذا تجھے نہیں جانتا، جب نیند سے بیدار ہوا تو خود پر واجب کر لیا کہ ہر روز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر سو مرتبہ صلوات بھیجوں گا، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آنحضرتؐ کو ایک مرتبہ پھر خواب میں دیکھا، اس مرتبہ آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ابھی تم سے راضی ہوں اور قیامت کے دن تمہاری شفاعت کروں گا (۲۴)

علما اور ذکر صلوات

واعظ حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ علی آسودہ یزدی نجفی (دام عزہ) آغا مددی (دامت برکاتہ) کے ہاں ایام فاطمیہ کی مجالس پڑھ رہے تھے، جمادی الاول ۱۴۲۲ھ کی بات ہے، میں نے ان سے گزارش کی کہ کوئی ذکر صلوات کے برکات بیان فرمائیں، پہلے تو انہوں نے روایات واحادیث کا تذکرہ کیا کہ اصول کافی اور دوسری کتابوں میں صلوات کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، خصوصاً وہ حضرات

Presented by www.ziaraat.com

جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہوں، اور دل سے توبہ کرنا چاہیں تو صلوات کو کثرت سے ذکر کریں، خداوند متعال ان کے گناہوں کو اس ذکر کے صدقے سے معاف فرما دیتا ہے، پھر انہوں نے بتایا کہ مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمود شاہرودی نجفی (قدس سرہ) جو ایک جلیل القدر مرجع گزرے ہیں، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ایک تسبیح کامل ذکر صلوات کرتے اور ائمہ معصومین علیہم السلام کو ہدیہ کرتے تو خداوند متعال ان کی مشکل کو دور فرما دیتا، اسی طرح مرحوم بزرگ عالم دین (قدس سرہ) سے بھی منسوب کرتے ہوئے بتایا کہ جب کوئی مشکل آتی تو نذر کرتے کہ کسی فقیر شخص کو زیارت امام حسین علیہ السلام کے لئے بھیجوں گا جو حد الامکان راستے میں جتنا بھی ہو سکے ائمہ اطہار علیہم السلام اور خصوصاً اُمّ الائمہ حضرت فاطمہ علیہا السلام پر درود و صلوات بھیجتا ہوا زیارت کرے گا، اسی طرح بزرگان سے منسوب ہے اور حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شیخ علی خلخالی نے کتاب ام البنینؑ میں نقل کیا ہے، کہ جب علماء کو مشکل پیش آتی تو ام البنینؑ کو حضرت ابوالفضل عباس علیہ السلام کے وسیلہ سے چہار شب جمعہ دس سورہ یٰس، جس کے اول و آخر ۱۱ مرتبہ صلوات کا ذکر ہو ہدیہ کرے اسکی مشکل خداوند متعال دور فرما دیتا ہے، اسکا طریقہ یوں بیان کیا گیا ہے، کہ پہلی شب جمعہ کو تین مرتبہ سورہ یٰس کی تلاوت کر کے ہدیہ کرے اسی طرح دوسری اور تیسری شب جمعہ کو تین مرتبہ ہدیہ کرے اور چوتھی شب کو ایک مرتبہ سورہ یٰس کی تلاوت کرے اور ہدیہ کرے خداوند متعال اسکی مشکلات و پریشانیوں کو دور فرما دے گا۔(۲۵)

یا علیؑ ادرکنی باذکر صلوات

ایک دن کا واقعہ ہے کہ ایک خاتون کی بچی پر کسی نے سحر و جادو کر دیا، وہ پریشان تھی، کئی سال گذر چکے تھے اور اس بچی کی شادی جب ہوئی تو اس جادو کی وجہ سے اسے اولاد نہیں ہوتی تھی، بہت علاج و معالجہ کرنے کے بعد اہلبیت سے متوسل ہوئی، ایک مسجد میں پریشان بیٹھی ہوئی تھی تو ایک خاتون اچانک وہاں آئی اس سے سوال کیا کہ تم کیوں پریشان بیٹھی ہو؟ اس نے بے ساختہ اپنا ماجرا کہہ سنایا، اس نے کہا یہ تو کوئی مشکل بات نہیں، تو پوچھا میں کیا کروں، تو اس نے ترکیب

بتائی کہ تم پانچ پاؤ گندم لے کر اسکو پانی سے پاک کرو پھر سورج میں اسکو خشک کر لو، پھر اگر ہو سکے تو ان مرد و عورتوں کو جو ظاہری اور باطنی نجاست سے پاک ہوں اور با وضوء ہو کر ہر دانہ پر ذکر صلوات کے ساتھ یا علی ادرکنی علیہ السلام کا ذکر کریں، جب تمام دانوں پر پڑھ لو تو اس کے بعد اسکو پاک و طاہر ہو کر چکی میں دلیا بناؤ، پھر مومنین و مومنات جو باطنی نجاست سے پاک ہوں انہیں کھلا دو، اور جس پر جادو و سحر ہوا ہے اسکو بھی کھلا دو خداوند اس سے یہ مشکل دور کر دے گا، تو اس خاتون نے ایسا ہی کیا جب بچی نے اسکو تناول کیا تو اس سے جادو جاتا رہا، ابھی خداوند متعال نے اسکو دو فرزند عطا فرمائے ہیں، یہ بندے کے عینی مشاہدے سے بات گذری ہے۔(۲۶)

نور آدم اور صلوات

بعض کتب میں یہ واقعہ نقل ہے کہ جب ملائکہ کو حضرت آدمؑ کے علم کا یقین ہو گیا، تب انہوں نے اسکی اطاعت کو دل سے قبول کیا تو وہ ہمیشہ حضرت کے چہرے پر نگاہ کرتے تھے تو صلوات کا شور، انکے درمیان بلند ہو جاتا جب حضرت آدمؑ نے یہ مسلسل دیکھا تو سوال کیا تم میری پیشانی پر نگاہ کرتے ہو اور بے ساختہ صلوات تمہاری زبانوں پر جاری ہو جاتی ہے، اسکی کیا وجہ ہے تو انہوں نے جواب دیا آپؑ کی پیشانی سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جسکو دیکھتے ہی بے ساختہ ہی ہماری زبانوں پر صلوات کا ذکر ظاہر ہو جاتا ہے، جب رسالت مآبؐ کی ولادت ہوئی تو حکم ہوا ملائکہ جس نور کو تم نے آدمؑ کی پیشانی پر دیکھا تھا وہ اب زمین پر ظاہر ہو چکا ہے، جس پر صلوات بھیجنے سے میری مخلوق بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہیں گے اور اسکی برکات سے بہرہ مند ہوں گے۔(۲۷)

شفاعت کی قیمت اور صلوات

حکمت صلوات کو بیان کرتے ہوئے بعض نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام کا بھیجنا شفاعت کی قیمت ادا کرتا ہے ہر شخص جتنی ہی قیمت ادا کرے گا اتنی ہی شفاعت پائے گا، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام امت کے والدین ہیں "انا و انت ابواء ھذہ الامۃ" اور والدین کا حق ادا

Presented by www.ziaraat.com

کرنا ہر ایک پر واجب ہے تا کہ وہ بھی آپ پر حق والدین (شفاعت روز قیامت) ادا کریں۔ (۲۸)

سونے کی انگلیاں اور صلوات

علمائے اہل سنت میں سے کسی نے اسکو نقل کیا ہے کہ شیخ غیثمہ کو اسکی وفات کے بعد دیکھا کہ اسکی انگشت شہادت اور انگوٹھے پر سونے کے پانی سے کچھ لکھا ہوا تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے، کہا کہ جب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھتا تھا تو اسکے ساتھ (صل اللہ علیہ وآلہ وسلّم کثیراً کثیراً کثیراً) لکھتا تھا اس مبالغہ کی وجہ سے اور جب بھی میں انکا نام لکھتا تھا، لیکن میں انکی ذات پر صلوات نہیں بھیجتا تھا، تو ایک مرتبہ میں آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا تو ان نے مجھ سے منہ پھیر لیا، اس طرح کا واقعہ تین مرتبہ پیش آیا، تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کیا تقصیر ہوگئی ہے؟ فرمایا: تو جب میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر صلوات کیوں نہیں بھیجتا، اس دن سے میں جب بھی آنحضرتؐ کا نام لکھتا تھا صلوات بھیجتا تھا اسکے صدقے میں میری یہ انگلیاں سونے کی ہوگئیں۔ (۲۹)

اسم محمدؐ واحمدؐ اور صلوات

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا آقا! آپکا اسم گرامی محمدؐ واحمدؐ کیوں ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: کیونکہ زمین کی مخلوق، میری حمد وثناء (صلوات پڑھنا) کرتی ہے اسی وجہ سے مجھے (محمدؐ) کہا گیا اور آسمان کی مخلوق زمین کی مخلوق سے زیادہ میری حمد وثنا (صلوات پڑھنا) کرتی ہے اسی وجہ سے مجھے (احمدؐ) کہا گیا ہے۔ (۳۰)

صلوات اور قوم بنی اسرائیل

آیہ کریمہ: "اذ قال موسیٰ لقومه ان الله يأمركم ان تذبحو بقرة (سوره البقره، ۶۷)

کی تفسیر میں امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کی قوم میں جب ایک شخص کو قتل کر دیا گیا، تو اس کا قاتل معلوم نہیں ہوسکا تو حضرت موسیٰ کے پاس آئے کہ خداوند متعال سے پوچھ کر بتائیں کہ اس کا قاتل کون ہے؟ جب حضرتؑ نے سوال کیا، تو حکم ہوا ایک مخصوص شرائط والی گائے کو ذبح کرو جب اسکو تلاش کیا گیا تو پوری قوم اسرائیل میں ایک گائے ملی جو ایسے شخص کے پاس تھی،

جس کو خداوند متعال نے خواب میں الہام کر دیا تھا کہ وہ محمدؐ وعلیؑ وآل علی (ائمہ معصومین علیہم السلام) پر درود صلوات کو پڑھا کرے اور وہ اس پر کاربند تھا، پابندی سے عمل کرتا تھا، جب یہ واقعہ ہوا تو پھر اسے خواب میں الہام ہوا کہ تیرے پاس تیری اس گائے کے خریدار آئیں گے، تم اپنی والدہ گرامی سے مشورہ کر کے فروخت کرنا ہے تا کہ تیرے اس عمل کی زحمت کا اجر، دنیا میں بھی دیا جائے، صبح ہوئی؛ قوم بنی اسرائیل کے معتبر لوگ جمع ہو کر اسکے گھر میں آئے کیونکہ جس گائے کی تلاش میں وہ تھے وہ صرف اسی کے پاس تھی، تب انہوں نے کہا! ہم تیری گائے کے خریدار ہیں اسکی کیا قیمت ہے؟ کہا: اسکی دو دینار قیمت ہے بشرطیکہ میری والدہ گرامی اجازت دے دے، انہوں نے جواب دیا ہم ایک دینار دیں گے، جب اسکی ماں کو بتایا گیا تو اس نے کہا! میں اس کو چار در ہم میں فروخت کروں گی، تو وہ دو دینار پر راضی ہوگئے لیکن اسکی والدہ نے ایک دم (100) دینار قیمت لگا دی تو وہ (50) دینار پر راضی ہوئے، یہاں تک کہ قیمت میں چڑھاؤ آتا گیا اور قیمت یہ قرار پائی کہ اس گائے کی جلد کو دیناروں سے بھر دیں گے، اس نے گائے کو ان کے سپرد کر دیا انہوں نے اس کو ذبح کر کے اس کی دم کی ہڈی کو اس مقتول شخص کے ساتھ لگایا جس طرح ان کو حکم دیا گیا تھا، لیکن وہ زندہ نہیں ہوا، جب یہ شکایت لے کر حضرت موسیٰؑ کے پاس حاضر ہوئے کہ مردہ زندہ نہیں ہوا، پھر انہوں نے خداوند متعال سے سوال کیا؟ بارالہا! یہ مردہ زندہ نہیں ہوا؟ حکم آیا: کیا تم نے اس گائے کی قیمت ادا کر دی ہے! جب تک قیمت نہیں ادا کرو گے تو اس کے مالک نہیں بن سکتے ہو تو کس طرح تم پر حلال ہوگی، اس نے اسکی پوست وجلد کو بھرنا شروع کیا ادھر خداوند متعال نے اس جلد میں اتنی وسعت دی کہ قوم بنی اسرائیل کے پاس جو زر ودولت تھی اس میں آگئی، پھر انہوں نے جب اسکے گوشت کو مقتول شخص کے ساتھ لگایا تو وہ زندہ ہوگیا اور اس نے کہا! مجھے چچا زاد بھائیوں نے اس حسد سے کہ میں نے فلان لڑکی سے شادی کرنا ہے، قتل کیا ہے اور مجھے دوسرے محلے میں قتل کر کے پھینک دیا تا کہ اس کا دیہ بھی یہی لوگ حاصل کریں، حضرت موسیٰؑ نے اس قتل کے جرم میں انکو پھانسی پر لٹکا دیا اور اس صاحب گائے کو خداوند متعال نے اس

Presented by www.ziaraat.com

صلوات کی برکت سے (پچاس لاکھ) اشرفیاں عطا فرمائیں، بنی اسرائیل کی قوم میں یہ بات ہر ایک کے منہ میں تھی، کہ یہ کیا عجیب بات ہے کہ اگر خدا نے مردے کو زندہ کرنا ہی تھا تو زندہ فرما دیتا، فلاں شخص کو مالدار اور غنی کرنے کا کیا مقصد تھا اور پوری قوم کی پونجی اسکو دینے میں کیا مصلحت تھی؟ تو اس وقت خداوند نے حضرت موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہو کہ جو شخص بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے گا، اسکو دنیا میں بھی غنی کریں گے اور بہشتی محل عطا کریں گے، ادھر یہ گائے کا مالک اتنا مالدار ہوگیا کہ اس سے یہ مال سنبھالنا مشکل ہوگیا یہ حضرت موسیٰؑ کے پاس حاضر ہوا آقا! میں اس کی حفاظت کس طرح کروں تو اس وقت حضرتؑ نے فرمایا: جس کے صدقے میں تجھے مال ملا ہے اسکی پابندی کرو اسکے صدقے میں مال میں برکت ہی ہوگی اور محفوظ بھی رہے گا، اور جو شخص زندہ ہوا خداوند متعال نے اسکو ۱۳۰ سال زندگی عطا فرمائی کہ اس میں وہ ضعیف نہیں ہوگا اور اپنی زوجہ سے آخری عمر تک استفادہ کرتا رہے گا، اس طرف پوری قوم کا مال و دولت ہاتھ سے چلا گیا تھا یہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا: ہم کیا کریں؟ فرمایا: کیا ابھی تک تمہیں یقین نہیں ہوا کہ محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کے صدقے میں یہ ساری کائنات خلق ہوئی اور آیت کریمہ بقرہ: ۷۲ "اذ قتلتم نفساً فادارتم فیها" اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ (۳۱)

صلوات اور منکر ونکیر

شبلی کہتا ہے: میرا ایک ہمسایہ تھا جو انتقال کر چکا تھا اس کو میں خواب میں دیکھا، اس سے میں نے برزخ کے احوال کا سوال کیا؟ اس نے کہا: اے شیخ! جب مجھے قبر میں لٹا دیا گیا، میں نے بہت ہی رنج و دکھ دیکھے، قبر میں جاتے ہی میری زبان نے کام کرنا چھوڑ دیا منکر ونکیر مجھ سے سوال کرتے ہیں، میں جواب نہیں دے سکتا تھا، میں نے اپنے آپ سے کہا! میں تو مسلمان تھا! اور یہ دونوں فرشتے کتنے غضب اور سختی سے مجھ سے سوال و جواب کر رہے ہیں، اچانک میں نے ایک خوبصورت اور اچھی خوشبو والے کو دیکھا کہ جو میری قبر میں داخل ہوا، وہ ان دو فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا اور مجھے آرام سے بتایا کہ تم انکو اس طرح جواب دو، میں نے جواب دینے کے بعد ان سے سوال کیا کہ تم کون ہے؟ تم

پر رحمت خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو، مجھے اس مصیبت سے نجات دلوائی ہے، تو اس نے جواب دیا میں وہ صلوات ہوں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر بھیجی تھی اور کہا جہاں تجھے مشکل و پریشانی ہو مجھے بلا لینا (۳۲)

صلوات میں حضرت ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ کے ذکر کی وجوہات

اس بارے میں مختلف توجیہات کی گئی ہیں شیخ طبرسی نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے کہ مشبہ اور وجہ شبہ کو مختلف انداز و طریقوں سے بیان کیا گیا ہے اور ان کے علاوہ علمائے فریقین نے بہت ہی وجوہات ذکر کی ہیں، بعض نے آیہ کریمہ "رحمة الله وبركاة عليكم اهل البيت انه حميد مجيد" (سورہ ہود ۲۳) اس میں جو تشبیہ ہے وہ ناقص کی کامل سے تشبیہ سے مراد نہیں ہو سکتی بلکہ غیر معروف کی حالت کو معروف کے ذریعے بیان کیا گیا ہے، یہ مسلم بات ہے کہ خداوند متعال نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا ہے وہی (محمدؐ وآل محمد علیہم السلام) انکی اہل بیت ہیں، لیکن بعض نے تشبیہ کو وجہ شبہ میں مشارکت ہونے کی وجہ بیان کی ہے اور آیت کریمہ کے ذیل میں قرار دیا ہے: "انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده" (سورہ نساء، ۶۲) تمام انبیاء نفس وعین وحی میں مشارکت رکھتے ہیں اگرچہ طرق وحی مختلف ہیں، یعنی اصل صلوات ایک ہے فرق صرف افضل و اشرف میں ہو سکتا ہے بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ آباء واجداد کے احترام کو باقی رکھتے ہوئے (حضرت ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ) کو صلوات میں ذکر کیا ہے جسطرح آیت کریمہ میں ارشاد ہے: "واذكروا الله كذكركم آبائكم" (سورہ بقرہ آیت ۲۰۰) بعض نے ایک قصہ کو ذکر کیا ہے، کہ جب حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہونے لگا، تو انہوں نے خداوند متعال سے دعا کی خدایا میرے ذکر خیر کو امت مرحومہ کی زبان پر جاری فرما اور یہ جملہ کہا "واجعل لى لسان صدق فى الآخرين" (مریم. ۵۰) خداوند متعال نے انکی دعا کو قبول فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام کی صلوات میں بھی حضرت ابراہیمؑ کے ذکر کا بھی حکم دیا، بعض علماء نے یہ واقعہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لیے تشریف لائے تو حضرت ابراہیمؑ سے سوال کیا! کیا آپؑ کے دل میں کوئی آرزو باقی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میرا جی چاہتا تھا، قیامت

Presented by www.ziaraat.com

تک اس رب العزت کی نماز پڑھوں اور اسکی عبادت کرتا رہوں یہ حسرت دل میں لے کے جا رہا ہوں !حکم آیا، اے ابراہیمؑ! میں اپنے حبیب کی امت کو حکم دوں گا، کہ ہر صلوات میں تیرا ذکر کریں تا کہ تیری یہ حسرت بھی پوری ہو جائے، اسی وجہ سے صلوات میں (حضرت ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ) کا ذکر ہے، بہر حال اس میں مفصلاً اور مستقل طور پر تحقیق کی ضرورت ہے خداوند متعال اہل بیت علیہم السلام کے صدقے میں توفیق عطا فرمائے تا کہ اس میں تحقیق کر سکیں (۳۳)

حضرت داود علیہ السلام کا ذکر

اس واقعہ کو ملا حسین کاشفی کتاب (جواہر التفسیر) میں نقل فرماتے ہیں: بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ ایک دن حضرت داؤد علی نبینا و آلہ نے خداوند متعال سے مناجات کی تو اپنی مناجات میں یوں کہا:

«یا الله ابراهیمؑ ویا الله اسماعیلؑ ویا الله اسحاقؑ ویا الله یعقوبؑ ویا الله یوسفؑ ویا الله موسیٰؑ ویاالله هارونؑ»

اسی طرح ہر ایک نبی کا نام لے کر ذکر کر رہے تھے، کہ حکم ہوا: اے داوؑد! تو کیا چاہتا ہے؟ تو عرض کی: بار الہا! مجھ پر احسان فرما اور ایسا راستہ بتا، کہ میں جلدی اپنے مقصد کو پہنچ جاؤں، تو ارشاد ہوا کہ مجھے (اللّٰھم) سے خطاب کیا کرو کیونکہ میرے اس نام میں تمام اسماء الحسنیٰ آجاتے ہیں، (اسکی تفصیل کو کتاب التوحید باب ۳۱ ص ۲۳۰ میں شیخ صدوقؒ نے (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے حروف کے معنی میں مفصل بیان فرمایا ہے، اسی طرح جلاء الافہام ج ص ۲۷ میں مفصل بحث (اللّٰھم اور یا اللہ) کے بارے میں ذکر ہوئی ہے) اس سلسلے میں وہاں رجوع فرمائیں! اس واقعہ کو ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بعد میں جو احادیث آنے والی ہیں وہ "لفظ اللّٰھم" سے شروع ہوتی ہیں، تا کہ ہمارے قارئین کے لئے معلوم ہو سکے کہ "لفظ اللّٰھم" کو ہر دعا سے پہلے (اللھم) کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟! (۳۴)

عذاب قبر اور صلوات

محترم حجۃ الاسلام فرحزاد نے اپنی ایک تقریر میں عارف بزرگ مرحوم آیۃ اللہ بہاء الدینی سے بات منسوب کرتے ہوئے فرمایا، کہ آغا نے ایک شخص کو، جو انتقال کر چکے تھے، خواب میں دیکھا تو وہ بہت ہی مشکل اور پریشانی میں تھے، تو آغا! نے ان کے لئے صلوات کے ورد کرنے کا حکم دیا، تا کہ اسے ہدیہ کیا جائے، پھر دوبارہ جب اس کو خواب میں دیکھا تو وہ بہت خوشحال تھا، اس نے کہا: آغا وہی صلوات کی برکت

تھی، جو آپ نے مجھے ہدیہ کی، جس سے مجھے یہ خوشی نصیب ہوئی ہے اور قبر کا عذاب ٹل گیا ہے (۳۵)

مریضہ کی صحت یابی

شہر اصفہان کا واقعہ ہے، کہ ایام فاطمیہ کی مجالس ہو رہی تھیں، ایک دوست کی بیوی مریض تھی، میں نے فون کیا، دوست سے بات ہوئی تو اسکی زوجہ نے فون لے کر کہا، میرے لئے دعاء کرو کہ خدا! یا تو شفاء دے یا موت دے، بہت تاکید کر رہی تھی، اچانک مجھے یاد آیا کہ آج رات (حسینیہ ابوالفضلؑ) میں مجالس فاطمیہ کا پروگرام ہے، میں پابندی وقت کے ساتھ وہاں پہنچ گیا، اور ذاکرین حضرات سے درخواست کی کہ اس مریضہ کی شفاء یابی کیلئے دعاء کریں، اور میں نے (۵۳۰) مرتبہ صلوات کے ورد کرنے کی گزارش کی، تقریباً اس (2000) کے مجمع نے مل کر جب صلوات پڑھی، تو عجیب سا روحانی سماں تھا، قبولیت کے آثار نظر آنے لگ گئے، دوسرے دن میں نے جب فون کیا، تو اسی نے اٹھایا، فوراً اس نے کہا کہ خدا نے مجھے شفاء عنایت فرمائی ہے، میں نے جب اس سے تفصیل پوچھی، تو اس نے بتایا، رات ۵، ۱۱ کا وقت تھا، کہ بی بی سیدہ کونین علیہا السلام خواب میں تشریف لے آئیں، اور حکم دیا، کہ تم ٹھیک ہو، اٹھو گھر کا کام کرو، یہ وہی وقت تھا، کہ جس وقت ہم دعا مانگ رہے تھے، (۳۶)

حوالہ جات........

(۱). نقل از مهدی پور، (۲) خزینة الجواهر، ص ۵۸۹ (۳). لمعات الانوار، ص ۵۱ (۴). لمعات الانوار: نقل از غرائب الحکایات (۵). فضیلت صلوات، ص ۱۷۱ (۶). خزینة الجواهر فی زینة المنابر، ص ۵۸۷. جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، ص ۲۳۶ (۷). فوائد الصلوات، ص ۴۹ (۸). نقل از مهدی پور (۹) احقاق الحق، ج ۹، ص ۶۴۰. خزینة الجواهر، ص ۵۸۸. تفسیر روح البیان، ج ۹، ص ۲۳۵ (۱۰) نقل از آقای رحیمی (۱۱) نقل از آقای رحیمی (۱۲). فوائد الصلوات ص 59، شرح صلوات مقدم، ص ۶۴ (۱۳). شرح و فضایل صلوات، ص ۱۵۸ (۱۴) فضیلة الصلوات، ص ۱۶۳ (۱۵). امالی صدوق، ج ۳، ص ۴۳۷، باب خواص الصلوات (۱۶) نقل از محقق داماد آیة الله گلپایگانی (۱۷). فوائد الصلوات، ص ۱۵۴ (۱۸). دار السلام، ج ۲، ص ۱۳۲ (۱۹). دار السلام،

Presented by www.ziaraat.com

ج ۲ ، ص ۱۳۳ (۲۰). فضیلة الصلوات ، ص ۹۲ (۲۱) داستانهای شگفت ، ص ۲۰۳ (۲۲). داستانهای جالب از سید حسن صحفی ، ص ۲۲۶ (۲۳). نقل از آقای شرعی، (۲۴) ذخیرة العباد (فاضل بسطامی) ، ص ۲۳۰ (۲۵).نقل از آقای ستوده یزدی(۲۶) مولف کا عینی مشاهده (۲۷) شرح فضائل وصلوات ،ص ۵۰ (۲۸).احقاق الحق :ج۱۰،ص۵۱۸و۵۱۹.بحارالانوار :ج۳۶، ص ۳۴۲باب ۳۸ (۲۹).شرح فضائل صلوات :ص ۵۰ (۳۰).احقاق :ج۱۵،ص۵۱۸.بحار:ج۳۶،ص۹،ح۱۱.ج۶۹،ص۳۴۳باب ۱۳۸ (۳۱) .تفسیر برهان: ج ۱، ص۱۰۸ و تفسیرالامام العسکری،ص۲۷۳ (۳۲).شرح وفضائل صلوات :ص ۶۲ (۳۳) .جلاء الافهام:ص۲۴۶ (۳۴) .شرح وفضائل صلوات :ص ۱۷۲ (۳۵)شرح فضائل :ص ۱۴۹ (۳۶) نهضت فاطمیه سلام اللہ علیہا ،ص۵۰۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیش لفظ صحیفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال الکریم: ادعونی استجب لکم... خداوند متعال کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں یہ اجازت عنایت فرمائی ہے کہ ہم اس سے راز و نیاز کریں اور اپنی حاجات کو اس کے سامنے بیان کریں یہ دعا اس کی طرف سے رحمت اور احسان کا دستر خوان ہے۔ جس کو اس نے اپنی مخلوق کے سامنے بچھا دیا ہے۔ امام سجاد علیہ السلام اپنی پندرہ مناجات کی تیرھویں دعا میں فرماتے ہیں: "ومن اعظم النعم علینا جریان ذکرک علی السنتناء اذنک لنا بدعاک"

اے پروردگار یہ تیری بہت بڑی نعمتیں ہیں جو ہماری زبانوں پر جاری ہوتی ہیں کہ تو نے ہمیں اجازت فرمائی ہے کہ ہم دعا کریں اور تیرا ذکر اپنی زبان پر لائیں۔ دوسرے مقامات پر خود خالق آسمان و زمین سرچشمہ فیض و کمالات اپنے ضعیف و ناتوان بندہ کو دعوت دے رہا ہے: "ادعونی استجب لکم" اپنی دل کی باتوں کو میرے سامنے رکھو تا کہ میں تمہارا جواب دے سکوں یہ کتنا ہمارے لئے قابل فخر ہے کہ اس کے اس حکم پر لبیک کہیں، اسی دعا کے بارے میں قرآن مجید میں اور جگہ پر ارشاد ہوتا ہے: "قل ما یعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم" اے پیغمبرؐ اپنی امت کو کہہ دو اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو تمہارا پروردگار تمہاری پرواہ نہ کرتا۔ خداوند متعال اور مقام پر دعا سے دور رہنے والوں کو متکبرین میں سے شمار کر رہا ہے:

"انّ الذین یستکبرون ان عبادتی سیدخلون جھنم داخرین"

"جو لوگ میری عبادت (دعا مانگنے) کو انجام دینے میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہونگے" امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اس عبادت سے مراد دعا ہے، ایک شخص نے حضرتؑ سے سوال کیا! ایّ العبادہ افضل ؟ کون سی عبادت افضل ترین ہے؟! حضرت اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

"ما من شیٔ افضل عنداللہ عزّوجل من ان یسأل ویطلب مما عندہ وما احدٌ ابغض الی اللہ عزّوجل ممن یستکبر عن عبادتہ ولا یسأل ما عندہ"

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے بہتر شی اور کوئی نہیں کہ ذات اقدس کا انسان، سوالی بنے اور اس

سے زیادہ مبغوض شی کوئی نہیں، کہ اسکی عبادت سے انکار کرے اور تکبر کرے اور اس سے کچھ طلب نہ کرے، ابن عمار نقل کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی آقا! دو شخص مسجد میں اکٹھے داخل ہوئے لیکن ایک نے قرآن مجید کی تلاوت زیادہ کی اور دوسرے نے طلب دعا زیادہ کی! تو کس نے عبادت زیادہ انجام دی؟ حضرت نے فرمایا: دونوں نے نیک اور اچھا کام انجام دیا، پھر اس نے عرض کی کہ آقا! ان میں بہترین عمل کس کا تھا، تو پھر امامؑ نے فرمایا: کہ دعا مانگنا افضل ترین عمل ہے؛ کیا آپ نے نہیں سنا: پھر انہوں نے آیت کریمہ "انّ الذین یستکبرون" کی تلاوت فرمائی! دوسری اور روایت میں ہے، کہ برید نے امام باقر علیہ السلام سے سوال کیا: "فانھا افضل کثرۃ القراۃ او کثرۃ الدعا"؟ ان میں سے کون سی عبادت افضل ہے تو حضرت نے فرمایا: کثرۃ الدعا افضل زیادہ دعا کرنا افضل ہے، تو پھر حضرت نے فرمایا کیا تم نے یہ نہیں سنا: قل ما یعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم، دعا کے لئے بھی شرائط ہیں، جو دعا کی استجابت میں مؤثر ہیں ان میں سے ایک ذکر صلوات ہے اگر انسان ابتدا و آخر دعا کو ذکر صلوات سے شروع اور ختم کرے تو حتماً اسکی دعا قبول ہوتی ہے، کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اذا دعا احدکم فلیبد بالصلاۃ علی النبیؐ، فانّ الصلاۃ علی النبیؐ مقبول ولم یکن اللہ لیقبل بعض الدعا ویرد بعض؛ امام فرماتے ہیں کہ اپنی دعا کو ذکر صلوات سے شروع کریں کیونکہ صلوات خدا کے نزدیک دعائے مقبولہ میں سے ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا آدھی دعا کو قبول کرے اور آدھی کو رد کر دے؛ کیونکہ دوسری روایت میں ارشاد ہوتا ہے: لا یزال الدعا مھجوباً حتیٰ یصلی علی محمدؐ و آل محمدؐ: دعا درگاہ الٰہی میں کوئی قیمت نہیں رکھتی مگر یہ کہ دعا کرنے والا پیغمبر اسلامؐ اور اہل بیتؑ پر صلوات نہ بھیجے، جس طرح کائنات پر جو برکات نازل ہوتی ہیں اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہل بیت علیہم السلام کے صدقے سے تمام مخلوقات کو فیض ملتا ہے، جو مبدأ فیض سے فیض حاصل کر کے کائنات کو دیتے ہیں کیا ان پر صلوات سے دعا قبول نہ ہوگی۔

روزی رسان خدا است — ولکن کلید رزق در دست بکفایت آل محمدؐ است

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای شیخ محمد ظریف خراسانی

مدرسہ الامام المہدی قم المقدسہ

Presented by www.ziaraat.com

حصہ چہارم

صحیفہ سجادیہ کی دعائیں اور صلوات

(۱) دعأ: ۲۔ دعاؤہ صلواۃ علی محمدٌ وءِ آلہٗ

رسالت گرامی ﷺ پر دُرود و سلام

یہ پوری دُعا ہی آنحضرت ﷺ پر صلوات کے بارے میں ہے، (صحیفہ میں رجوع کیا جائے)

(۲) دُعا: ۵۔ دعاؤہ لنفسہ و خاصّتہ

آپ کی دُعا اپنے لئے اور اپنے چاہنے والوں کے لئے:

۞ یا من لا تنقضی عجآئب عظمتہ صلّ علیٰ محمّدٍ وءِ آلہ وَسلّمَ و احجُبناعنْ الا لحادِ فی عظمتِکْ ۞ اے پروردگار جس کی عظمت کے عجائب تمام ہونے والے نہیں ہیں محمد ﷺ وآلِ محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنی عظمت کے بارے میں کج فکری سے محفوظ رکھ ۞ ویا من لا تنتھی مُدَۃ مُلکِہِ صَلّ علیٰ محمّدٍ وءِ آلہ وَسلّم واُعتقْ رقا بَنا من نقیمتک ۞ اے وہ کہ جس کی شاہی اور فرمانروائی کی مدت ختم ہونے والی نہیں، تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور اس کی آل علیہم السلام پر اور ہماری گردنوں کو اپنے غضب اور عذاب (کے بندھنوں) سے آزاد رکھ ۞ ویا من لا تفنیٰ خزائنُ رحمتہِ صلّ علیٰ محمّدٍ وءِ آلہ واجعل لنا نصیباً فی رحمتک ۞ اے وہ جس کی رحمت کے خزانے ختم ہونے والے نہیں محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اپنی رحمت میں ہمارا بھی حصہ قرار دے ۞ ویا من تَنْقَطعُ دون رویتہِ الا بصار صلّ علیٰ مُحمّدٍ وءِ آلہٗ وَسلّم وادننا الیٰ قربک ۞ اے وہ کنزِ مخفی! جس کی ذات تک نگاہوں کی رسائی نہیں ہے، محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنی بارگاہ کے قریب تر کرلے ۞ ویا من تُصغّر عند خطرہ

الاخطار صلّ علیٰ مُحمّدٍ وءِ آلہ و کرّمنا علیکَ ۞ اور اے وہ جس کی عظمت کے سامنے تمام عظمتیں حقیر ہیں محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں صاحب عزت و کرامت بنا دے ۞ ویا من تظھر عندہ بواطن الاخبار صلّ علیٰ مُحمّدٍ وءِ آلہ و لا تفضحنا لدیک ۞ اور اے وہ جس کے سامنے پوشیدہ خبریں بھی نمایاں ہیں محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنی بارگاہ میں رُسوا نہ کرنا ۞ اللّٰھم صلّ علی محمّد وءِ آلہ واکفنا حدّ نوآئب الزّمان وشرَّ مصائد الشیطان ومرارۃَ صولۃِ السُّلطان ۞ اے معبود! تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں زمانہ کے حوادث کی سختی اور شیطان کے ہتھکنڈوں کی فتنہ انگیزی اور سلطان کے قہر و غلبہ کی تلخ کلامی سے اپنی پناہ میں رکھ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنَّما یَکْتَفِي الْمُکْتَفُونَ بِفَضْلِ قوّتک فصلّ علی محمّدٍ وَءِ آلہ واکْفنا وانمّا یُعطی المُعطُون من فضل جدتکَ فصلّ علی محمّدٍ وءِ آلہ واعطنا وَانمّا یھتدی المھتلون بنورِ وجھک فَصلّ علی محمّد وءِ آلہ واھْدِ نا ۞ خدایا! بے شک مطمئن ہونے والی تیری قوت ہی کے فضل و کرم سے مطمئن ہوتے ہیں لہٰذا محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے کافی ہوجا اور یقیناً عطا کرنے والے تیری بخشش کے اضافہ سے عطا کرتے ہیں لہٰذا محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں بھی عطا فرمادے۔

(۳) دُعأ: ٦۔ دُعاؤہ عند الصباح والمساءِ:

دعائے صبح شام

۞ اللّٰھم صَلّ علی محمَّد وءِ آلہ وارزقنا حُسن مصاحبتہ و اعْصِمنا من سوءِ مفارقتہِ بِارتکابِ جریرۃٍ واقترافِ صغیرۃٍ او کبیرۃٍ... ۞ اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس دن کی اچھی رفاقت نصیب کرنا اور کسی خطا کے ارتکاب کرنے یا صغیرہ و کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے سے بچائے رکھنا ۞ اللّٰھم صلّ علی محمّدٍ وءِ آلہٗ واجعلہ ایمن یوم عھدناہ ۞ بارالہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور آج کے دن کو تمام گذشتہ دنوں سے زیادہ مبارک دن قرار دے ۞ اللّٰھم صلّ علی محمّدٍ وءِ آلہِ اکرصلیت

Presented by www.ziaraat.com

علی احد من خلقک ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جیسے ہر ایک پر رحمت نازل فرماتا ہے ایسی رحمت کثیر، جو ابھی تک کسی پر نہیں بھیجی ہو،

(۴) دُعا: ۷۔ دعاؤہ فی المھمّات

﴿مشکل ومصیبت کے وقت کی دُعا﴾

۞ لا ناصر لمن خذ لت فَصلّ علی مُحمّدٌ و ءآله وافتح لی یا رَبّ باب الفَرَج بطولک ۞ جسے تو نظر انداز کردے اسے کوئی مدد کرنے والا نہیں، رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور اپنی کرم نوازی سے میرے لئے آسائش کا دروازہ کھول دے۔

(۵) دُعأ: ۹۔ دعاؤہ فی الاشتیاق

﴿طلب مغفرت کی دُعا﴾

۞ اللّٰھم صَلّ علی محمّدٌ و ءآلہٗ وصیّرنا الی محبوبکَ من التوبه☆ اللّٰھم فصلّ علی محمّدٌ و ءآلہٗ واجعل ھمسات قلوبنا ۞ اے اللہ! رحمت فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور ہماری توجہ اس توبہ کی طرف مبذول فرمادے جو تجھے پسند ہے بارالہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور انکی آل علیہم السلام پر اور ہمارے خیالوں کو ثواب کی طرف مائل فرما۔

(۶) دُعأ: ۱۱۔ دعاؤہ بخواتم الخیر

﴿انجام خیر کی دُعا﴾

۞ صلّ علی محمّدٌ و آلہٗ و اشغل قلوبنا بذکرک عن کلّ ذکر ۞ رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر اور ہمارے دلوں کو اپنی یاد میں ایسے مصروف رکھ دے کہ کسی اور کی یاد کی طرف توجہ نہ کریں۔

(۷) دُعأ: ۱۲۔ دعاؤہ فی الاعتراف

﴿اعتراف گناہ اور طلب توبہ کی دعا﴾

۞ اللّٰھم صَلّ علی محمّدٌ و ءآل محمّدٌ وھب لی ما یجب علیَّ لکَ وعافنی ممّا استوجبه منکَ و اجرنی ممّا یخافه اھل الا سائة فانّک ملیٌّ بالعفو مَرجُوّ للمغفرة ۞ اے اللہ! رحمت

نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور تیرے جو حقوق میرے ذمہ عائد ہوتے ہیں انہیں بخش دے ،اور جس سزا کا میں مستحق ہوں اس سے معافی دے اور مجھے اس عذاب سے پناہ دے جس کے گنہگار مستحق ہیں اس لئے کہ تو معاف کردینے پر قادر ہے اور تجھ ہی سے مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے۔

(۸) دُعأ: ۱۳ دعاؤہ فی طلب الحوائج

﴿طلب حاجات کی دُعا:﴾

۞ اللّھم فصلّ علی محمّد و ءآله واحملنی بکر مک علی التفضّلولا تحملنی بعَدلک علی الاستحقاق ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اپنے کرم سے میرے ساتھ تفضّل واحسان فرما اور میرے استحقاق کو دیکھ کر عدل سے فیصلہ نہ فرما ۞ وصلّ علی محمّدٍ وآله صلواة دائمةً نامیةً لا انقطاع لأبدھا ولا منتھی لأمدھا واجعل ذالک عونا لی وسبباًلنجاح طلبتی انک واسعٌ کریم ۞ اور محمد ﷺ اور اسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما ایسی رحمت جو دائمی اور روز افزون ہو جس کا زمانہ ختم ہونے والا نہ ہو اور جس کی مدت بے پایاں ہو اور میرے لئے مددگار اور مقصد برآری کا ذریعہ قرار دے، بے شک وسیع رحمت کے وجُود وکرم کا مالک ہے۔

(۹) دُعأ: ۱۴ دعاؤہ فی الظلمات

﴿ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کی دُعا:﴾

۞ اللّھم فصلّ علی محمّد و ءآله وخُذ ظالمی و عدوّی عن ظلمی بقوتک ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور اپنی قوت وتوانائی سے مجھ پر ظلم ودُشمنی کرنیوالوں کو روک دے۔

(۱۰) دُعأ: ۱۶۔ دعاؤہ فی الاستقاله من ذنوبه

﴿گناہوں سے معافی کی دُعا﴾

۞ اللّھی فصلّ علی محمّد و ءآله ولا تعرض عَنّی وقد اقبلت علیک ولا تحرمنی ۞ خداوند! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور مجھ سے روگردانی اختیار نہ کر جبکہ میں تیری طرف متوجہ ہو چکا ہوں، اور مجھے ناامید نہ فرما۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۱) دعا: ۱۸ دعاؤه فی المحذورات

﴿شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دُعا:﴾

۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ واشغله عنّا ببعض اعداء ک واعصمنا منه بحسن رعایتک ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر اور اس (شیطان) کو ہمارے بہکانے سے دور رکھ اور اپنی نیک محافظت کے ذریعے محفوظ فرما ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ وخوّل سلطانه عنّا واقطع رجائه منّا ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر اور شیطان کے تسلط کو ہم سے ہٹا دے اور اسکی اُمیدیں ہم سے قطع فرما۔

(۱۲) دُعا: ۱۹ دعاؤه فی الاستسقاء

﴿طلب باران کی دُعا:﴾

۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآل محمّدٍ وارزقنا من برکات السمٰوات الارض اِنک علی کُلّ شئی قدیر ۞ بارالٰہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر ہمیں آسمان و زمین کی برکتوں سے بہرہ مند کر اس لئے کہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۱۳) دُعا: ۲۰ ۔ دعاؤه فی مکارم الاخلاق:

﴿پسندیدہ اخلاق کی دُعا:﴾

۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ وبلّغ بایمانی اکمل الایمان واجعل یقینی افضل الیقین ۞ بارالٰہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میرے ایمان کو کامل ترین ایمان کی حد تک پہنچا دے اور میرے یقین کو بہترین یقین قرار دے ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ واکفِنی مایشغلنی الاهتمام به ۞ بارالٰہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور مجھے ان کی مصروفیات سے جو عبادت میں مانع ہوں بے نیاز کر دے ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ ولا ترفعنی فی الناس درجة الا حططتنی عند نفسی مثلها ۞ بارالٰہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور لوگوں میں میرا درجہ جتنا ہی بلند کرے اتنا ہی مجھے خود اپنی نظروں میں پست کر دے۔

۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ ومتّعنی بهدی صالح لا استبدل به ۞ بارالٰہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور مجھے ایسی نیک ہدایت سے بہرہ مند فرما کہ جسے دوسری چیزوں سے تبدیل نہ کروں اور ایسے صحیح راستے پر لگا جس سے منہ نہ موڑوں ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآل محمّدٍ وابدلنی من بغضة اهل الشّنآن المحبّة ۞ بارالٰہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر میری نسبت کینہ توزی کرنے والوں کے کینہ کو محبت میں بدل دے ۞ اللّهم صلّ علٰی محمّدٍ وءآلهٖ ومتّعنی بالاقتصاد واجعلنی من اهل السّداد ۞ بارالٰہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام اور مجھے بے نیازی کا تاج پہنا اور متعلقہ کاموں کو احسن طریقے سے انجام دینے کی توفیق عطا فرما ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآله وتوّجنی بالکفایة وسُمْنی حُسن الولایة ۞ بارالٰہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام اور مجھے الفت عطا فرما اور اچھے دوستوں کی دوستی سے مالامال فرما ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ واکفنی مؤنة الاکتساب وارزقنی من غیر احتساب فلا اشتغل عن عبادتک ۞ بارالٰہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر اور مجھے کسب معیشت کے رنج و غم سے بے نیاز فرما اور بے حساب روزی عطا فرما تا کہ معاش میں الجھ کر تیری عبادت سے رُوگردان نہ ہو جاؤں ۞ اللّهم صلّ علی محمّدٍ وءآلهٖ کافضل ماصلّیت علی احدٍ من خلقک قبله وانت مصلٍّ علی احد بعدهٗ وء اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخره حسنة وقنی برحمتک عذاب النّار ۞ خدایا محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما وہ بہترین رحمت جو تو نے ان سے پہلے کسی بندہ پر نازل کی ہو یا ان کے بعد کسی پر نازل کرنے والا ہو اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور اپنی رحمت کے طفیل آتش جہنم سے محفوظ بنا دے۔

۞ نوٹ: ۔ دُعائے ۲۰ میں اکثر جملات صلوات سے شروع ہوتے ہیں اس بارے صحیفہ سے رجوع کیا جائے۔

(۱۴) دُعا: ۲۱ ۔ دعاؤه اذا حزنه الامر:

﴿غم کو دور کرنے والی دُعا﴾

۞ فصلّ علی محمّدٍ وءآله واجرهربی وانجح مطلبی ۞ پس تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میرے گریز کو اپنے دامن میں پناہ دے اور میری حاجت بر لا ۞ اللّهم

Presented by www.ziaraat.com

صلِّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ ولا تجعلنی ناسیا لذکرک فیما اولیتنی ۞ پس تو محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور جو تو نے عطا یا دیں ہیں ان کو فراموش نہ کرنے کی توفیق عطا فرما

۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ واجعلنی لھم قریبا واجعلنی لھم نصیرا ۞ پس تو محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما مجھے ان کا ہم نشین اور مددگار قرار دے۔

(۱۵) دُعا ۲۲۔ دعاؤہ عند الشدۃ:

﴿مشکلات کے وقت کی دُعا﴾

۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وخلّصنی من الحسد واحصرنی عن الذنوب.

۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور حسد سے نجات دے اور گناہوں کے ارتکاب سے روک دے ۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وارزقنی الرغبۃ فی العمل لک لآخرتی حتی اعرف صدق ذلک من قلبی ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور آخرت کے پیش نظر صرف اپنے لئے عمل کی رغبت عطا کر یہاں تک کہ میں اپنے دل میں اسکی سچائی کا احساس کرلوں ۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وارزقنی خوف غم الوعید وشوق ثواب الموعود حتی اجد لذۃ ما ادعوک نہ وکابۃ ما استجیر بک منہ ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور اندوہ وعذاب کا خوف اور ثواب آخرت کا شوق میرے اندر پیدا کردیتا کہ جس چیز کا تجھ سے طالب ہوں اس کی لذت اور جس سے پناہ مانگتا ہوں اس کی تلخی محسوس کرسکوں ۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وارزقنی سلامۃ الصدر من الحسد حتی لا احلاس خلقک علی شیء من فضلک ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور میرے سینے کو حسد سے پاک کردے تا کہ میں مخلوقات میں سے کسی ایک پر اس چیز کی وجہ سے جو تو نے اسے اپنے فضل وکرم سے عطا کی ہے حسد نہ کروں ۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وارزقنی التحفظ من الخطایا والاحتراس من الزلل فی الدنیا والآخرۃ فی حال الرضا والغضب ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور دنیا وآخرت کے امور میں خواہ خوشنودی کی حالت ہو یا غضب کی مجھے خطاؤں سے تحفظ اور لغزشوں سے اجتناب کی توفیق عطا فرما۔

(۱۶) دُعا ۲۳۔ دعاؤہ بالعافیہ:

﴿طلب عافیت کی دُعا﴾

۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ والبسنی عافیتک وجلّلنی عافیتک وحصنی بعافیتک واکرمنی بعافیتک واغننی بعافیتک ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر اور مجھے اپنی عافیت کا لباس پہنا اپنی عافیت کی ردا اوڑھا، اپنی عافیت کے ذریعے محفوظ رکھ، اپنی عافیت کے ذریعے عزت ووقار عطا فرما، اپنی عافیت کے ذریعے بے نیاز کردے۔

(۱۷) دُعا ۲۴۔ دعاؤہ لابویہ:

﴿والدین کے حق میں دُعا﴾

۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وذرّیتہ واخصُص ابویّ بافضل ما خصصت بہ آباء عبادک المؤمنین وامّھاتھم یا ارحم الرحمین ۞ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اوران کی اولاد پر اور میرے ماں باپ کو اس سے بڑھ کر امتیاز دے جو مؤمن بندوں کے ماں باپ کو تو نے عطا کیا ہے اے سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والے ۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ عبدک و رسولک واھل بیتہ الطاھرین واخصُصھم بافضل صلواتک ورحمتک وبرکاتک وسلامک ۞ خدایا! اپنے بندہ اور رسول ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ان کی اہل بیت طاہرین علیہم السلام پر بھی اور ان سب کو بہترین صلوات، رحمت، برکات اور سلام کے ساتھ مخصوص فرما۔

(۱۸) دعا ۲۶۔ دعاؤہ لجیرانہ:

﴿ہمسایوں اور دوستوں کے حق میں دُعا﴾

۞ اللّھم صلّ علی محمّدٍ وّ آلہٖ وتولّنی فی جیرانی وموالیّ العارفین بحقنا والمنابذین لاعدائنا بافضل ولایتک ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میری اس سلسلہ میں بہترین نصرت فرما کہ میں اپنے ہمسایوں اور ان کے دوستوں کے حقوق کا لحاظ رکھوں جو ہمارے حق کو پہچاننے والے اور ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں ۞ اوجب لھم ما اوجب

Presented by www.ziaraat.com

لحآمتی وازعی لهم ما ارعی لخآصّتی واللّهم صلّ علی مُحمّدً وءٰ آلهٗ وارزُقنی مِثلَ ذلک منهم ﴿﴾ اور جو چیزیں اپنے خاص قریبوں کے لیےذریعے ضروری سمجھوں، ان (ہمسایوں) کیلئے بھی ضروری سمجھوں اور جو مراعات اپنے مخصوصین سے کروں وہی مراعات ان سے بھی کروں، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور مجھے بھی ان سے ویسے ہی سلوک کا روادار قرار دے۔

(۱۹) دُعأ: ۲۷۔ دعاؤہ لا ھل الثغور:

﴿سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کے لئے دُعا:﴾

☆ اللّھم صل علی محمدً و آلهٗ وحصن ثغور المسلمین بعز تک وا یَدحماتها بقوتک، بارالہا! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؑ پر رحمت نازل فرمااور مسلمانوں کی سرحدوں کی اپنی عزت کے ساتھ کی پاسداری فرمااور اپنی قوت کے ساتھ ان کی حفاظت کرنے والوں کی مدد فرما، ﴿﴾ اللّھمّ صلّ علی محمّدً عبدک ورسولک و ءٰ آل محمّدً صلوۃ عالیۃً علی الصلواتِ مُشرفة فوق التحیات صلوۃ لا ینتهی آمدها ولا ینقطع عَدَدَها کاتمّ ما مضیٰ من صلواتک علی احَدِ من اولیآئک انک المَنّان الحمید المُبدی ء المُعید الفعّال لّما تُرید ﴿﴾ خدایا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندہ اور رسول ہیں اور آل محمد علیہم السلام پر بھی وہ صلوات نازل فرما جو تمام صلواتوں سے بلند ہو اور تمام تجلیات میں سب سے نمایاں ہو، وہ صلوات جس کی مدت تمام نہ ہو اور جس کے عدد کا سلسلہ ختم نہ ہو، ایسی مکمل ترین صلوات جو تو نے ماضی میں کسی بھی ولی پر نازل فرمائی ہو کیونکہ تو بہترین احسان کرنے والا، قابل حمد، ایجاد کرنے والا، پلٹا کر واپس لانے والا اور اپنے ارادہ کے مطابق ہر عمل کو انجام دینے والا ہے۔

(۲۰) دُعأ: ۳۰۔ دعاؤہ فی المعونة علی قضاء الدین

﴿ادائے قرض کی دعا﴾

﴿﴾ اللھم صلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ وھب لی العافیه من دین تخلق به وجھی ویحارفیه ذھنی ﴿﴾ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور مجھے اپنے قرض سے نجات دے، جس سے میری آبرو پر حرف آئے اور میرا ذہن پریشان و پراکندہ رہے۔

(۲۱) دُعأ: ۳۱۔ دعاؤہ بالتوبه: ﴿توبہ کی دُعا﴾

﴿﴾ اللّھم فصلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ والقنی بمغفرتک کما لقیتُکَ باقراری ﴿﴾ خداوندا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور اپنی مغفرت میرے شامل حال فرما کہ جس طرح میں (اپنے گناہوں کا) اقرار کرتے ہوئے تیری طرف متوجہ ہوا ہوں ﴿﴾ اللّھم صلّ علی محمّدً وءٰ آله واشفع فی خطایای کرمک وعد علیّ سیسئاتی بعفوک ﴿﴾ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور اپنے کرم و بخشش کو میری خطاؤں کا شفیع قرار دے اور اپنے فضل سے میرے گناہوں کو بخش دے

﴿﴾ اللّھم صلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ کما ھدیتنا به وصلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ کما استنقذ تنا به وصلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ صلاۃ تشفع لنایوم القیامة ویوم الفاقةِ الیک انک علی کل شیٔ قدیر وھو علیک یَسِیرٌ ﴿﴾ اے اللہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورانکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، جس طرح ان کے ذریعے ہمیں (گمراہی کے بھنور سے) نکالا ہے، تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت جو قیامت کے روز اور تجھے احتیاج کے دن ہماری سفارش کرے، اس لئے کہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کام تیرے لئے سہل و آسان ہے ﴿﴾ اللّھم فصلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ والقنی بمغفرتک کما لقیتُکَ باقراری ﴿﴾ خداوندا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور اپنی مغفرت میرے شامل حال فرما کہ جس طرح میں (اپنے گناہوں کا) اقرار کرتے ہوئے تیری طرف متوجہ ہوا ہوں ﴿﴾ اللّھم فکما امرت بالتوبة وضمنتَ القبول و حثت علی الدعاء ووعدت الاجابة فصَلّ عَلی مُحمَّدً وءٰ آلهٗ واقبل توْبَتِی ﴿﴾ خدایا! جب کہ تو نے توبہ کا حکم دیا ہے اور قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے اور دعا پر آمادہ کیا ہے اور قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے تو رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراسکی آل علیہم السلام پر اور میری توبہ کو قبول فرما۔

(۲۲) دُعأ: ۳۳۔ دعاؤہ لاستخارۃ ﴿دُعائے استخارہ﴾

﴿﴾ اللّھم انی استخیرُک بعلمک فصلّ علی محمّدً وءٰ آلهٗ واُقض لی بالخیرۃ ﴿﴾ بارالہا! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر و بہبود چاہتا ہوں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرمااور میری اچھائی کا فیصلہ صادر فرما۔

Presented by www.ziaraat.com

(۲۳) دُعا: ۳۵۔ دعاؤہ فی الرضا بالقضاء

﴿رضائے الٰہی پر راضی رہنے کی دُعا﴾

۞ اللھم صلّ علی مُحمّدٍ و آلہٖ ولا تفتنی بما اعطیتھم ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور اسکی آل علیہم السلام رحمت نازل فرما اور مجھے ان چیزوں سے جو دوسروں کو دیں ہیں ان سے مجھے پریشان و آشفتہ نہ ہونے دے ۞ اللھم صلّ علی مُحمّدٍ و آلہٖ وطیب بقضائک نفسی ووسع بمواقع حکمک صدری ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور انکی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے قضا و قدر پر شادمان رکھ اور اپنے مقدرات کی پذیرائی کے لئے میرے سینے میں وسعت پیدا کردے۔

(۲۴) دُعا: ۳۷۔ دعاؤہ عند سماع الرّعد

﴿آسمانی بجلی کی آواز سنتے وقت کی دُعا:﴾

۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ وانزل علینانفع ھذہ السحائب ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہم پر ان بادلوں کی برکت و رحمت نازل فرما۔

(۲۵) دُعا: ۳۸۔ دعاؤہ فی اعتذار

﴿حقوق العباد میں معذرت کرنے کی دعا﴾

فصلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واجعل ندامتی علی ما وقعتُ فیہ عن الزّلّاتِ وعزمی علی ترک مایعرض لی من السیئات توبۃ ۞ تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل عطا فرما اور ان لغزشوں سے جن سے میں دوچار ہوا ہوں میری پشیمانی کو اور پیش آنے والی برائیوں سے دست بردار ہونے کے ارادے کو توبہ قرار دے۔

(۲۶) دُعا: ۳۹۔ دعاؤہ فی طلب العفو: ﴿طلب عفو و رحمت کی دُعا﴾

۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واکسر شھوتی عن کلّ محرم وازو حرصی عن کلّ ماثم وامنعنی عن اذی کلّ مومن ومومنۃ و مسلم و مسلمۃ ۞ بارالہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہر حرام کام سے میری خواہش (کازور) توڑ دیا اور ہر گناہ سے میری حرص کا رخ موڑ دیا اور ہر مومن و مومنہ مسلم اور مسلمہ کی ایذا رسانی سے مجھے باز رکھ۔

(۲۷) دُعا: ۴۰۔ دعاؤہ عند ذکر الموت

﴿موت کی خبر سنتے وقت کی دُعا﴾

۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واکفنا طول الامل ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں طول طویل امیدوں سے بچا رکھ ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ وبارک لنا حلول دار البلی ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، مٹی کی تہوں اور بوسیدہ گھروں میں اترنے کو مبارک قرار دے

(۲۸) دُعا: ۴۱۔ دعاؤہ فی طلب السّترو الوقایۃ

﴿عیوب کی پردہ پوشی کرنے کی دعا﴾

۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ افرشنی مھاد کرامتک و اوردنی مشارع رحمتک ۞ بارالہا! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آلؑ پر اور میرے لئے اعزاز و اکرام کی مسند بچھادے، مجھے رحمت کے سرچشموں پر اتاردے

(۲۹) دُعا: ۴۲۔ دعاؤہ عند ختم القرآن ﴿ختم قرآن کی دُعا:﴾

۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واحطط بالقرآن عنا ثقل الاوزار ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور اسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور قرآن مجید کے وسیلہ سے ہماری گناہوں کا بھاری بوجھ ہمارے سر سے اتار دے ۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ وادم بالقرآن صلاح ظاھرنا ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور اسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور قرآن مجید کے ذریعے ہماری ظاہر کی ہمیشہ اصلاح فرما

وَاللھم صلّ علی محمّد و آل محمد واجبر بالقرآن خلتنا من عدم الاملاق وسق الینا بہ رغد العیش ☆ اے اللہ! محمد ﷺ اور اسکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور قرآن مجید کے ذریعے ہمارے فقر و بدحالی کو دور فرما ۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واجعل القرآن لنا فی ظلم اللیالی مونسا ومن نزغات الشیطان وخطرات الوساوس حارسا ۞ اے بارالہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور قرآن مجید کو رات کی تاریکیوں میں ہمارا مونس اور شیطان کے مفسدوں اور

Presented by www.ziaraat.com

دل سے گزرنے والے وسوسوں سے نگہبان قرار دے ۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ و اجعلنا ممّن یعتصمُ بحبلہ ویاویٰ من المتشابھات الی حرز معقلہ ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں سے قرار دے جو اسکی رسی سے وابستہ ہوں اور مشتبہ امور میں اسکی محکم پناہ گاہ کا سہارا لیتے ہوں ۞ فصلّ علی محمّدٍ و آلہٖ واجعل القرآن وسیلۃً لنا الی اشرف منازل الکرامۃ ۞ پس محمد ﷺ اور اس کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے لئے عزت و بزرگی کے مقامات تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دے ۞ اللھم صلّ علی محمّدٍ و آلہٖ وھوّن بالقرآن عند الموت علی انفسنا کَربِ السیاق وجھد الانین و ترادف الحشارج اذابلغت النفوس التراقی ۞ اے بارالہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اس قرآن مجید کے وسیلہ سے موت کے وقت جب جان گلے تک پہنچ جائے نزع کی اذیتوں، کراہنے کی سختیوں اور جان کنی کی لگاتار ہچکیوں کو ہم پر آسان فرما۔

(۳۰) دُعا: ۴۳۔ دعاؤہ اذانظر الی الھلال ﴿دُعا رویت ہلال﴾

۞ ان یصلّی علی محمدٍ و آلہٖ وان یجعلک ھلال برکۃ لا تمحقھا الایّام وطھارۃ لا تدنسھا الا ثام ھلال امن من الآفات ۞ اے بارالہا! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور تجھے ایسی برکت والا چاند قرار دے، جسے دنوں کی گردشیں زائل نہ کر سکیں اور ایسی پاکیزگی والا جسے گناہ کی کثافتیں آلودہ نہ کر سکیں، ایسا چاند جو آفتوں سے دور اور برائیوں سے محفوظ ہو ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ واجعلنامن ارضی من طلعَ ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور جن زمینوں پر یہ روشنی پھیلاتا ہے اس سے بڑھ ہمیں خوشحال فرما۔

(۳۱) دُعا: ۴۴۔ دعاؤہ لدخول شھر رمضان

﴿ماہ مبارک رمضان کے شروع کی دعا﴾

۞ اللھم صلّی علی محمّدٍو آلہٖ فی کلّ وقت و کلّ اوان وعلی کلّ حال عدد ما صلّیت علی من صلّیت علیہ واضعاف ذلک کلّہ بالا ضعاف التی لا یحصیھا غیرک انک فعّال لّما ترید ۞ خدایا محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام پر ہر وقت، ہر آن اور ہر حال میں اتنی رحمت نازل فرما، جس قدر تو

نے اپنے کسی بھی بندے پر نازل کی ہو اور پھر اسے اس قدر دگنا کر دے جسے شمار نہ کیا جا سکے، کہ تو جس چیز کا ارادہ کر لیتا ہے اسے پورا کرتا ہے ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ والھمنا معرفۃ فضلہ واجلال حرمتہٖ ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ہدایت فرما کہ ہم اس مہینے کے فضل و شرف کو حاصل کر سکیں ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ وقفنا فیہ علی مواقیت الصلوات الخمس بحدودھا الّتی حدّدت فروضھا الّتی فرَضتَ ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس میں نماز پنجگانہ کے وہ اوقات جو تو نے معین کئے ہیں ان سے آگاہی عطا فرما اور وہ واجبات جو تو نے اس میں فرض کئے ہیں ان سے آشنائی عطا فرما، ۞ ان تصلّی علی محمّدٍ و آلھواھلنا فیہ لما وعدت اولیائک من کرامتک ۞ کہ تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور جس عزت و کرامت کا تو نے اپنے دوستوں سے وعدہ کیا ہے اسکا ہمیں اہل بنا ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ وجنبنا الالحادَ فی توحیدک ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس چیز سے بچائے رکھ کہ تیری توحید میں کج روی اختیار کریں ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ واذا کان لک فی کل لیلۃٍ من لیالی شھرنا ھذا رقاب یعتقھا عفوک ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور جب اس مہینے کی راتوں میں ہر رات میں تیرے کچھ ایسے بندے ہوتے ہیں جنہیں تیرا عفو کرم آزاد کرتا ہے، ہمیں بھی ان بندوں میں سے قرار دے ۞ ال لھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ و امحق ذنو بنا مع امحاق ھلالہ ☆ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور چاند کے چھپ جانے کے ساتھ ساتھ ہمارے گناہ بھی ختم کر دے، ۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ و آلہٖ وان ملّنا فیہ فعدْ لنا ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اس مہینہ میں اگر ہم حق سے منہ موڑیں تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا دے

(۳۲) دُعا: ۴۵۔ دعاؤہ لوداع شھر رمضان

﴿وداع ماہ مبارک رمضان کی دعا﴾

۞ اللھم صلّی علی محمّدٍ نبیناو آلہٖ کما صلّیت علی انبیائک المرسلین وصلّ علیہ و آلہٖ

Presented by www.ziaraat.com

كما صلّيت على عبادک الصّالحين وافضل من ذلک يا ربُّ العالمين صلاةً تبلغنا بر كتها و ينا لنا نفعها و يستجاب لها دعآوء نا انک اكرم من رغب اليه واكفىٰ من توكّل عليه هواعطىٰ من سُئل من فضله وانت على كلّ شئ قدير ۞ محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے اپنے نیک کردار بندوں پر رحمت نازل کی، بلکہ اس سے بہتر اے عالمین کے پروردگار وہ صلوات جس کی برکتیں ہم تک پہنچ جائیں اور اس کا نفع ہمارے شامل حال ہو جائے اور اس کے بارے میں ہماری دعا مستجاب ہو جائے تو وہ بہترین ہستی ہے جس کی طرف توجہ کی جائے اور ان سب سے زیادہ کام آنے والا ہے جن پر بھروسہ کیا جاتا ہے اور ان سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے جن کے فضل وکرم کا سوال کیا جاتا ہے اور تو ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے ۞ فصلّ على محمّدٍ وءَ آله واسترنا بسترک واعف عنّى بعفوک ولا تنصبنا فيه لا عين الشّامتن ولا تبسط علينا فيه السن الطّاغين ۞ تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اپنے پردہ میں ڈھانپ لے اور اپنے عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے معاف کر دیا اور ایسا نہ ہو کہ اس گناہ کی وجہ سے طنز کرنے والوں کی آنکھیں مجھے گھوریں اور طعنہ زنی کرنے والوں کی زبانیں ہم پر کھلیں ۞ اللهم صلى علىٰ محمّدٍ وءَ آله واجبر مصيباً بشهرنا وبارک لنا في يو م عيدنا و فطرنا ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اس مبارک مہینے کے چلے جانے سے جو کمی واقع ہوئی ہے اسکو پورا فرما اور عید کے دن کو اور روزہ کے اختتام کو ہمارے لئے مبارک قرار دے ۞ اللهم صلّى علىٰ محمّدٍ وءَ آله واكتب لنا مثل اجور من صا مه اوتعبدلک فيه الىٰ يو م القيا مة ۞ اے اللہ تو محمد ﷺ اور انکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور جو لوگ روزِ قیامت تک اس ماہ کے روزے رکھیں یا تیری عبادت کریں ان کے اجر و ثواب کی مانند ہمارے لئے اجر و ثواب عطا فرما۔

(۳۳) دُعأ: ۴۶۔ دعاؤہ للعيدين والجمعه

عیدین اور جمعہ کے دن کی دعا

۞ فصّل على محمّدٍ وءَ آله واسمع نجواى واستجب دعائى ولا تختم يومى بخيتى ۞ تو محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میری راز و نیاز کی باتوں کو سن اور میری دعا کو شرف قبولیت بخش اور میرے دن کو ناکامی کے ساتھ ختم نہ کر۔

(۳۴) دُعأ: ۴۷۔ دعاؤہ لعرفه — دعا روز عرفہ

۞ ربّ صلّ على محمّدٍ وآل محمدٍ المنتخب المصطفىٰ المكرّم المقرب افضل صلواتک وبارک عليه اتمّ بركاتِک ۞ اے پروردگار! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما! وہ محمد ﷺ جو برگزیدہ جو معزز و گرامی اور مقرب ہیں ان پر اپنی کامل برکات کو نازل فرما ۞ ربّ صلّ على محمّدٍ وءَ آله صلواة زاكيةً لا تكون صلواة ازكىٰ منها ۞ اے پروردگار! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما ایسی پاک و پاکیزہ رحمت جو اس سے زیادہ کوئی پاک و پاکیزہ نہ ہو ☆ رب صلّ على محمّدٍ وءَ آله صلواة ترضيه يزيد على رضاه ☆ اے پروردگار! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما کہ اس سے زیادہ پسندیدہ رحمت نہ ہو ۞ ربّ صل على محمّدٍ وءَ آله صلواةً تجاوز رضوانک ويتصل اتّصالها ببقآئک ۞ اے پروردگار! محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر ایسی صلوات نازل فرما جس رضامندی کے وہ مستحق ہیں اور وہ تیری بقاء و دوام سے متصل ہو جائے ۞ رب صلّ على محمّدٍ وءَ آله صلواةً تجزل لهم بها من نحلک وكرامتک ۞ پروردگارا! محمد اور انکی آل علیہم السلام پر ایسی رحمت نازل فرما جس کے ذریعے تو ان کے لیے بخشش و کرامت کو فراواں کر دے ۞ ربّ صلّ عليه وعليهم صلوةً لا امد فى اوّلها ولا غايةَ لِامدها ۞ پروردگارا! ان پر اور انکی اہلبیت علیہم السلام پر ایسی رحمت نازل فرما کہ نہ اس کی ابتداء کی مدت ہو اور نہ ہی اس کی انتہا ہو ۞ رب صلّ عليه وءَ آله صلوةً تحيط بكل صلوةٍ سالفة ومستانفة وصلّ عليه وعلىٰءَ آله صلاةً مرضيةً لک ولمن دونک وتنشى مع ذلک صلوات تضاعف معيا تلک الصلوات عندها وتزيدها على كرور الايّام زيادةً فى تضاعيف لا يعدُّها غيرک ۞ پروردگارا! آنحضرت ﷺ پر اور انکی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو گزشتہ اور آئندہ سب رحمتوں پر محیط ہو اور ان پر اور انکی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک اور تیرے علاوہ دوسرے کے نزدیک پسندیدہ ہو اور ان رحمتوں کے ساتھ ایسی رحمتیں بھیجتا رہے کہ ان کو بھیجتے وقت پہلی رحمتوں کو دوگنا کر دے اور انہیں زمانے کے گزرنے کے ساتھ دوچند کر کیا تنا بڑھا تا جائے کہ جن کو تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے ۞ رب صلّ عليهم زنة عرشک

Presented by www.ziaraat.com

وما دونه و ملاء سمواتک وما فوقهن وعدد ارضیک وما تحتهن وما صلاة تقربهم منک زلفی وتکون
لک ولهم رضی ومتصلة بنظائر هن ابدا ۞ خدایا ان پر اس قدر رحمت نازل فرما جو تیرے عرش وغیر
عرش کے ہم وزن آسمان اور اس کے مافوق کے وسعت کے برابر زمین اور اس کے نچلے طبقات اور ان
کے درمیانی وسعتوں کے ہم عدد ہوں وہ صلوات جو انہیں تجھ سے قریب بنا سکے اور تو ان سے راضی
ہوجائے اور وہ تجھ سے راضی ہوجائیں اور پھر ایسی ہی صلواتوں کا سلسلہ برقرار ہے ۞ اللهم صلّی
علی اولیا ئهم المعترفین بمقامهم المتّبعین مَنهجهم المقتفین ءاثارهم المستمسکین بعروتهم المتمسکین
بولا یتهم الموتمّین بإ ماتهم المسّلمین لا مرهم المجتهدین فی طاعتهم المنتظرین ایّا مهم المادّین
الیهم اعینهم الصّلوات المبار کات الزاکیات النّامیات الغادیات الرائحات وسلّم علیهم وعلی ارواحهم
واجمع علی التقوی امرهم واصلح لهم شئوونهم وتُب علیهم انک انت التوّاب الرّحیم وخیر الغافرین
واجعلنا معهم فی دار السّلام برحمتک یاارحم الرّاحمین ۞ خدایا اپنی صلوات نازل فرما اپنے ان اولیاء
پر جو ان کے مقام کے معترف، ان کی ولایت سے وابستہ، ان کے نقش قدم پر چلنے والے، اپنے کو ان
کے احکام کے حوالے کردینے والے، ان کی اطاعت کی کوشش کرنیوالے، ان کے اقتدار کا انتظار
کرنے والے، ان کی راہ میں آنکھیں بچھانے والے ہیں وہ صلوات جو بابرکت، پاکیزہ، مسلسل
بڑھنے والی اور صبح شام نازل ہونے والی ہو، اپنی سلامتی نازل فرما اور ان کی ارواح طیبہ پر اور ان کے
امور کو تقویٰ پر جمع کردے اور ان کے حالات کو اصلاح کردے اور انکی توجہ کو قبول فرمالے کہ تو ہر توجہ کا
قبول کرنے والا ہے اور مہربان ہے اور بہترین بخششے والا ہے مجھے اپنی رحمت کے سہارے ان کے ساتھ
دار السلام میں جگہ عنایت فرمادے اے بہترین رحم کرنے والا۔

(۳۵) دُعا: ۴۸۔ دعاؤه لاضحیٰ والجمعه ﴿عید الضحیٰ اور جمعہ کی دعاء﴾

۞ فاسئلک بجودک وکرمک وهوان ماسألتک علیک ان تصلّی علی محمّدٍ وءاله ۞ (اے اللہ)! میں
تیرے جود و کرم کو دیکھتے ہوئے اور اس امید سے کہ تو میری حاجت روائی میں آسانی فرمائے گا میں تجھ
سے سؤال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور اس کی پاک آل علیہم السلام پر ۞ اللهم بانّ لک
الملک والحمد لا اله الاّ انت ان تصلّی علی محمّدٍ وآل محمّدٍ عبدک ورسولک وجیبک

وصفوتک وخیرتک من خلقک وعلی ءآل محمدٍ الابرار الطّاهرین الاخیار صلوة لا یقوی علی احصآئها الاّ
انت ۞ اے اللہ! ملک وملکوت تیرے لئے اور تیرے ہی لئے حمد وستائش ہے اور کوئی معبود نہیں تیرے
سوا، لہذا تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما اپنے عبد، رسول ﷺ، حبیب، منتخب اور برگزیدہ
خلائق محمد ﷺ پر اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر جو نیکوکار، پاک وطاہر اور بہترین خلق ہیں ایسی رحمت جس کے
شمار پر تیرے علاوہ کوئی اور قادر نہ ہو ۞ وانی بمغفرتک ورحمتک واوثق منّی بعملی ولمغفرتک ورحمتک
اوسع من ذنوبی فصلّ علی محمّدٍ وءآل محمّدٍ وتولّ قضآء کلّ حاجة هی لی بقدرتک علیها ۞ اور بے شک
بہترین مغفرت ورحمت کا دامن میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے لہذا تو محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام
پر رحمت نازل فرما اور میری ہر حاجت کو برلانے والا ہے، اپنی اس قدرت سے جو تجھے اس پر حاصل ہے
۞ اللهم صلّ علی محمّدٍ وءال محمّدٍ ولا تخیب الیوم ذلک من رجائی ۞ اے میرے معبود! تو محمد ﷺ
اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور آج کے دن میری امیدوں میں مجھے ناکام نہ کر ۞ فیا من رحمتهُ واسعة
وعفوه عظیم یا عظیم یا عظیم یا کریم یا کریم صلّ علی محمّدٍ وءال محمّدٍ وعُدعلیّ برحمتک ۞ اے وہ جو
جسکی رحمت وسیع اور عفو وبخشش عظیم ہے اے بزرگ! اے عظیم! اے بخشندہ! اے کریم! محمد ﷺ اور ان کی آل
علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور اپنی رحمت سے مجھ پر احسان فرما ۞ اللهم صلّ علی محمّدٍ وءال محمّدٍ انک حمید
مجید کصلوٰتک وبرکاتک وتحیّاتک علی اصفیآئک ابراهیمؑ وآل ابراهیمؑ وعجّل الفرج والرّوح والنّصرة
والتّمکین والتأیید لهم ۞ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما کہ تو قابل حمد بھی ہے اور
بزرگ تر بھی ویسی ہی صلوات وبرکات اور تحیات جو نازل کی گئی ہے حضرت ابراہیمؑ اور اس کی آلؑ پر اور ان
کے لئے کشائش وراحت ونصرت وقدرت اور تائید میں جلدی کر ۞ اللهم لیس یردُّ غضبک الاّ حلمک
ولا یردّ سخطک الاّ عفوک ولا یُجیر من عقابک الاّ رحمتک ولا تنجی منک الاّ التضرّع الیک وبین
یدیک فصلّ علی محمّدٍ وءال محمّدٍ ۞ بارالہا! تیرے حلم کا سواء کوئی چیز تیرے غضب کو ٹال نہیں سکتی اور
تیرے عفو و درگزر کے سواء کوئی چیز تیری ناراضگی کو دور نہیں کرسکتی اور تیری رحمت کے علاوہ اسے گناہوں سے
بچنے سے مدد کا خواہاں ہوں پس تو محمد ﷺ اور انکی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے گناہوں سے بچا۔

Presented by www.ziaraat.com

(۳۶) دُعأ: ۵۴۔ دعاؤہ فی استکشاف الھموم ﴿غم سے نجات کی دعا﴾

❁ اللھم صلّ علی محمّدً علی آل محمّدُو قبض علی الصّدق نفسی و اقطع من الدنیا حاجتی واجعل فیما عندک رغبتی شوقاً الی لقائک وھب لی صدق التوکل علیک ❁ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور مجھے حق وصداقت پر موت دے اور دنیا سے میری حاجت وضرورت کا سلسلہ ختم کردے اور اپنی ملاقات کے اشتیاق کا جذبہ عطا فرما اور مجھے تیری ذات پر توکل کرنے کی توفیق عطا فرما ❁ یا فارج الھمّ و کاشف الغمّ یا رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمُھما صلّ علی محمّدً وّآل محمّدٗ وافرج ھمیّ واکشف غمّی یا واحِدُ یا احد یا صمد یامن لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احدً ❁ اے رنج واندوہ کے برطرف کرنے والے اور غم والم کے دور کرنے والے، اے دنیا وآخرت میں رحم کرنے والے اور دونوں جہانوں میں مہربانی فرمانے والے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میری بے چینی کو دور فرمادے، اے واحد اور اے یکتا! اے بے نیاز، اے وہ کہ جسکی کوئی اولاد تھی اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اسکا کوئی ہمسر ہے۔

(۳۷) دُعأ: ۵۵۔ ومن دعائہ فی ذکر ءِ آل محمّدٗ

﴿حضرت علیہ السلام کی دعا جو ذکر آل محمد علیہم السلام پر مشتمل ہے﴾

❁ اللھم یا من خُصَّ محمّدً وءِ آلہٗ بالکرامۃ و حباھم بالرّسالۃ وخصّصھم بالوسیلۃ وجعلھم ورثۃ الانبیآء وختم بھم الاوصیآء والائمّۃً وعلّمھم علم ماکان وعلم ما بقی وجعل افئِدۃ من النّاس تھوی الیھم صلّ علی محمّدً وءِ آلہٗ الطّاھرین وافعل بنا ما انت اھلہ فی الدین والدنیا والآخرۃ انک علی کلّ شئ قدیر ❁ اے اللہ! اے وہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام کو عزت وبزرگی کے ساتھ مخصوص کیا اور جنہیں منصب رسالت عطا کیا اور وسیلہ بنا کر امتیاز خاص بخشا، جنہیں انبیاء کا وارث قرار دیا اور جن کے ذریعے اوصیاء اور آئمہ کا سلسلہ ختم کیا، جنہیں گزشتہ وآیندہ کا علم سکھایا اور لوگوں کے دلوں کو جن کی طرف مائل کیا بارالھا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے ساتھ دین، دنیا اور آخرت میں وہ برتاؤ کر، جس کا تو سزاوار ہے یقیناً تو ہر چیز پر قادر و توانا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

پیش لفظ احادیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ وعجل فرجھم واھلک اعدائھم اجمعین

الحمد للہ رب العالمین صلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین اما بعدہ..

شعبان المعظم کا مہینہ، عصر جمعہ کا وقت تھا، کچھ لوگ استخارہ کرنے کے لئے کمرہ میں جمع تھے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا موقعہ پا کر میں نے عرض کی: آغا! ﴿حضرت آیۃ اللہ سید محمد باقر الموحد دام ظلہ﴾ اگر صلوات کے بارے میں کوئی کرامت آپکی ذات یا جاننے والے اشخاص کے ساتھ رونما ہوئی ہو تو مرحمت فرمائیں کیونکہ میں اس کے بارے میں کچھ واقعات جمع کر چکا ہوں، میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: "من هم درباره صلوات احادیث جمع کردم، بنام اربعین مخطوط"

میں نے عرض کی آقا! وہ مجھے عنایت فرمائیں تا کہ اس کتاب کے ساتھ ان کو بھی ملا دوں تا کہ اس کتاب کے لئے نور کا موجب بن سکے، بہرحال ابو حاتم! (مسئول کتابخانہ) کی کافی دنوں کی انتظار کے بعد کچھ کاغذ ہاتھ لگے جن کی ترتیب اور حوالہ لگانے میں کافی کام باقی تھا، میں اپنے اس خیال میں کہ کام تو ختم ہو گیا، حالانکہ اسکی ابھی ابتداء ہی ہو رہی تھی پھر بندہ نے کوشش کر کے احادیث کی دوسری کتابوں سے بھی احادیث کو جمع کیا تا کہ علماء ماسلف کے طریقہ وروش پر عمل کر سکوں اور روز قیامت سگ آل عبا بن کر ان کے قدم کے نقش کو چوم سکوں، بندہ دست بدعا ہے کہ خداوند متعال اس کے صدقے میں تمام مؤمنین ومؤمنات کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور صدر اسلام سے لے کر آج تک جو بھی آل زہراء سلام اللہ علیہا کی محبت میں مظلومیت کے ساتھ شہید کر دیئے گئے ہیں اور اس دنیا سے تاریک قبروں میں چلے گئے ہیں کہ جہاں محتاجی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ان کے لئے اس کتاب کو ہدیہ کرتا ہوں خداوند متعال ناچیز کے اس ہدیہ کو قبول فرمائے، اور قارئین سے گزارش ہے کہ دس مرتبہ صلوات کی تلاوت فرما کر تمام مؤمنین ومؤمنات، مرحومین کے لئے ہدیہ فرما دیویں،

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

خواجہ عابد رضا محسنی

﴿حصہ پنجم﴾

احادیث فضائل صلوات

اور کتب اہل سنت وشیعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ وعجل فرجھم

(۱): ﴿معنی الصلوٰۃ والتسلیم﴾

صلوات وتسلیم کا معنی

حدیث ۱: عن أمیر المومنین علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ﴿ان اللّٰہ وملائکتہ..﴾ الآیۃ قالؑ: لھذہ الآیۃ ظاھر وباطن فالظاھر قولہ: (صلّوا علیہ) والباطن قولہ: "وسلّموا تسلیماً" ای سلّموا لھن وصّاہ واستخلفہ علیکم فضلہ (فضلہ علیکم) وماعھد بہ اِلیہ تسلیماً وھذا ممّا أخبرتک: اِنہ لا یعلم تأویلہ الاّ اللّٰہ الاّ من لطف حسہ وصفی ذھنہ وصحّ تمییزہ. (۱)

" امیر المؤمنین علیہ السلام نے آیت ﴿انّ اللّٰہ وملائکتہ...﴾ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، ظاہر (صلّوا علیہ) آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجنا ہے اور اس کا باطن (وسلّموا تسلیماً) یعنی تسلیم کرو اس شخص کو جس کی تمہیں وصیت کی گئی ہے اور جس کو تم پر خلیفہ بنایا گیا ہے اس کی فضیلت کو قبول کرو ﴿جو اس کی فضیلت وبرتری تم پر ہے﴾ اور جس شیٔ کے بارے میں تم سے وعدہ لیا گیا ہے اس کو دل سے تسلیم کرو بلکہ یہ کہوں یہ ایسی آیت ہے کہ اس کی تاویل وتفسیر خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا مگر جس پر خداوند متعال لطف ومہربانی کرے اور اس کے ذہن کو پاک وصاف کرے"

حدیث ۲: حدثنی جعفر بن محمد الفرازی عن أبی ھاشم قال: کنت مع امام جعفر صادقؑ

Presented by www.ziaraat.com

بن امام محمد باقر علیہ السلام فی المسجد الحرام فصعد الی المنبر یخطب یوم الجمعة فقال: ﴿انَّ اللّٰهو ملائکته...﴾ فقال امام جعفر صادقؑ یاأباهاشم لقدقال مالایعرف تفسیره قالَ: وسلّموا الولایة لعلّی تسلیما (۲) "جعفر فرازی اَبی ہاشم سے نقل کرتا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کے ساتھ مسجد الحرام میں تھا کہ جمعہ کا دن تھا خطیب جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے جب منبر پر گیا تو اس نے اس آیت کریمہ ﴿ان اللّٰه وملائکته..﴾ کی تلاوت فرمائی تو اس وقت حضرتؑ نے فرمایا اس کو اس کی تفسیر کا علم نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مولا کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو اس طرح تسلیم کرنا ہے جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے"

حدیث:۳. عن ابی حمزہ عن ابیه قال سالت ابا عبدا للّٰہؑ عن قول ا للّٰہ عزوجلّ (ان ا للّٰہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنو اصلّوا علیه و سلّمو تسلیما) فقال الصلاة من ا للّٰہ عزوجل رحمة ومن الملائکة تزکیة ومن الناس دعاء و اما قوله عزوجل وسلموا تسلیما فانه یعنی التسلیم له فیما ورد عنه قال فقلت له فکیف نصلی عنی محمدؐ و آله قال تقولون صلوات ا للّٰہ و صلوات ملائکته و انبیائه و رسله و جمیع خلقه علی محمدؐ وآل محمدؐ و السلام علیه و علیهم ورحمه ا للّٰہ وبرکاته قال فقلت فما ثواب من المؤمنین؟ قال: یبرّؤنه ویعرّفونه بأن اللّٰه قدّیرًا من کل نقص هوفی المخلوقین من الآفات الّتی نصیبهم فی بُنیة خلقهم، فمن عرّفه ووصفه بغیر ذلک، فما صلیّ علیه قلت: فکیف نقول نحن اِذا صلّینا علیهم؟ قال تقولون: اللّٰهمّ اِنّا نصّلی علی محمّدؐ نبیک وعلی آل محمّدؐ کماأُمرتنابه، وکماصلیت أنت علیه، فکذلک صلاتنا علیه(۳)

"ابن کثیر نے معصومؑ سے اس آیت کریمہ ﴿ان اللّٰه وملائکته...﴾ کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صلوات آسمان میں ذکر تزکیہ ہے تب اس نے پھر سوال کیا: آقا! اللہ تبارک وتعالیٰ کے تزکیہ سے کیا مراد ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس کا تزکیہ اس کی ذات کو ہر نقص و آفت جو مخلوقات میں ہوتے ہیں، اس سے اس کو بری و منزہ سمجھنا ہے، پھر میں نے عرض کی مؤمنین کی صلوات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ان کا یہ اقرار و اظہار کرنا کہ یہ ذات اقدس مخلوقات کی آفات و بلیات و نقائص

جو ان کی مٹی و طینت میں رکھے گئے ہیں، ان سے پاک و پاکیزہ ہے اس نے پھر حضرتؑ سے سوال کیا! ان انوار قدسیہ پر کس طرح صلوات پڑھیں؟ فرمایا: اس طرح صلوات پڑھیں: بارالٰہا! ہم تیرے نبیؐ پر اور اس کی آلؑ پر صلوات بھیجتے ہیں، جس طرح تو نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس طرح تیری ذات ان پر صلوات بھیجتی ہے، پس ہم بھی اسی طرح ان پر صلوات بھیجتے ہیں"

حدیث ۴: عن ابی المغیره! قال سمعت ابا الحسنؑ قال: قلت له: .ما معنی صلوات ا للّٰہ وملائکته و صلوات المؤمن؟ قال: صلوات ا للّٰہ رحمة من ا للّٰہ، صلوات الملائکته تزکیه منهم له، وصلوات مؤمنین دعا منهم له.(۴)

"ابی المغیرہ امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کرتا ہے مولا! اللہ کی صلوات اور اس کے ملائکہ کی صلوات اور مومن کی صلوات کا کیا معنی ہے، تو حضرتؑ نے فرمایا (صلوات اللہ رحمت الٰہی) ہے، ملائکہ کی صلوات، اللہ کی طرف سے ان کے لئے تزکیہ ہے اور مومن کی صلوات ان کے لئے دُعا و طلب رحمت ہے"

حدیث ۵: قال امام صادقؑ (مثل هذا ...)(۵) اسی طرح کی روایت ابن بابویہ نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کی ہے کہ جب ان سے آیت کریمہ (ان اللّٰه و ملائکته...) کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا کیا معنی ہے تو انہوں نے بھی اسی طرح کا جواب دیا"

حدیث ۶: القمي: قال علیه السلام: صلوٰة اللّٰه علیه: تزکیة له وثنائه علیه، وصلوٰة الملائکة: مدحهم له، وصلوٰة النّاس: دعاؤهم له والتصدیق والاِقرار بفضله، وقوله: ﴿وسلّموا تسلیماً﴾ یعني: سلّموا له بالولایة وبماجاء به(۶)

"قمیؒ نقل کرتے ہیں کہ معصومؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ان پر صلوات ان کے لئے تزکیہ اور ان کی فضیلت کو بیان کرنا ہے اور ملائکہ کی صلوات ان کی تعریف و ثناء کرنا ہے اور مؤمنین کی صلوات ان کے لئے طلب رحمت کرنا اور ان کے فضل و فضیلت کا اقرار کرنا اور اس کی تصدیق کرنا ہے اور قولہ ﴿وسلّموا تسلیماً﴾ سے مراد ولایت آئمہ و معصومینؑ کو اس طرح تسلیم کرنا ہے جس طرح خداوند متعال کی طرف سے نازل ہوئی ہے"

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۷: عن ابی حمزه عن ابیه قا ل سالت ابا عبد اللهؑ عن قول الله و عزوجل: (ان الله وملا ئکته...) فقا ل الصلواة من الله عزو جل رحمة ومن الملا ئکة تز کیة ومن النا س دعاء(۷) ''ابی حمزہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ کریمہ (ان الله وملا ئکته...) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: صلوات خدا کی طرف سے رحمت، ملائکہ کی طرف سے توصیف وتزکیہ اور مومنین کی طرف سے دعا رحمت کے معنی میں ہے''

حدیث ۸: حدثنا أحمد بن محمد بن عبدالرحمٰن المقریقال حدثنی أبی یذیدبن الحسن قال: حدثنی موسیٰ بن جعفرؑ قال: قال الصادق بن محمدعلیهم السلام: من صلّی علی النبیّ و آله فمعناه أنّی: أنا علی المیثاق و الوفاء الّذی قبلت حین قوله (ألست بربکم قالوا بلیٰ)(۸) ''أحمد المقری کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر جو شخص صلوات بھیجتا ہے وہ حقیقت میں یہ کہتا ہے کہ میں اس وعدے پر ہوں اور اس کی وفاء کرر ہا ہوں جب میں نے خداوند متعال سے (ألست بربکم قالوا بلیٰ) اقرار وعہد و پیمان کیا تھا''

حدیث: ۹. عن عبدالرحمٰن بن کثیر قال: سألته عن قول الله تبارک وتعالیٰ: ﴿ان اللّه وملائکته...﴾ فقال: صلاة اللّه: تزکیة له فی السماء: قلت: مامعنی تزکیة الله ایاه؟ قال: زکّاه بأن برّأه من کلّ نقص و آفة یلزم مخلوقاً. قلت: فصلواة المؤمنین؟ قال: یبرّؤنه ویعرّفونه بأن اللّه قدّیراً من کل نقص هوفی المخلوقین من الآفات الّتی نصیبهم فی بُنیة خلقهم، فمن عرّفه ووصفه بغیر ذلک، فما صلیّ علیه قلت: فکیف نقول نحن اِذا صلّینا علیهم؟ قال تقولون: اللّهمّ اِنّا نصّلی علی محمّد نبیک وعلی آل محمّد کماأُمرتنابه، وکماصلیت أنت علیه، فکذلک صلاتنا علیه .(۹) ''ابن کثیر نے معصومؑ سے اس آیت کریمہ ﴿ان اللّه وملائکته..﴾ کے بارے میں سوال کیا! تو حضرتؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صلوات آسمان میں ذکر تزکیہ ہے تب اس نے پھر سوال کیا: آقا! اللہ تبارک وتعالیٰ کے تزکیہ سے کیا مراد ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: اس

کا تزکیہ اس کی ذات کو ہر نقص وآفت جو مخلوقات میں ہوتیے ہیں، اس سے اس کو بری و منزہ سمجھنا ہے، پھر اس نے عرض کی مؤمنین کی صلوات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ان کا یہ اقرار واظہار کرنا کہ یہ ذات اقدس مخلوقات کی آفات وبلیات ونقائص جو ان کی مٹی وطینت میں رکھے گئے ہیں ان سے پاک وپاکیزہ ہے، اس نے پھر حضرتؑ سے سوال کیا ان انوار قدسیہ پر کس طرح صلوات پڑھیں؟ فرمایا: اس طرح صلوات پڑھو! بار الہا! ہم تیرے نبیؐ پر اور اس کی آلؑ پر صلوات بھیجتے ہیں جس طرح تو نے ہمیں حکم دیا ہے اور جس طرح تیری ذات ان پر صلوات بھیجتی ہے، پس ہم بھی اسی طرح ان پر صلوات بھیجتے ہیں۔ ﴿ح-۱﴾

(۲) الصلوٰة علی آل النبيّ في صلاة ليلة الرغائب

﴿لیلۃ الرغائب کی نماز میں صلوات﴾

حدیث ۱: قال في كيفية صلاة الرّغائب في أوّل ليلة الجمعة من شهر رجب بهذا اللفظ: فإذا فرغ من الصلاة علی النبیّ سبعین مرّة یقول: اللّهمّ صلّ علی النبی الاُمّی محمّدٍ و آلهٖ.(۱) ''ماہ رجب المرجب کی پہلی شب جمعہ کی نماز جو لیلۃ الرغائب کے نام سے مشہور ہے اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب اس نماز سے انسان فارغ ہو جائے تو ستر مرتبہ یہ صلوات پڑھے، بار الہا! نبی الامی محمدؐ اور اس کی آل پاکؑ پر دورود وسلام نازل فرما'' ﴿ح-۲﴾

(۳) کیفیّة الصلوٰة علی النبیّ صلّی اللّه علیه و آله

﴿رسالتمآبؐ پر صلوات پڑھنے کا طریقہ﴾

حدیث ۱: فی حلیث مفصّلٍ: عن رسول اللّهؐ قال جبرائیلُ هکذا نزلت بهنَّ من عندربّ العزّة: اللّهمّ صَلّ علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ کماصلّیت علی اِبراهیمؑ اِنک حمیدمجید، اللّهمّ بارک علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ کما بارکت علی اِبراهیمؑ وعلی آل اِبراهیمؑ اِنک حمید مجید، اللّهمّ ترحّم علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ کماترحّمت علی ابراهیمؑ وعلی آل ابراهیمؑ اِنک حمید مجید، اللّهمّ تحنّن علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ کماتحنّنت علی اِبراهیمؑ وعلی آل ابراهیمؑ اِنک حمیدمجید، اللّهمّ سلّم علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ کماسلّمت علی ابراهیمؑ وعلی آل ابراهیمؑ اِنک حمید مجید.(۱)

Presented by www.ziaraat.com

﴿حدیث مذکورہ کے راوی اگرچہ کثرت کی وجہ سے حذف کردیئے ہیں اور اصل متن کو ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے﴾

"رسالتمآبؐ سے نقل ہے کہ جبرائیلؑ نے کہا کہ ربّ العزت سے صلوات اس طرح ذکر ہوئی ہے: بارالہا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی پاک آلؑ پر اس طرح درود و صلوات نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائی، بیشک تو قابل حمد و مجد ہے، بارالہا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی پاک آل علیہم السلام پر ایسے برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور اس کی آل پاک علیہم السلام پر نازل فرمائی، بے شک تو لائق حمد و بزرگی ہے، بارالہا! محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر رحم فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور اس کی پاک آلؑ پر رحم فرمایا، بے شک تو لائق حمد و مجد ہے، بارالہا! محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ پر شفقت و مہربانی فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر شفقت و مہربانی فرمائی ہے، بے شک تو قابل حمد و تعریف ہے، بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر خیر و سلامتی کو نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ پر خیر و سلامتی عطا فرمائی ہے، بے شک تو قابل مجد اور بزرگ و عظیم ہے۔

حدیث ۲: عن کعب بن عجزہ قال: لما نزلت: ﴿ان اللہ وملائکته﴾ قمت الیه فقلت: السلام علیک قدعرفناہ، فکیف الصلوٰة علیک یارسول اللہؐ؟ وکیف السلام علیک، قال: قل: اللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کم صلّیت علی ابراھیمؑ وعلی آل ابراھیمؑ انّک حمید مجید واللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کمابارکت علی آل ابراھیمؑاِنّک حمید مجید.(۲)

"کعب کہتا ہے جب یہ آیت کریمہ ﴿ان اللہ وملائکته...﴾ نازل ہوئی تو میں رسالتمآبؐ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یارسول اللہؐ! آپؐ پر کیسے درود و سلام کو بھیجیں؟ تو حضرتؐ نے فرمایا مذکورہ بالا صورت میں صلوات بھیجا کریں۔

حدیث ۳: روی نقلاً عن البخاری ومسلم عن أبی سعید الخدری عن رسول اللہؐ قال: قولو اللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کماصلّیت علی اِبراھیمؑ اِنّک حمیدمجید، اللّھمّ بارک علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کما بارکت علی اِبراھیمؑ وعلی آل اِبراھیم اِنک حمید مجید"(۳)

"أبی سعید الخدری رسالتمآبؐ سے نقل کرتا ہے کہ صلوات کو مذکورہ بالا طریقے سے پڑھا جائے"

(اس کا ترجمہ شروع میں گذر چکا ہے)

حدیث ۴: فی الدّر المنثور فی تفسیر آیت کریمہ ﴿ان اللّٰه وملائکته...﴾ احمد وعبد بن حمید وابن مردویة عن بریدہ قال: قلنا یارسول اللہؐ! قدعلمنا کیف نسلم علیک، فکیف نصّلی علیک؟ قال: قالوا: اللّھمّ اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کماجعلتھا علی ابراھیمؑ اِنک حمید مجید.(۴)

"بریدہ نے کہا کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا یارسول اللہؐ! ہمیں بتائیں کہ آپ کی ذات پر کس طرح درود و سلام عرض کریں تو فرمایا (مذکورہ بالا) طریقے سے انجام دیا کرو"

حدیث ۵: عن أبي هريرة: أنّهم سألوا رسول اللّٰہؐ: کیف نصّلی علیک؟ قال: قالوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وآل محمّدٌ، وبارک علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کما صلّیت وبارکت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ في العالمین اِنک حمید مجید والسلام کماقدعلمتم (۵).

"ابوہریرہ کہتا ہے کہ ہم نے سوال کیا یارسول اللہؐ! آپ کی ذات پر کس طرح صلوات بھیجا کریں، فرمایا: مذکورہ بالا طریقے سے صلوات پڑھا کریں" (اس کا ترجمہ گذر چکا ہے)

حدیث ۶: البخاري في الأدب المفرد، عن أبي هريرة، عن النبيّ قال: من قال: اللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وآل محمّدٌ کما صلّیت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ وبارک علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کمابارکت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ وترحّم علی محمّدٌ وعلی آل محمّدٌ کماترحّمت علی ابراھیمؑ وعلی آل ابراھیمؑ شھدت له یوم القیامة بالشھادة وشفعت له.(۶)

"ابی ہریرہ کی اس روایت کو بخاری لأدب المفرد نقل کرتا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! کوئی شخص بالا مذکورہ صلوات، اگر کوئی پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا"

حدیث ۷: عن عمر ابن خطاب عن سعد بن عبادة عن بشیر بن سعد قال: أمرنا اللّٰہ ان نصّلی علیک یارسول اللہؐ کیف نصّلی علیک قال فصمت رسول اللہؐ حتّی تمنّینا انّه لم یسأله ثم قال رسول اللہؐ قولوا اللّھمّ صلّ علی محمّدٌ وآل محمّدٌ کما صلّیت علی ابراھیمؑ

Presented by www.ziaraat.com

و آل ابراهیمؑ وبارک علی محمّدؐوعلی آل محمّدؐ کمابارکت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ فی العالمین اِنّک حمید مجید.(۷) ''عمرابن خطاب روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے عرض کی یارسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ذات پر کس طرح صلوات بھیجنے کا حکم دیا ہے فرمایا: اللّھمّ صلّ علی محمّدو آل محمّد.. الخ

حدیث۸: عن مالکٍ، عن عبدالله بن دینار: قال: رأیت عبدالله بن عمر یقف علی قبر النبیؐ فیُصلی علی النبیؐ(۸) ''مالک نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو قبر نبیؐ پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ وہ اس طرح صلوات پڑھ رہے تھے ''اللّھمّ صلّ علی محمّدو آل محمّد کما صلّیت علی ابراهیم و آل ابراهیم...

حدیث ۹: قال یارسول اللّٰہؐ(کیف نصلّی علیک اذانحن صلّینا علیک فی صلاتنا)ثم قالؐ اذا انتم صلیتم عليّ فقولوااللّھمّ صلّ علی محمّدالنبی الاُمّیؐ وعلی آل محمّدؐ کما صلّیت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ وبارک علی محمّدالنبی الاُمّیؐ وعلی آل محمّدؐ کمابارکت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ فی العالمین انک حمیدمجید(۹) ''نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا یارسول اللہؐ! نماز میں آپؐ پر کس طرح ذکر صلوات پڑھیں، تب آنحضرتؐ نے فرمایا! جب تم مجھ پر صلوات بھیجنا چاہو تو اس طرح صلوات بھیجا کرو اللّھمّ صلّ علی محمّدالنبی الاُمّیؐ...

حدیث ۱۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن کعب بن عجزه فقلنا له یارسول اللّٰہؐ قدعلمنا کیف نسلم علیک نصّلی علیک، قالؐ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐو آل محمّدؐ کما صلّیت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ اللّھمّ بارک علی محمّدؐوعلی آل محمّدؐ کمابارکت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ فی العالمین انک حمید مجید(۱۰) '' کعب بن عجزہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نقل کرتا ہے کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے آپ کی ذات گرامی پر درود و سلام بھیجیں، فرمایا: ''اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ و آل محمّدؐ کما صلّیت...

حدیث ۱۱: عن موسی بن طلحه قال: سألت زیدبن خارجه قال: أنا سألت رسول اللّٰہؐ: فقال: صَلّوا عليّ وأجتهدوا فی الدعاء وقولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐو آلمحمّدؐ(۱۱) ''موسیٰ

بن طلحہ کہتا ہے، کہ میں نے زید بن خارجہ سے پوچھا جس نے خود آنحضرتؐ سے سوال کیا تھا کہ کس طرح صلوات پڑھا کریں تب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ پر صلوات بھیجا کرو اور اپنی دعا میں ضرور ذکر کیا کرو اور کہا کرو: اے بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود و سلام نازل فرما''

حدیث ۱۲: عن أبی هریره أنه قال یارسول اللّٰہؐ کیف نصّلی علیک یعنی فی الصلاة قالؐ: قولوااللّھمّ صلّ علی محمّدؐو آل محمّدؐ کما صلّیت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ و بارک علی محمّدؐوعلی آل محمّدؐ کمابارکت علی ابراهیمؑ و آل ابراهیمؑ ثمّ تسلّمون عليّ(۱۲) ''ابوہریرہ نقل کرتا ہے کہ میں نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا یارسول اللہ آپؐ کی ذات پر کیسے صلوات وسلام بھیجا کریں؟ فرمایا: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐو آل محمّدؐ...

حدیث ۱۳: عن عبداللّٰہ بن سنان قال: کنّا، عندأبي عبداللّٰہؑ جماعة من أصحابنافقال لنا ابتداءً: کیف تصلّون علی النبیؐ فقلنا: نقول: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐو آل محمّدؐ. فقال: کأنکم تأمرون اللّٰہ عزّوجلّ أن یصلّي علیهم. فقلنا: کیف نقول؟ قال: تقولون: اللّھمّ سامک المسموکات وداحي المدحّوات وخالق الأرض والسماوات أخذت علینا عهدک واعترفنا بنبوّة محمّدؐ وأقررنا بولایة عليّ بن أبي طالبؑ، فسمعنا وأطعنا وأمرتنا بالصلوة علیهم، فعلمنا أنّ ذلک حقّ فاتّبعناه، اللّھمّ اِنّي اُشهدک واُشهد محمّداً وعلّیاً والثمانیة حملة العرش والاربعة الاملاک خزنة علمک اِنّ فرض صلاتي لوجهک ونوافلي وزکاتي وما طالب لي من قول وعمل، عندک (هکذا)فصلّ علی محمّدؐ وآل محمّدؐ وأسلک اللّھمّ أن توصلني بهم و تقربني بهم للیک کماأمرتني بالصلوة علیه واُشهدک أنّي مسلم له ولأهل بیتهٖ غیرمستکف ولامستکبرفزکنا بصلواتک ملائکتک اِنّه في وعدک وقولک هوالّذي یصلّي علیکم وملائکته لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیماً، تحیتهم یوم یلقونه سلام وأعدلهم أجراً کریماً فازلفنا بتحیتک وسلامک وامنن علینا بأجر کریم من رحمتک واخصصنا من محمّدبأفضل صلواتک وصل علیهم اِنّ صلاتک سکن لهم، وزکناّ بصلاته وصلوة أهل بیتهٖ واجعل ماآتینا من علمهم ومعرفتهم مستقراً، عندک مشفوعاً لامستودعاً یاارحم الراحمین (۱۳) ''عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ

Presented by www.ziaraat.com

کی خدمت میں تھا کہ ایک جماعت ہمارے دوستوں میں سے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آتے ہی کہا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود وسلام بھیجیں، تو حضرتؑ نے فرمایا: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ: پھر حضرتؑ نے فرمایا خداوند متعال اس طرح ان پر درود وسلام بھیجتا ہے، پس ہم نے عرض کی کس طرح آقا! تب انہوں نے بتایا کہ اس طرح تم کہا کرو: اے بارالہا! اے تمام آسمانوں کی بلندیوں سے بلند، اے تمام سرداروں کے سردار، اے خالق ارض وسموات، تو نے ہم سے عہد و پیمان لیا تھا اور ہم نے محمدؐ کی نبوت کا اعتراف کیا تھا اور اس کے وصی علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار کیا تھا پس ہم نے تیرے حکم کو سنا اور اس کی اطاعت کی اور تو نے ان پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم نے جان لیا یہ تیرا ہم پر حکم ہے، پس ہمیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے، بارالہا! میں گواہی دیتا ہوں تیری اور تیرے نبیؐ کی اور علی ابن ابی طالبؑ کی اور ان آٹھ چیزوں کی جنہوں نے عرش کو اٹھا کر رکھا ہے اور ان چار مملکتوں کی جو تیرے علم کا خزانہ ہیں بے شک میری فرائض نمازیں اور نوافل اور میری زکات اور میرا قول وعمل جو تیرے نزدیک اہمیت رکھتا ہے، وہ سب تیری خوشنودی کے لئے ہے پس تو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام کو نازل فرما، اے بارالہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان کو میرے لئے وسیلہ اور تیرے تقرب کا ذریعہ قرار دے، جس طرح تو نے ان پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے محمدؐ اور ان کی آلؑ پر ایمان لایا ہوں جس میں کوئی انکار اور ہٹ دھرمی کی گنجائش نہیں ہے اور اپنی اور اپنے ملائکہ کی ان پر صلوات کے ذریعے ہمارے نفس کو تزکیہ عطا فرما بے شک یہ تیرا وعدہ ہے اور تو مؤمنین پر رحیم ہے اور یوم قیامت تک ہمارے سلام ودرود ان تک پہنچا دے اور ان کے لئے اجر عظیم عطا فرما۔ پس ہمیں اپنی سلامتی وتحیت کے قریب کر دے اور ہمیں اپنی رحمت کے اجر عظیم سے نوازش فرما اور محمدؐ کو اپنی بہترین صلوات سے نواز، جو ان کے لئے سکون واطمینان کا موجب ہو اور ہماری مغفرت فرما، محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کو بھیجنے سے اور ان کو جو تو نے علم ومعرفت عطا فرمایا ہے ان سے ہمیں بہرہ مند فرما اور شفاعت کا وسیلہ تیرے ہاتھ میں ہے ہمیں نا امید نہ فرما بے شک تو سب پر رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

حدیث ۱۴: الحدیث متّفق علیه: قولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ (۱۴) "شیعہ وسنی سے متفق علیہ روایت ہے کہ صلوات کو اس طرح پڑھا جائے: اے بارالہا! محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت نازل فرما"

حدیث ۱۵: قال رسول اللّٰہؐ: قولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ عبدک ورسولک وأھل بیتہٖ (۱۵) "رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ صلوات کو اس طرح پڑھا کرو، اے بارالہا! اپنے بندے اور رسول محمدؐ پر اور اس کی اہلبیتؑ پر درود وسلام کو نازل فرما"

حدیث ۱۶: قال رسول اللّٰہؐ: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ، اِلی اٰن قال: وبارک علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ (۱۶) "رسالتمآبؐ نے فرمایا صلوات کا طریقہ یہ ہے بارالہا! محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما پھر فرمایا محمدؐ وآل محمدؐ پر برکت عطا فرما"

حدیث ۱۷: وکان رسول اللّٰہ یقول: إذا صلّیتم عليّ فقولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ النبی الامّیّ وعلی آل محمّدٍ، اللّھمّ وسلّم علی محمّدٍ وآل محمّدٍ. (۱۷) "رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ جب تم چاہو کہ مجھ پر صلوات بھیجو پس اس طرح کہو: اے بارالہا! اپنے نبی اُمّی محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود وسلام نازل فرما اے بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر سلامتی کو نازل فرما"

حدیث ۱۸: قالؐ: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ في الأوّلین والآخرین وفي الملاء الأعلی إلی یوم الدین (۱۸) "رسالتمآبؐ نے فرمایا! اس طرح صلوات پڑھا کرو: اے بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر اولین وآخرین کی رحمت نازل فرما اور ملأ اعلیٰ علیین میں قیامت کے دن تک رحمت نازل فرما" ﴿فتاوی حدیثیہ میں اس جملے کا اضافہ کیا گیا ہے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحم فرما﴾

حدیث ۱۹: ورواہ ابن أبي عاصم بلفظ: قلنا: یارسول اللّٰہؐ! قد عرفنا السّلام علیک، فکیف نصلّي علیک؟ قال: قولوا: اللّھمّ اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سیّد المرسلین وإمام المتّقین وخاتم النّبیین محمّدٍ عبدک ورسولک امام الخیر ورسول الرّحمة اللّھمّ ابعثه مقاماً محموداً یغبطه به الأوّلون والآخرون، اللّھمّ صلّ علی

Presented by www.ziaraat.com

محمّدٍ وابلغه الوسيلة والدّرجة الرّفيعة من الجنّة، اللّهمّ في المصطفين محبّته وفي المقرّبين مودّته وفي العلّيين ذكره والسّلام عليه ورحمة الله وبركاته، اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ كما صلّيت على ابراهيمؑ وآل ابراهيمؑ انّك حميد مجيد اللّهمّ بارك على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ كما باركت على ابراهيمؑ وآل ابراهيمؑ انّك حميد مجيد (۱۹)

"ابن عاصم نقل کرتا ہے کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا کہ کس طرح آپؐ پر درود وسلام بھیجا کریں، آنحضرتؐ نے فرمایا: اسطرح کہا کرو؛ بارالٰہا! اپنی صلوات ورحمت وبرکت کو سید المرسلین اور امام المتقین اور خاتم المرسلین محمد مصطفیؐ پر جو تیرا عبد اور رسولؐ ہے اور امام الخیر اور رسول رحمت ہے، اس پر نازل فرما، بارالٰہا! ان کا ایسا مقام محمود کا درجہ عطا فرما جس پر اوّلین وآخرین رشک کریں، بارالٰہا! محمد مصطفیؐ پر صلوات نازل فرما اور ان کو جنت میں مقام بلند عطا فرما اور ہمارے لئے وسیلہ قرار دے، بارالٰہا! اپنے منتخب لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کو مودت اور علیین میں ان کے تذکرہ کو بلند فرما اور سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکات ان پر ہوں، بارالٰہا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر صلوات بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ پر صلوات نازل فرمائی تھی بے شک تو لائق حمد وستائش اور بزرگ ہے، بارالٰہا! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل فرمائی تھی بے شک تو قابل حمد وثنا اور بزرگ ہے۔

حدیث ۲۰: روي، عن عبد الله بن عمر: انّ رجلاً قال له: كيف صلوة على النبيّؐ؟ فقال: اللّهمّ صلواتك وبركاتك ورحمتك على سيّد المرسلين وامام المتّقين وخاتم النّبيّين محمّدٍ عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير، اللّهمّ ابعثه يوم القيامة مقاماً محموداً يغبطه الأوّلون والآخرون، وصلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ كما صلّيت على ابراهيمؑ وآل ابراهيمؑ انّك حميد مجيد. (۲۰) "عبداللہ ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ کس طرح آپؐ پر صلوات بھیجی جائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا اس طرح ذکر صلوات کیا کرو: بارالٰہا! اپنی صلوات ورحمت وبرکت کو سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیینؐ اپنے

بندے ورسول اور امام الخیر اور قائد الخیر محمد مصطفیؐ پر نازل فرما، بارالٰہا! قیامت کے دن ایسا مقام محمود عطا فرما کہ اوّلین وآخرین ان پر رشک کریں اور محمدؐ وآل محمدؐ پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل فرمائی تھی بے شک تو لائق حمد ومجد ہے۔

حدیث ۲۱: واخرج عبد الرّزّاق وعبد بن حميد، عن ابن عباس: أنّه كان إذا صلّى على النبيّؐ قال: اللّهمّ تقبّل شفاعة محمّدٍ الكبرى وارفع درجته العليا وأعطه سؤله في الآخرة والاولى كما آتيت ابراهيمؑ وموسىؑ اللّهمّ صلّ أبداً أفضل صلواتك على سيّدنا عبدك ونبيّك ورسولك محمّدٍ وآلهٖ وسلّم عليه تسليماً؛ وزده تشريفاً وتكريماً، وأنزله المنزل المقرّب، عندك يوم القيامة (۲۱) "بن عباس نقل کرتے ہیں جب تم محمد مصطفیؐ پر صلوات بھیجنا چاہو تو اس طرح کہو: بارالٰہا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم کی شفاعت کو قبول فرما اور ان کو بلند درجہ عطا فرما اور ان کو آخرت ودنیا میں بلند درجہ عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ وموسیٰؑ کو عطا فرمایا تھا، بارالٰہا! اپنی بافضیلت صلوات کو ہمیشہ اپنے بندے ونبی ورسول محمد مصطفیؐ اور ان کی آلؑ پر نازل فرما اور سلامتی نازل فرما جس طرح سلامتی بھیجنے کا حق ہے اور قیامت کے دن ان کے شرف وعزت کو زیادہ فرما اور اپنے قرب کی منزل عطا فرما۔

حدیث ۲۲: الفتوحات الربانية: ابن مسعود البدري أنّهم قالوا: يارسول اللّهؐ: أمّا السلام عليك فقد عرفناه، فكيف نصلّي عليك إذا نحن صلّينا في صلاتنا قال: قولوا: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وآل محمّدٍ، (الحديث) ﴿صحّحه الترمذي وابن خزيمة والحكم، ومرادهم بالسلام الّذي عرفوه سلام التشهّد﴾. (۲۲) "ابن مسعود البدری نقل کرتا ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہؐ! ہم نے تشہد میں سلام کے بارے میں تو جان لیا، لیکن نماز میں آپؐ پر صلوات کس طرح پڑھیں؟ فرمایا: اس طرح کہو بارالٰہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما"

حدیث ۲۳: مجمع الزوائد: عن ابن مسعود قال: علّمني رسول اللّهؐ التحيّات للّه والصّلوات والطيّبات: السّلام عليك أيّها النبيّ ورحمة الله وبركاته، السّلام علينا

Presented by www.ziaraat.com

"ابن مسعود نے کہا مجھے رسالتمآبؐ نے ذکر صلوات کو یوں تعلیم فرمایا: خداوند متعال کے سلام وصلوات وطیبات آپؐ پر ہوں اے نبی اللہؐ! آپؐ پر سلام، رحمت، برکات ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہوں، میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اس کا بندہ اور رسولؐ ہے، بارالٰہا! محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت نازل فرما جس طرح حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائی تھی بے شک تو لائق حمد و بزرگ و بالاتر ہے، اور ان کے ساتھ ہم پر رحمت نازل فرما، بارالٰہا! محمدؐ وآل بیت محمدؐ پر برکت نازل فرما۔

حدیث ۲۴: (الاعلام بفضل الصلوة على النبيّ): عن مجاهد، قال: أخذ بيدي ابن أبي ليلى وأبومعمّر، قال: علّمني ابن مسعود التّشيّدي وقال: علّمنيه رسول اللّهؐ كماكان يعلّمنا السّورة من القرآن التّحيّات للّه والصّلوات والطّيّبات: السّلام على النبيّ ورحمة اللّه وبركاته، السّلام علينا وعلى عباد اللّه الصّالحين، أشهد أن لا اِله اِلاّ اللّه، وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله، اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل بيتهٖ كماصلّيت على ابراهيمٔ اِنك حميد مجيد، اللّهمّ صلّ علينا معهم، اللّهمّ بارك على محمّدٍ وعلى أهل بيتهٖ كما باركت على آل ابراهيمٔ اِنك حميد مجيد، اللّهمّ بارك علينا معهم صلوات اللّه وصلوات المؤمنين على محمّد النبيّ الاُمّيّ، السّلام عليكم ورحمة اللّه وبركاته. (۲۴) (یہ حدیث اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے لیکن اس میں اللّهمّ بارك علينا سے السّلام عليكم ورحمة اللّه وبركاته تک اضافہ ہے) "کتاب الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبیؐ میں ہے کہ ابومعمّر نے کہا کہ مجھے ابن مسعود نے کہا ہے کہ رسالتمآبؐ نے اس طرح صلوات تعلیم فرمائی ہے۔﴿جو اوپر ذکر ہے﴾

حدیث ۲۵: عن امرأة عجوزة علوية رآها في دار خديجة سلام الله علیہا بمكّة في حكاية طويلة فيها معجزة، عن الحجة عليه السلام أنّها قالت له يقول ايّ الحجة عليه السلام لك اِذا صلّيت على نبيّك كيف تصلّي عليه؟ فقلت: أقول: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وآل محمّدٍ وبارك على محمّدٍ وآل محمّدٍ كأفضل ماصلّيت وباركت وترحّمت على اِبراهيمٔ وآل ابراهيمٔ اِنك

حميدمجيد. فقال لها: اِذا صلّيت فصلّ عليهم كلّهم وسمهم فقلت: نعم، فلمّا كان من الغد نزلت ومعهادفتر صغير فقالت: يقول لك: اِذا صلّيت على النبيّ فصلّ عليه وعلى أوصيائه على هذه النسخة وهي موجودة في المطولات (۲۵)

"اس روایت میں ہے کہ ایک نے ایک ضعیفہ سیدہ کو حضرت خدیجہؑ کے گھر میں مکہ مکرمہ میں دیکھا اس کے ساتھ ایک معجزہ [illegible] تو اس نے کہا کہ میں نے محمدؐ وآل محمدؐ پر مخصوص صلوات پڑھی تھی جس کی وجہ سے معجزہ رو[illegible]ہوا تو اس نے کہا کیسی صلوات پڑھی؟ جواب دیا: صلوات یہ تھی: بارالٰہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام نازل فر[illegible] اور ان پر برکت نازل فرما اور ان پر رحم فرما جس طرح حضرت ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ پر تو نے نازل فرمائی[illegible] بے شک تو لائق حمد ومجد ہے اور جس کو اس بوڑھیا نے دیکھا اس نے فرمایا کہ تمام ارواح مقدسہ پر صلوات[illegible] بھیجا کرو کہا صلوات کو مجھے لکھ کر بھی دیا کہ تمام اوصیاء پر بھی صلوات بھیجا کرو یہی معجزہ صلوات بڑی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

حدیث ۲۶: فاللّٰه تعالى أمر بالصلوٰة على نبيّهٖ وقدفسر النبيّ، ذلك (أي آية الصّلوات) بالصّلوٰة عليه وعلى آله (۲۶) "اللہ تعالیٰ نے جو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات پڑھنے کا حکم دیا وہ صلوات محمدؐ اور اس کی آلؑ پر صلوات ہے"

حدیث ۲۷: عن عبدالرحمان بن كثير عن الصادقؑ، في حديث اِلى أن قال: قلت فكيف نقول نحن اِذا صلينا عليهم؟ قال: تقولون: اللّهمّ اِنّا اصلّي على محمّدٍ نبيّك وعلى آل محمّدٍ كما أمرتنا به، وكما صلّيت أنت عليه فكذلك صلواتنا عليه. (۲۷) "عبدالرحمان بن کثیر نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا آقا! کیسے ہم آپؑ پر صلوات بھیجیں؟ فرمایا اس طرح کہا کرو! بارالٰہا! بے شک ہم محمدؐ تیرے نبی اور اس کی آلؑ پر صلوات بھیجتے ہیں جس طرح تو نے حکم دیا ہے اور جس طرح تو اس پر بھیجتا ہے اور اسی طرح ہم بھی اس پر صلوات بھیجتے ہیں"

حدیث ۲۸: عن زيد بن خارجة: أنه صلّى قال: صلّوا عليّ واجتهدوا في الدعاء وقولوا: "اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ، وبارك على محمّدٍ وآل محمّدٍ كما

Presented by www.ziaraat.com

بارکت علی ابراھیمؑ وآل ابراھیمؑ اِنک حمید مجید"(۲۸) "زید بن خارجہ رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھ پر صلوات بھیجا کرو اور دعا میں کوشش کرو کہ اس صلوات کو پڑھو: بارالہا! محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ان پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل فرمائی بے شک تو قابل حمد وستائش اور مجد ہے"

حدیث ۲۹: عن قتادة، قوله :"اِنّ اللّٰہ وملائکتہ یصلّون علی النبیّ یاایّھاالّذین آمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً" قال: لمّانزلت ھذہ الآیة قالوا: یارسول اللّٰہؐ! قد علمنا السلام علیک، فکیف الصلوٰة علیک؟ قال: قولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ، کما صلّیت علی اِبراھیمؑ، وبارک علی محمّدؐ، کما بارکت علی ابراھیمؑ". (۲۹) "قتادہ نقل کرتا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ (اِنّ اللّٰہ وملائکتہ...) نازل ہوئی، تو ہم نے عرض کی یارسول اللہؐ! آپؐ پر سلام بھیجنے کو تو ہم نے جان لیا، لیکن صلوات بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو حضرتؐ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو: اے بارالہا! تو محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت وبرکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائی"

حدیث ۳۰: عن بریدہ قال: قلنا: یارسول اللّٰہؐ! قد علمنا کیف تسلم علیک، فکیف نصلّي علیک؟ قال: قولوا: اللّھمّ اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ کماجعلتھا علی ابراھیمؑ اِنک حمید مجید. (۳۰) "درمنثور میں بریدہ سے نقل ہے کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے عرض کی یارسول اللہؐ! کیسے آپؐ پر درود وسلام بھیجا کریں؟ فرمایا اس طرح کہا کرو: بارالہا! اپنی صلوات ورحمت وبرکات کو محمدؐ وان کی آلؑ پر نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر نازل فرمائی بے شک تو قابل حمد وبزرگ ہے۔

حدیث ۳۱: عن ابن مسعود قال: قلنا: یارسول اللّٰہؐ! قدعرفنا کیف السلام علیک، فکیف نصلّي علیک؟ قال: قولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وأبلغہ درجة الوسیلة من الجنّة اللّھمّ اجعل في المصطفین محبّتہ وفي المقرّبین مودّتہ وفي علیّین ذکرہ ودارہ والسلام علیک ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ کماصلّیت علی

اِبراھیمؑ وعلی آل ابراھیمؑ اِنک حمید مجید وبارک علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ (۳۱). ترجمہ: ابن مسعود نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا آقا! آپؐ کی ذات پر کس طرح درود وسلام کو بھیجا کریں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: بارالہا! محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور جنت میں ان کو وسیلہ کا درجہ عطا فرما، بارالہا! اور جن لوگوں کو تو نے منتخب کیا ہے ان کے اندر ان کی محبت رکھ دے اور اپنے مقربین میں ان کی مودت کو رکھ دے اور علیین اور دارالسلام میں ان کے ذکر کو رکھ دے اور اس پر سلامتی اور تیری رحمت وبرکت ہو، بارالہا! محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود وسلام کو نازل فرما جس طرح تو نے حضرت اب ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل فرمائی بے شک تو لائق حمد وبزرگ ہے اور محمدؐ اور اس کی آلؑ میں برکت نازل فرما۔

حدیث ۳۲: عن ابن مسعود قال: اِذا صلیتم علی النبي[۸] فاحسنوا الصّلوٰة علیہ فاِنکم لاتدرون لعلّ ذلک یعرض علیہ قالوا: فعلّمنا؟ قال: قولوا: اللّھمّ اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سیّدالمرسلین واِمام المتّقین وخاتم النّبیّین محمّد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرّحمة اللّھمّ ابعثہ مقاماً محموداً یغبطہ بہ الأوّلون والآخرون، اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ کما صلّیت علی اِبراھیمؑ وآل ابراھیمؑ اِنک حمید مجید (۳۲) "ابن مسعود نے کہا کہ جب رسالتمآبؐ پر صلوات بھیجا کرو تو اچھی صلوات بھیجا کرو کیونکہ تم نہیں جانتے ہو یہ تمہارے سامنے پیش کی جائے گی تو لوگوں نے پوچھا: کس طرح صلوات بھیجیں ہمیں تعلیم فرمائیں" (بقیہ ترجمہ حدیث ۲۱ میں ذکر ہے)

حدیث ۳۳: أبي کثیر بن أبي مسعود الأنصاري قال: نزلت: ﴿اِنّ اللّٰہ وملائکتہ یصلّون علی النبی﴾ الآیة قالوا: یارسول اللّٰہؐ! ھذا السلام علیک قد عرفناہ، فکیف الصلوٰة علیک؟ وقد غفرلک ماتقدّم من ذنبک وماتأخرّ قال: قولوا: اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ کما صلّیت علی اِبراھیمؑ اللّھمّ بارک علی محمّدؐ کما بارکت علی آل ابراھیمؑ (۳۳) "ابوکثیر انصاری نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ (انّ اللّٰہ وملائکتہ ...) نازل ہوئی تو ہم نے کہا یارسول اللہؐ! آپؐ پر سلام کرنا

Presented by www.ziaraat.com

تو ہم نے جان لیا، لیکن آپ پر کیسے صلوات بھیجیں؟ خدا آپ پر پہلے بھی اور بعد میں بھی رحمت نازل فرمائے، تو آپ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو: بارالہا! محمدؐ پر رحمت و برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ پر برکت و رحمت نازل فرمائی ہے۔

حدیث ۳۴: عن أبي مسعود الأنصاري أنّ بشير بن سعد قال: يارسول اللّٰہؐ! أمرنا اللّٰہ أن نصلّي عليک، فكيف نصلّي عليک؟ فسكت حتّى تمنينا أنّا نسأله، ثمّ قال: قولوا: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ كما صلّيت على إبراهيمؑ، وبارک على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ كما باركت على ابراهيمؑ في العالمين إنک حميد مجيد والسلام كما قد علمتم (۳۴) "ابی مسعود انصاری بشر بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے کہا یارسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ نے ہم پر حکم کیا ہے کہ آپ پر صلوات بھیجیں آقا! بتائیں کہ کس طرح آپ پر صلوات بھیجیں آنحضرتؐ ساکت ہو گئے، ہم نے دل میں سوچا کہ ہم ایسا سوال نہ کرتے تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرمائی اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر عالمین میں برکت نازل فرمائی بے شک تو قابل حمد و ستائش اور بزرگ ہے (ہم نے کہا! آپ پر سلام بھیجنے کو ہم نے جان لیا ہے)"

حدیث ۳۵: ابن خزيمة والحاكم وصحيحه والبيهقي في سننه، عن أبي مسعود عقبة بن عمرو: أنّ رجلاً قال: يارسول اللّٰہؐ! أمّا السلام عليک فقد عرفناه، فكيف نصلّي عليک إذا نحن صلّينا عليک في صلاتنا؟ فصمت! فقال: اللّهمّ صلّ على النبيّ الاُمّيّ وعلى آل محمّدٍ كما صلّيت على إبراهيمؑ وعلى آل ابراهيمؑ، وبارک على محمّد النبيّ الاُمّيّ وعلى آل محمّدٍ كما باركت على ابراهيمؑ وعلى آل ابراهيمؑ إنک حميد مجيد (۳۵) "ابن خزیمہ ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسالتمآبؐ سے سوال کیا یارسول اللہؐ! ہم نے آپ پر سلام کو تو جان لیا (کیونکہ نماز میں پڑھتے ہیں) لیکن آپ پر صلوات کو کیسے پڑھیں تو آنحضرتؐ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر فرمایا (اوپر والی حدیث ۵۸ میں اس کا معنی ذکر ہو چکا ہے)۔

حدیث ۳۶: عن أبي هريرة قال: قلنا: يارسول اللّٰہؐ قد علمنا كيف السلام عليک فكيف نصلّي عليک: قال: قولوا: اللّهمّ اجعل صلواتک وبركاتک على آل محمّدٍ كما جعلتها على آل ابراهيمؑ إنک حميد مجيد (۳۶) "ابوہریرہ نقل کرتا ہے، ہم نے عرض کی یارسول اللہؐ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کو تو سمجھ لیا لیکن آپ پر صلوات بھیجنے کے بارے میں فرمایئے، آنحضرتؐ نے فرمایا! اے بارالہا! اپنی صلوات و برکات کو آل محمدؐ پر نازل فرما جس طرح آل ابراہیمؑ پر نازل فرمایا بے شک تو قابل حمد و مجد ہے۔

حدیث ۳۷: فيما احتج الرضاؑ على علماء المخالفين بمحضر المامون فى تفضيل العتره الطاهرة، قال و اما الاية السابقة فقول الله تعالىٰ: (ان الله و ملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه و سلموا تسليما) و قد علم المعاندون منهم انه لما نزلت هذه الايه قيل يا رسول الله قد عرفنا التسليم عليک فكيف الصلاة عليک فقال تقولون اللّهمّ صلّ على محمّدٍ و آل محمّد كما صليت على ابراهيمؑ و على آل ابراهيمؑ انک حميد مجيد فهل بينكم معاشر الناس فى هذا خلاف فقالوا لا قال المامون هذا ما لا خلاف فيه اصلا و عليه اجماع الامّة فهل عندک فى آل شئى اوضح من هذا فى القرآن قال ابو الحسنؑ نعم اخبرونى عن قول الله عزوجل (يس و القرآن الحكيم انک لمن المرسلين على صراط مستقيم) فمن عنى بقوله يس قالت العلماء (يس محمدٌ) لم يشک فيه أحدٌ قال ابو الحسنؑ فان الله عزوجل اعطى محمداً و آل محمدؑ من ذلک فضلا لا يبلغ احدًا كنه و وصفه الّا من عقله و ذلک ان الله عزوجل لم يسلم على احد الّا على الانبياء صلوات الله عليهم فقال تبارک و تعالى سلام على نوح فى العالمين و قال سلام على ابراهيمؑ و قال سلام على موسىٰؑ و هارونؑ و لم يقل سلام على آل نوح و لا قال سلام على آل ابراهيمؑ و لا قال سلام على آل موسىٰؑ و هارونؑ و قال عزوجل سلام على آل يٰسؑ يعنى آل محمدؑ (۳۷) "امام رضاؑ کا ارشاد: اس روایت میں امام رضاؑ کا مامون کے دربار میں کچھ علماء کے ساتھ اس آیت کریمہ (ان الله و ملائكته يصلون) کے بارے میں مناظرہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ نازل ہوئی تو اصحاب نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ صلوات کا

Presented by www.ziaraat.com

طریقہ کیا ہے تو حضرتؑ نے فرمایا: (اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ کما صلیت علی ابراھیمؑ و علی آل ابراھیمؑ انک حمید مجید) تو وہ حضرتؑ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ اس ذکر صلوات میں کسی کو اختلاف ہے؟ تو مامون نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ سب اس پر اتفاق کرتے ہیں، لیکن حضرتؑ سے سوال ہوا کہ اہلبیتؑ پر صلوات کا ہونا کسی طرح ثابت ہوتا ہے؟ تو حضرتؑ نے جواب دیا، کیا ﴿یٰس والقرآن الحکیم ...﴾ سے کون مراد ہے تو سب نے ایک ہو کر کہا آنحضرت ﷺ مراد ہیں تو مامون نے کہا کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں! تب حضرتؑ نے فرمایا کیا قرآن میں ﴿سلام علی ابراھیمؑ سلام علی نوحؑ سلام علی موسیٰؑ و ھارونؑ ...﴾ کے ساتھ ﴿سلام علی آل نوح، سلام علی آل موسیٰ و ھارون ...﴾ ذکر ہوا ہے، کہا ہرگز نہیں! لیکن ﴿سلام علی آل یٰس...﴾ ذکر ہوا ہے اس سے مراد محمد ﷺ اور ان کی آلؑ مراد ہیں۔

حدیث ۳۸: عن الأصبغ بن نباته، عن عليٍّ قال؛ ان لكلّ شيء ذروة الجنان الفردوس في بطنان العرش فيها قصران من لؤلؤتين: واحدة بيضاء وواحدة صفراء، وانّ في البيضاء لسبعين ألف قصر مسكن محمّدٍ و آل محمّدٍ وانّ في الصفراء لسبعين ألف مسكن ابراهيمؑ و آل ابراهيمؑ فاذا صلّيتم على محمّدٍ و آل محمّدٍ فصلّوا على ابراهيمؑ و آل ابراهيمؑ (۳۸)

"اصبغ بن نباتہ مولا کائنات علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر شئی کے لئے ایک چوٹی ہوتی ہے اور جنت الفردوس کی چوٹی عرش کے پہلو میں ہے اس میں لؤلؤ کے محل ہیں ان میں سے ایک محل سفید ہے اور دوسرا زرد رنگ کا ہے اور سفید محل میں ستر ہزار محل ہیں جو محمدؐ و آل محمدؐ کا مسکن ہے اور زرد محل میں ستر محل ہیں جو حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کا مسکن ہے"

حدیث ۳۹: باسناده عن زيد أبي اُسامة، عن أبي عبدالله في حديث الى أن قال: قلت كيف اُصلّي عليهم؟ قال: يقول: اللّهمّ اجعل صلواتك وصلوات ملائكتك وانبيائك ورسلك وجميع خلقك على محمّدٍ وأهل بيت محمّد عليهم السلام ورحمة الله وبركاتهم (۳۹) "زید ابی اسامہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں حدیث طولانی ہے،

لیکن مختصر کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اس نے سوال کیا آقا! آپ حضراتؑ پر کس طرح صلوات بھیجا کریں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہا کرو اے بارالہا! اپنی، اپنے ملائکہ، اپنے انبیاء و رسل اور تمام خلق کی صلوات کو محمدؐ و اہل بیت محمدؐ پر نازل فرما اور اپنی رحمت و برکات کو بھی ان پر نازل فرما۔

حدیث ۴۰: عن حريز قال: قلت لأبي عبدالله: جعلت فداك، كيف الصلوة على النبيّ؟ فقال قل اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ الّذين أذهب الله، عنهم الرجس وطهّرهم تطهيراً. قال: فقلت في نفسي: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ. فقال لي: ليس هكذا قلت لك قل: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ قال: فقلت: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ قال فقال لي ليس هكذا قلت لك قل اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ قال: فقلت: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ فقال لي: انّك لحافظ يا حريز، فقل: كما أقول لك: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ الّذين أذهب الله، عنهم الرجس وطهّرهم تطهيراً. قال: فقلت كما قال: فقال لي: قل: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ الّذين الهمتهم علمك واستحفظتهم كتابك واسترعيتهم عبادك، اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ الّذين أمرت بطاعتهم وأوجبت حبّهم ومودّتهم، اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وأهل بيتهِ الّذين جعلتهم ولاة أمرك بعد نبيّك (۴۰) "حریز کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے عرض کی آقا! آپ پر فدا ہوں رسالتمآبؐ پر صلوات کس طرح بھیجوں؟ حضرتؑ نے فرمایا! اس طرح کہا کرو بارالہا! محمدؐ و اہل بیتؑ جن سے تو نے رجس کو دور کیا اور اس طرح پاک رکھا جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے ان پر رحمت نازل فرما اور یہ کہو: بارالہا! محمدؐ و آل بیت محمدؐ پر رحمت نازل فرما پھر میں نے کہا کیا ایسا نہ کہوں؟ فرمایا اس طرح کہو بارالہا! محمدؐ و آل بیت محمدؐ جس سے رجس کو دور فرمایا ہے، اور ان کو ایسے پاک رکھا جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے اور ہمارے لئے اس طرح صلوات پڑھا کرو، بارالہا! محمدؐ و اہل بیت محمدؐ پر جن کو تو نے اپنے علم کو عطا فرمایا اور جن کے ذریعے تو نے اپنی کتاب قرآن مجید کی حفاظت فرمائی اور جن کو اپنی مخلوق سے فضیلت دی، ان پر رحمت نازل فرما، بارالہا! محمدؐ و اہل بیت محمدؐ پر جن کو تو نے نبیؐ کے بعد اپنے امور کا ولی قرار دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۴۱:عن الامام الحسن بن علی علیہ السلام في خطبة له:وفرض الله عزّوجلّ الصلوٰة علی نبیّه علی کافّة المؤمنین،فقالوا:یارسول الله کیف الصلوٰة علیک؟ فقال:قالوا:﴿اللّهمّ صلّ علی محمّدٍو آل محمّدٍ﴾ فحقّ علی کلّ مسلم أن یصلّي علینا مع الصلوٰة علی النبيّ فریضة واجبة.(۴۱)ترجمہ:امام حسنؑ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مومنین پر محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کو فرض کیا ہے تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ آپؐ پر کیسے صلوات پڑھی جائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا(اللّهمّ صلّ علی محمّدٍو آل محمّدٍ)پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ہر نماز میں نبیؐ پر صلوات پڑھے۔﴿ح-۳﴾

(۴)من فصّل بیني وبین آلي بعليّ

﴿میرے اور آل علیؑ کے درمیان جو فاصلہ ڈالتا ہے﴾

حدیث ۱:تجهیز الجیش: وروي أنّه سئل، عن کیفیّة الصلوٰة ؟ فقالؐ قولوا:اللّهمّ صلّ علی محمّدٍو آل محمّدٍ فقال رجل من الصّحابة:وعلی آل محمّدٍ؟ فقالؐ نعم! من فصّل بیني وبین آلي بعليٍّ لم ینل شفاعتي ومن طریق آخر: فلیس من اُمّتي، ﴿وجدت بخط فخر المحقّقین في اجوبته لمسائل السیّد حیدر الآملي ما لفظه: فقد نقل ،عن النبيّ أنّه قال:لا تفرّقوا بیني وبین آلي بعليّ﴾(۱) "لشکر کو آنحضرتؐ آمادہ فرما رہے تھے کہ ان سے کیفیت صلوات کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما،تو صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کیا آل محمدؐ پر بھی صلوات بھیجیں؟ فرمایا:ہاں اور جو شخص میرے اور میری آلؑ جو علیؑ سے ہے اس میں جدائی ڈالے گا وہ میری شفاعت کو نہیں پاسکے گا فخر محققین سے نقل ہے کہ آنحضرتؐ نے اس طرح فرمایا میرے اور میری آلؑ جو علیؑ سے ہے ان کے درمیان جدائی مت ڈالو"

حدیث ۲:عن أبي عبداللهؑ قال:سمع أبي رجلاً متعلقاً بالبیت وهو یقول:اللّهمّ صلّ علی محمّدٍ فقال له أبي: یاعبدالله! لا تبترها، لا تظلمنا حقنا، قل اللّهمّ صلّ علی محمّدٍو أهل بیته (۲)امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گھر میں تھا کہ گھر کے افراد میں سے کسی

نے فقط محمدؐ پر صلوات بھیجی تو اسی وقت میرے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آدھی صلوات نہ پڑھا کرو اور ہمارے حق پر ظلم نہ کرو بلکہ اس طرح کہا کرو: بارالہا! محمدؐ واہل بیتؑ محمدؐ پر درود وسلام نازل فرما"

حدیث ۳:روي مرسلاً أنّ بعض الصحابة قال:وعلی آل محمّدٍ،فقال النبيّ من فرق بیني وبین آلي بعليّ فلیس من اُمّتي.(۳)"بعض اصحاب کرام سے یہ نقل ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے میرے اور میری آلؑ جو علی علیہ السلام سے ہے ان کے درمیان صلوات میں جدائی ڈالی تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

حدیث ۴:قال رسول اللهؐ من صلّی عليّ ولم یصل علی آليّ لم یجد ریح الجنه و ان ریحها لتوجد من مسیره خمسمائه عام" رسالت مآبؐ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے لیکن میری آلؑ پر صلوات نہ بھیجے وہ کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا بلکہ وہ ۵۰۰ سال اس راستے سے بھی دور ہوگیا"﴿ح-۴﴾

(۵)﴿النهي، عن الصلوٰة اهل البتراء﴾

﴿ناقص صلوات سے نہی﴾

حدیث ۱:روي أنّه قال رسول اللّه: لا تصلّوا عليّ الصلوٰة البتراء فقالوا:ما الصّلوٰة البتراء؟ قال:"اللّهمّ صلّ علی محمّدٍ"وتمسکون، بل قولوا:اللّهمّ صلّ علی محمّدٍو علی آل محمّدٍ(۱)"آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ پر آدھی وناقص صلوات نہ بھیجا کرو،تو اصحاب نے سوال کیا ناقص صلوات کونسی ہے؟ فرمایا:تم ایسا نہ کہا کرو، بارالہا! محمدؐ پر رحمت نازل فرما فقط، پھر رک جاؤ بلکہ ایسا کہا کرو، بارالہا! محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما"

حدیث ۲:لب اللباب:عن النبيّ قال: من صلّی عليّ ولم یصلّ علی آلي ردّت علیه (۲)"لب اللباب میں رسالتمآبؐ سے روایت ہے جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے اور میری آلؑ پر صلوات نہ بھیجے اس کی صلوات کو اس کے منہ پر ماری جاتی ہے"

حدیث ۳:مارواه الشیخ أبوجعفر محمد بن بابویه، باسناده، عن عبدالله ابن سنان، عن أبي عبداللهؑ أنّه قال:قال رسول اللهؐ لأمیر المؤمنینؑ ذات یوم:الا اُبشّرک؟قال: بلی بأبي

Presented by www.ziaraat.com

أنت وأمّي فإنك لم تزل مبشّراً بكلّ خير. فقال: أخبرني جبرئيل آنفاً بالعجب، فقال أمير المؤمنين: ماالّذي أخبرك به يارسول اللّه؟ قال: أخبرني أنّ الرجل من أمّتي إذا صلّى عليّ وأتبع بالصلوة على أهل بيتي فتحت له أبواب السماء وصلّت عليه الملائكة سبعين صلوة، و(إن كان مذنبا) خطّاء ثمّ تحاتّ، عنه الذنوب كما تحاتّ الورق، عن الشجر، ويقول اللّه تبارك وتعالى: لبّيك عبدي وسعديك، ياملائكتي أنتم تصلّون عليه سبعين صلوة، وأنا أصلّي عليه سبعمائة صلوة وإذا لم يتبع بالصلوة عليّ أهل بيتي كان بينها وبين السماء سبعون حجاباً، ويقول اللّه جلّ جلاله: لالبّيك (عبدي) ولاسعديك، ياملائكتي لاتصعدوا دعاءه إلاّ أن يلحق بالنبيّ عترته، فلايزال محجوباً حتّى يلحق بي أهل بيتي (٣) "عبداللہ بن سنان امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسالتمآبؐ نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کو فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ کو خوشخبری دوں؟ مولا کائنات نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ تو بے شک ہمیں خوشخبری ہی دیتے رہتے ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا: ابھی جبرئیلؑ نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے پھر امیر المؤمنینؑ نے عرض کی یارسول اللہؐ وہ کونسی ایسی خبر ہے کہ جس نے آپؐ کو تعجب میں ڈال دیا؟ پھر فرمایا: کہ جبرئیلؑ نے کہا ہے جو شخص آپؐ کی امت میں سے آپؐ پر صلوات بھیجے گا اور اس صلوات میں میری اہل بیتؑ کا ذکر کرے گا خداوند متعال اسکے لئے آسمان کے دروازوں کو کھول دے گا اور اس پر ستر مرتبہ ملائکہ صلوات بھیجیں گے اگرچہ وہ گنہگار اور خطا کار ہی کیوں نہ ہو، اس کے گناہ اس طرح گر جائیں گے جس طرح درخت کے خشک پتے گر جاتے ہیں اس شخص کے لئے خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو کتنا سعادتمند ہے کہ میرے ملائکہ تم پر ستر مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں اور میں تم پر سات سو مرتبہ صلوات بھیجتا ہوں، اگر صلوات میں اہل بیتؑ کا ذکر نہیں ہوتا تو اس صلوات اور آسمان کے درمیان ستر حجاب حائل ہوجاتے ہیں تب خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے کہ میرے ملائکہ تیری دعا کو اوپر نہیں لاسکیں گے جب تک تو محمدؐ کی عترت کو ساتھ ذکر نہیں کرے گا اور ہمیشہ یہ صلوات پردے میں رہے گی جب تک تو اس صلوات کے ساتھ اہلبیتؑ کو ذکر نہیں کرے گا"

حديث ٤: عن عليّ عن رسول اللّه قال: لاتصلّوا عليّ صلواة مبتورة بل صلّوا الى أهل بيتي ولاتقطعوهم فإنّ كلّ نسب وسبب يوم القيامة منقطع إلاّ نسبي (٤) "امیر المؤمنینؑ نے رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ پر ناقص صلوات کو نہ بھیجا کرو بلکہ میری اہل بیتؑ پر بھی صلوات بھیجا کرو اور ان کو مجھ سے جدا نہ کیا کرو پس تم جان لو قیامت میں ہر حسب و نسب ختم ہوجائے گا مگر میرا حسب و نسب ان کے ساتھ باقی رہے گا۔

حديث ٥: عن عليّ بن الحسين، عن أبيه، عن جدّه قال: إنّ اللّه فرض على العالم الصلوة على رسول اللّه وقرننا به فمن صلّى على رسول اللّه ولم يصلّ علينا لقى اللّه تعالى وقد بتر الصلوة عليه وترك أوامره (٥) "امام زین العابدین علیہ السلام رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک خداوند متعال نے ہر عالم پر رسول اللہؐ پر صلوات کو واجب قرار دیا ہے اور جو شخص آنحضرتؐ پر صلوات پڑھے اور ہمیں چھوڑ دے تو وہ قیامت کے دن خداوند متعال سے ملاقات کرے گا درحالانکہ اس نے ناقص صلوات پڑھ کر اس کے احکام اور اوامر سے منہ موڑا ہے۔ ﴿ح-۵﴾

﴿نوٹ﴾ اگرچہ باب ۳، کی حدیث ۲۷، ۳۲ اس باب کے عنوان کے ساتھ بھی مربوط ہے

(٦) ﴿ذم ترك الصلوة على النبيّ﴾

﴿النبیؐ پر صلوات نہ پڑھنے کی مذمت﴾

حديث ١: البخاري في الأدب، عن جابر بن عبداللّه، أنّ النبيّ رقى المنبر، فلما رقي الدرجة الأولى قال: آمين! ثمّ رقى الثانية فقال: آمين! ثمّ رقى الثالثة، فقال آمين! فقالوا يارسول اللّه سمعناك تقول آمين! ثلاث مرات قال: لمّا رقيت الدرجة الأولى جاءني جبرئيل فقال: شقي عبد أدرك رمضان فانسلخ منه ولم يغفر له فقلت: آمين، ثمّ قال: شقي عبد أدرك والديه أو أحدهما فلم يدخلاه الجنة فقلت: آمين ثمّ قال: شقي عبد ذكرت عنده ولم يصل عليك فقلت: آمين. (١) بخاری فی الأدب: میں جابر بن عبداللہ سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ رسالتمآبؐ منبر پر قدم رکھنے لگے تو پہلی سیڑھی پر جب حضرتؐ نے قدم رکھا تو آمین! کہا اسی طرح

Presented by www.ziaraat.com

تینوں سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہوئے (آمین) کہا تو میں نے عرض کی یارسول اللہؐ! آپؐ نے (آمین) کیوں کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا جب میں منبر کی طرف جانے لگا تو جبرئیلؑ نازل ہوئے تو انھوں نے کہا جو شخص ماہ مبارک رمضان کو پائے اور وہ ختم ہو جائے اور اپنے گناہ نہ بخشا سکے، وہ بد بخت ہے تو میں نے (آمین) کہا پھر جبرئیل نے کہا وہ بد بخت ہے جو اپنے والدین یا ایک کو پائے اور ان کی خدمت نہ کرے تا کہ جنت حاصل کرلے تو میں نے (آمین) کہا پھر جبرئیلؑ نے کہا، وہ بد بخت ہے جس کے سامنے آپؐ کا نام لیا جائے اور آپؐ پر صلوات نہ بھیجے تو میں نے (آمین) کہا۔

حدیث ۲: ینابیع الموده وفي جواهر العقدين: انّ اللّه تعالى جعل أهل بيت نبيّه مطابقاً له في أشياء كثيرة عد فخر الدين الرازي منها خمسة أشياء والثانية في الصلوة على النبيّ وعلى آلهٗ كما في التشهد وغيره حيث لاتكون الصلواة عليه وسلّم الصلوة البتراء (۲) "فخر الدین رازی نے اہل بیت علیہم السلام کے لئے چند چیزیں مخصوص کیں ہیں ان میں سے نماز میں تشہد ہے اگر کوئی اہلبیتؑ پر تشہد میں صلوات نہیں بھیجے گا تو اس کی نماز ناقص ہوگی"

حدیث ۳: عن رسول اللّهؐ قال: وامّا أجفا الناس فرجل ذكرت بين يديه فلم يصلّ عليّ (۳) "رسالتمآبؐ نے فرمایا ظالم ترین شخص لوگوں میں سے وہ ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجے۔

حدیث ۴: عن ابی عبد اللهؑ قال اذا صلىّ احدكم و لم يذكر النبىّ و آلهٗ فى صلاته يسلك بصلاته غير سبيل الجنهٗ وقال رسول اللهؐ من ذكرت عنده فلم يصل علىّ دخل النار فابعده الله وقال ومن ذكرت عنده فنسى الصلوة علىّ خطى به طريق الجنه (۴) "جب کوئی اپنی نماز میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی آل پاکؑ کا نام نہ لے تو وہ نماز بہشت کے علاوہ کسی اور راستے کی طرف چلی جاتی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو جہنم میں داخل ہوگا اور رحمت الٰہی سے دور ہوگا اور جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات بھیجنا بھول جائے تو حقیقت میں وہ بہشت کے راستے کو بھول گیا ہے"

حديث ۵: عن أبي هريرة: أنّ النبيّ رقى المنبر فقال: آمين! آمين! آمين!، قيل له: يارسول اللّهؐ! ما كنت تصنع هذا؟ قال جبرئيلؑ: رغم أنف عبد أدرك أبويه أو أحدهما لم يدخله الجنّة قلت: آمين! ثمّ قالؑ رغم أنف رجل دخل عليه رمضان فلم يغفر له فقلت: آمين! ثمّ قال رغم أنف امرئ ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت: آمين (۵) "اس حدیث میں اور حدیث (۱) میں ایک جملہ کا فرق ہے وہاں (شقی عبد) ہے اور اس میں (رغم أنف) ہے کہ خداوند متعال اس کی ناک کو زمین پر رگڑ دے"

حديث ۶: عن جابر عبداللّه، عن النبيؐ قال: من ذكرني فلم يصلّ عليّ فقد شقي الخبر. ومنه: قال رسول اللّهؐ: يؤمر بقوم الى الجنة فيخطئون الطريق، قالوا: يارسول اللّهؐ ولِمَ ذاک؟ قال: سمعوا اسمي ولم يصلّوا عليّ (۶) "جابر عبداللہ رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! جو کوئی میرا نام لے اور مجھ پر صلوات نہ بھیجے، بے شک وہ بد بخت ہے، پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: ایک قوم کو جنت جانے کا حکم دیا جائے گا لیکن وہ راستہ بھول جائیں گے تو پوچھا گیا وہ کون ہوں گے؟ فرمایا جو میرا نام سنیں گے، لیکن مجھ پر صلوات نہیں بھیجیں گے"

حديث ۷: عن جابر بن عبداللّه عن النبيؐ قال من ذكرني فلم يصلّ عليّ فقد شقي الخبر (۷) "جابر بن عبداللہ رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر کسی نے میرا نام لیا اور مجھ پر صلوات نہیں بھیجی بے شک وہ بد بخت ہے۔

حديث ۸: عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّهؐ: رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل عليّ. الامامة والتبصرة: بإسناده عن موسى بن اسماعيل بن موسى بن جعفر عن أبيه عن آبائهٗ قال رسول اللّهؐ: مثله (۸) "ابو ہریرہ نے کہا کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجے اس کی ناک رگڑ دی جائے" اسی طرح کی روایت الامامة والتبصرة میں موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفرؑ نے بھی رسول اللہؐ سے نقل کی ہے"

حديث ۹: الدر المنثور لقاضي اسماعيل، عن الحسنؑ قال: قال رسول اللّهؐ: كفى به

Presented by www.ziaraat.com

شحا أن يذكرني قوم فلايصلّون عليّ (۹) "درمنثور میں قاضی اسماعیل امام حسنؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ اس قوم کے لئے یہ بخل و کنجوسی کافی ہے کہ ان کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجیں"۔

حدیث ۱۰: أحمد و الترمذي، عن الحسين بن عليّ أنّ رسول الله قال: البخيل من ذكرت، عنده فلم يصلّ (۱۰) "احمد و ترمذی امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر صلوات نہ بھیجے وہ بخیل ہے"

حدیث ۱۱: عن عمارة بن عزية، عن عبدالله بن عليّ بن الحسينؑ، عن أبيه قالؑ: قال رسول اللهؐ البخيل كلّ البخيل الّذي اِذا ذكرت، عنده لم يصلّ عليّ (۱۱) "عمارہ بن عزیہ نے عبداللہ بن علیؑ بن الحسینؑ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میرے والدگرامی نے رسالتمآبؐ سے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجے وہ بخیلوں کا بخیل ہے"

حدیث ۱۲: عن أبي جعفرؑ قالؑ: قال رسول اللهؐ من ذكرت، عنده فلم يصلّ عليّ فلم يغفر الله له فأبعده الله. (۱۲) "امام باقرؑ رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ صلوات نہ پڑھے اس کو خداوند متعال نہیں بخشے گا اور وہ رحمت الٰہی سے دور ہو جائے گا۔

حدیث ۱۳: عن علي بن أبي طالبؑ عن النبيؐ أنّه قال له: ياعليّ من نسي الصلوٰة عليّ (فقد-فقيه) أخطا طريق الجنّة (۱۳) "امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا جو شخص مجھ پر صلوات پڑھنا بھول جائے دراصل وہ جنت کا راستہ بھول گیا"۔

حدیث ۱۴: عن أبي عبداللهؑ عن رسول اللهؐ قال من ذكرت، عنده فنسی الصلوٰة عليّ خطئ به طريق الجنّة "امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوات پڑھنا بھول جائے بحقیقت میں وہ جنت کا راستہ بھول گیا ہے۔

حدیث ۱۵: لب اللباب: عن جعفربن محمدؑ قال في حديث: وفساد المعرفة في ترك الصلوٰة على خير الأنام. (۱۴) "کتاب لب اللباب میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ معرفت الٰہی کی بربادی کا سبب رسول الانام پر صلوات کو ترک کرنا ہے"

حدیث ۱۶: قال رسول اللهؐ من صلّى عليّ ولم يصل على آليّ لم يجد ريح الجنّة و ان ريحها لتوجد من مسيره خمسمائة عام (۱۶) "رسالت مآب فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے لیکن میری آلؑ پر صلوات نہ بھیجے وہ کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا بلکہ وہ ۵۰۰ سال اس راستے سے بھی دور ہو گیا" ﴿ح-۶﴾

(۷) ﴿الصلوٰة على النبيّ و آل النبيّ فی قنوت الوتر﴾

﴿قنوت وتر میں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات﴾

حدیث ۱: الامام الحسنؑ يقول: علّمنی رسول اللّهؐ كلمات اقولهُنّ فی قنوت الوتر: اللّهمّ اهدنی فيمن هديت عافنی فيمن عافيت، وتولّنی فيمن تولّيت، وبارک لي فيما أعطيت، وقنّي شرّ ماقضيت فانّک تقضي ولايقضي عليک وانّه لايذل من واليت، ولايعزّ من عاديت، تبارکت ربّنا وتعاليت، اللّهمّ صلّ على محمّدٍ و آل محمّدٍ وسلّم﴿ وكان علی ابن ابی طالبؑ يقنت بهذا فی صلوة الصبح.﴾ (۱) امام حسنؑ فرماتے ہیں کہ میرے جدّ بزرگوار نے مجھے یہ دعا تعلیم دی کہ نماز وتر کے قنوت میں پڑھو: بارالہا! مجھے اس سے ہدایت فرما جسے تو نے ہادی بنایا مجھے اس سے عافیت و سلامتی دے، جس کو تو نے عافیت عطا کی اور میرا وہ ولی قرار دے جس کو تو نے ولی قرار دیا اور جو تو نے عطا کیا ہے اس میں مجھے برکت عطا فرما جو شر و مصیبت میرے مقدر میں ہے مجھ سے ٹال دے اور کوئی ایسا نہیں فقط تیرے سوا، جس کو تیری طرف بھیج سکے، بے شک جس کو تو نے ولی و سرپرست قرار دیا ہے وہ گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو تو نے ذلیل کیا ہے وہ کبھی لائق احترام و عزت نہیں ہو سکتا، اے میرے پروردگار! تو بابرکت اور بلند مرتبے والا ہے، بارالہا! محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت اور سلامتی عطا فرما" ﴿یہی دعا مولا کائنات علی ابن ابی طالب نماز صبح کے قنوت میں پڑھتے تھے﴾

حدیث ۲: عن عبدالرحمٰن بن كثير عن الامام الصادقؑ كيف نصّلي؟ قال اللّهمّ اِنا نصّلي علٰى محمّدٍ نبيک وعلٰى آلِ محمّدٍ كما اَمَرْتَنا به و كما صَلَّيْتَ أنت عليه. (۲)

Presented by www.ziaraat.com

''عبدالرحمٰن بن کثیر امام جعفر صادق سے سوال کرتا ہے آقا! کیسے صلوات پڑھیں؟ حضرتؑ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو: بارالہا! بے شک ہم تیرے تو بھی ان پر صلوات بھیجتا ہے''

(اگر چہ حدیث طولانی ہے لیکن مورد بحث کو ذکر کیا ہے) ﴿ح۔۷﴾

(۸) صلواۃ لأهل القبور

﴿اہل قبور کی صلوات﴾

امام رضاؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اس صلوات کو قبرستان میں پڑھے گا تو اہل قبور پر ۶۰ سال تک عذاب نہیں آئے گا اور خود اس صلوات کو تلاوت کرنے والے کے ۱۰ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے، اگر کسی قبر پر اسکی تلاوت کی جائے، تو قیامت تک اس قبر پر عذاب نہیں ہوگا بشرطیکہ کسی کا حق اس کی گردن پر نہ ہو، وہ صلوات یہ ہے: اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ ما دامت الصلوات وصلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ ما دامت البرکات وصلّ علی روح محمّدٍ و آل محمّدٍ فی الارواح وصلّ علی جسد محمّدٍ و آل محمّدٍ فی الاجساد وصلّ علی قبر محمّدٍ و آل محمّدٍ فی القبور وصلّ علی صورة محمّدٍ و آل محمّدٍ فی الصُّور وصلّ علی تربة محمّدٍ و آل محمّدٍ فی التراب وصلّ علی نور محمّدٍ و آل محمّدٍ فی الانوار برحمتک یا ارحم الراحمین "بارالہا! محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت نازل فرما، جب تک تیری رحمت ہے اور محمدؐ اور اس کی آلؑ پر رحمت نازل فرما جب تک تیری برکات ہیں اور روح محمدؐ اور اس کی آلؑ کی ارواح پر رحمت نازل فرما اور محمدؐ کے جسم اور آل محمدؐ کے اجساد پر رحمت نازل فرما اور قبر محمدؐ اور آل محمدؐ کی قبور پر رحمت نازل فرما اور محمدؐ کی صورت پر اور آل محمدؐ کی صورتوں پر رحمت نازل فرما اور محمدؐ کی تربت پر اور آل محمدؐ کی تربت پر رحمت نازل فرما اور نور محمدؐ پر اور آل محمدؐ کے انوار پر رحمت نازل فرما اپنی ہی رحمت کو اے سب سے زیادہ رحم کرنے والا''

﴿وادی السلام قم کے قبرستان کے دروازے پر یہ صلوات لکھی ہوئی ہے﴾

(۹) من صلّی علی النبیؐ صلّی اللّٰه و ملائکته علیه

﴿جو کوئی رسالت مآبؐ پر صلوات بھیجتا ہے خداوند متعال اور اسکے فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں﴾

حدیث ۱: عن ابی عبد اللّٰهؑ قال ان ذکر النبیؐ فاکثروا الصلاة علیه فانه من صلّی علی النبیؐ صلوةً واحدةً صلّی اللّٰه علیه الف صلاه فی الف صف من الملائکة و لم یبق شئی ممّا خلقه اللّٰه الّا صلّی علی العبد لصلاة اللّٰه علیه و صلاة ملائکته فمن لم یرغب فی هذا فهو جاهل مغرور قد بریٔ اللّٰه منه و رسوله و اهل بیته (۱) "امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آنحضرتؐ کا نام لیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر بہت صلوات و درود بھیجا کریں، کیونکہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو خداوند متعال اس پر ایک ہزار مرتبہ اور ہزار صف میں کھڑے ہوئے فرشتے اس کے لئے صلوات بھیجتے ہیں اور خداوند متعال کی مخلوق میں سے کوئی ایسی شئی نہیں رہ جاتی جو اس پر صلوات نہ بھیجے، اتنے اجر و ثواب ہونے کے باوجود کوئی اس کو ترک کرے حقیقت میں اس جیسا نادان اور متکبر شخص کوئی نہ ہوگا اور ایسے شخص سے خداوند متعال اور اسکا رسولؐ اور اس کے اہل بیت علیہم السلام بیزاری کا اظہار کرتے ہیں''

حدیث ۲: قال ابو عبد اللّٰهؑ یا اسحاق بن فروخ! من صلّی علی محمّدٍ و آل محمّدٍ عشرا صلّی اللّٰه علیه و ملائکته مائة مرة و من صلّی علی محمّدٍ و آل محمّدٍ مائة مرة صلّی اللّٰه علیه و ملائکته الفاً ما تسمع قول اللّٰه عزّوجل (هو الذی یصلّی علیکم و ملائکته لیخرجکم من الظلمات الی النور و کان بالمؤمنین رحیما). (۱) "امام جعفر صادق علیہ السلام اسحاق بن فروخ سے فرماتے ہیں جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور اسکی آل علیہم السلام پر دس مرتبہ درود و صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اور فرشتے اس پر ایک سو مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں اور جو شخص ایک سو مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو اس پر خداوند متعال اور فرشتے ایک ہزار مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں کیا تم نے (سورہ احزاب آیت ۴۳) کی تلاوت نہیں کی کہ جسمیں خداوند متعال فرماتا ہے، وہی وہ ذات ہے، جو تم پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تا کہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی منزل تک لے آئے اور وہ صاحبان ایمان پر بہت مہربان ہے،

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۳: قال رسول اللّهؐ: جاء ني جبرئيلؑ وقال لي : يارسول اللهؐ: لايصلّي عليک أحداً إلاّ ويصلّي عليه سبعون ألفاً من الملائكة (۳) "آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ نے مجھے آکر بتایا: اے اللہ کے رسولؐ آپؐ کی ذات گرامی پر ہر کوئی صلوات نہیں بھیجتا مگر یہ کہ اس پر ستر ہزار ملائکہ صلوات پڑھتے ہیں۔

حدیث ۴: وفی روایة عن عبدالرحمن بن عوف: قال رسول اللّهؐ: جاء ني جبرئيلؑ وقالؑ: انّه لايصلّي عليک أحد إلاّ ويصلّي عليه سبعون ألف ملک كان من أهل الجنّة (۴) (حدیث ۴ مثل حدیث ۳ کے ہے مگر کچھ اضافہ ہے) کہ جس پر ستر ہزار ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں، وہ کس طرح اہل جنت میں سے نہیں ہوسکتا۔

حدیث ۵: عن ابي هريرة قال: قال رسول اللّهؐ: صلّوا علي صلّى الله عليكم "ابوہریرہ ،رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا: مجھ پر صلوات بھیجو تا کہ خداوند متعال تم پر رحمت نازل فرمائے (۵)

حدیث ۶: عبدالرزّاق وابن أبي شيبة والطبراني والحاكم في الكنى، عن عامر بن ربيعة قال: قال رسول اللّهؐ: من صلّى علي صلاة صلّى الله عليه فاكثروا (۶) "رسالتمآبؐ سے روایت ہے کہ جو مجھ پر صلوات بھیجتا ہے خداوند متعال اس پر صلوات بھیجتا ہے اسی وجہ سے تم مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجا کرو"

حدیث ۷: عن أنس بن مالک قال: قال رسول اللّهؐ من صلّى عليه صلّت عليه الملائكة، ومن صلّت عليه الملائكة صلّى الله عليه، ومن صلّى الله عليه فلم يبق شيء في السماوات ولافي الأرض إلاّ صلّى عليه (۷) "رسالتمآبؐ فرماتے ہیں: جوشخص مجھ پر صلوات بھیجتا ہے اس پر ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں تو اس پر رب العزت رحمت نازل کرتا ہے زمین وآسمان میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ جاتی جو اس پر صلوات نہ بھیجے"

حدیث ۸: فی خطبة خطبها امير المومنينؑ بعد وفاة النبیؐ قالؑ: با لشها دتين تدخلون

الجنّة و بالصلواة تنالون الرحمة فاكثروا من الصلوٰة على نبيكم و آلهؑ (ان الله و ملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه و سلّموا تسليما) (۸) "مولا کائناتؑ نے رسالت مآب ﷺ کی وفات کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا جو شخص توحید ورسالت کی گواہی دے گا جنت میں داخل ہوگا اور درود وصلوات سے رحمت کا نزول ہوتا ہے تم رسالت مآب ﷺ اور اسکی آلؑ پر کثرت سے صلوات پڑھا کرو پھر آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی (انّ الله وملائكته يصلون على النبي...) (پہلے بھی یہ روایت گزر چکی ہے)

حدیث ۹: عن ابی عبد اللهؑ قالؑ قال رسول اللهؐ من صلى علیّ صلیّ الله علیه و ملائکته و من شاء فلیقلل و من شاء فلیکثر (۹) "امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ رسالت مآبؐ نے فرمایا جو مجھ پر صلوات بھیجے گا اس پر خداوند متعال اور اس کے ملائکہ صلوات بھیجیں گے اب اسکی مرضی کم صلوات بھیجے یا زیادہ"

حدیث ۱۰: عن ابی عبد اللهؑ قالؑ قال رسول اللهؐ ذات یوم لعلیؑ آلا ابشرک! فقال بلی! بابی انت و امی فانک لم تزل مبشرا بکل خیر فقالؐ اخبرنی جبرئیلؑ آنفا بالعجب فقالؑ له علیؑ وما الذی اخبرک یا رسول اللهؐ فقال اخبرنی ان الرّجل من امتی اذا صلیّ علیّ و اتبع بالصلوٰة علی اهل بیتیؑ فتحت له ابواب السماء و صلت علیه الملائکة سبعین صلوٰة (۱۰) "امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسالت مآب مولا کائنات علیؑ ابن ابی طالب کو فرماتے ہیں یا علیؑ کیا میں آپ کو خوشخبری دوں، عرض کی کیوں نہیں آقا! فرمایا ابھی جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص میرے اور میری اہلبیتؑ پر درود بھیجے گا خداوند متعال اس کے لئے جنت کے ستر دروازے کھول دے گا اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجیں گے" ﴿۹﴾

(۱۰) صلواة توجب قرب الربّ وقرب النبي

﴿صلوات تقرب الٰہی اور تقرب رسالتمآبؐ کا سبب ہے﴾

حدیث ۱: قال رسول اللّهؐ: إنّ الله تعالى أوحى إلى موسىؑ إن أردت أن أكون إليک

Presented by www.ziaraat.com

أقرب من كلامك إلى لسانك ومن روحك لجسدك فأكثر الصلوٰة على النبي الأُمّي (١) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ خداوندمتعال نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کی: اے موسیٰؑ! تو چاہتا ہے کہ تیری گفتگو سے جتنا قریب زبان ہے اور تیرے جسم سے جتنا قریب روح ہے اس سے [illegible]ں تو میرے زیادہ قریب ہو جانا چاہتا ہے تو میرے نبیؐ پر صلوات بھیجا کر"

حدیث ۲: قال رسول الله أقربكم مني منزلاً يوم القيامة أكثركم عليّ صلاة. (٢) رسالتمآبؐ فرماتے ہیں: قیامت میں مجھ سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ صلوات بھیجتا ہے،

حدیث ۳: قال رسول الله أقربكم مني مجلساً أكثركم عليّ صلواة. (٣) "رسالتمآبؐ فرماتے ہیں: میری محفل میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجے گا"

حدیث ۴: قال رسول الله: إنّ أقربكم مني يوم القيامة في كلّ موطن أكثركم عليّ صلواة في دار الدنيا. (۴) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں تم میں سے وہ شخص ہر مقام پر میرے زیادہ قریب ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ صلوات بھیجے گا"

حدیث ۵: الدر المنثور الترمذي وحسنة وابن حبان، عن ابن مسعود: إنّ رسول الله قال: أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عليّ صلوة. (۵) "ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا قیامت میں وہ شخص مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجتا ہے"

حدیث ۶: روي، عن عبدالله بن مسعود: إنّ رسول الله قال أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عليّ صلوة في دار الدنيا (۶) ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ قیامت میں میرے نزدیک بلند مرتبہ والا شخص وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجی ہے۔

حدیث ۷: قال رسول الله صلّى عليه صلوٰة واحدة أمر الله حافظيه أن لا يكتبا عليه ذنباً ثلاثة أيام. (۸) "رسالتمآب کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوندمتعال اس شخص کے مؤکلین کو حکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھیں"

(۱۱) فضل صلوات مرة ﴿ایک مرتبہ ذکر صلوات کی فضیلت﴾

حدیث ۱: عن ابن عباس، عن النبيّ: أنّه قال من صلّى عليّ صلواة واحدة صلّى الله عليه ألف في ألف صف من الملائكة ولم يبق رطب ولا يابس إلّا وصلّى على ذلك العبد لصلوٰة الله عليه. (۱) "ابن عباس رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو خداوندمتعال اس پر ہزار مرتبہ صلوات بھیجتا ہے کہ ملائکہ کی ہزار صفیں وہاں موجود ہوتی ہیں، کوئی خشک وتر باقی نہیں رہ جاتا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندہ پر صلوات نہ بھیجے۔

حدیث ۲: قال رسول الله: من صلّى عليّ مرّة صلّى الله عليه عشراً، ومن صلّى عليّ عشراً صلّى الله عليه مائة مرّة، ومن صلّى عليّ مائة مرة صلّى الله عليه ألف مرّة، ومن صلّى عليّ ألف مرّة ولا يعذبه الله في النار أبداً. (۲) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوندمتعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوندمتعال اس پر ایک سو مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اور جو شخص ایک سو مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوندمتعال اس پر ایک ہزار مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اور خداوندمتعال اس شخص پر جہنم کا کوئی عذاب نہیں بھیجے گا"

حدیث ۳: عن واثلة بن الأسقع، قال: لمّا جمع رسول الله عليّاً وفاطمةً والحسنَ والحسينَ عليهم السلام تحت ثوبه قال: اللّهمّ قد جعلت صلواتك ورحمتك ومغفرتك ورضوانك على إبراهيمَ وآل ابراهيمَ، اللّهمّ منّي وأنا منهم فاجعل صلواتك ورحمتك ومغفرتك ورضوانك عليّ وعليهم "واثلة بن الاسقع روایت کرتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کو ایک چادر کے نیچے جمع کر چکے تو فرمایا: اے بارالٰہا! جسطرح تو نے اپنی صلوات ورحمت ومغفرت اور رضوان کو ابراہیمؑ اور اس کی پاک آلؑ پر نازل فرمائی ہے، اے بارالٰہا! یہ (سب) مجھ میں سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں اور اپنی صلوات ورحمت ومغفرت اور رضوان کو مجھ اور ان پر نازل فرما (۳)

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۴: علي بن ابراهيم، قال: إنّ موسیٰ ناجاه الله تبارک و تعالیٰ فقالٗ له في مناجاته. وقد ذکر محمّداً فصلّ علیهم یابن عمران فإني أُصلي عليه وملائكتي (۴) علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا یا بن عمران! اپنی مناجات میں محمدؐ اور اس کی آل پاکؑ پر درود بھیجا کرو کیونکہ میں اور میرے ملائکہ بھی اس پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

حدیث ۵: قال النبيّ لقيني جبرئيلُ فبشرني قال: إنّ الله عزّ وجلّ يقول: من صلّى عليك صلّيتُ عليه ومن سلّم عليك سلّمتُ عليه، فسجدت لذلك. (۵) "آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ، جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے، خوشخبری دی، اور کہا: خداوند عزوجل ارشاد فرما رہا ہے جو شخص تجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور جو شخص تجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اس پر سلام بھیجتا ہوں بس تو اس ذات اقدس کے لئے سجدہ شکر بجالا"

حدیث ۶: عن أنس ومالک بن أوس بن الحدثان: إنّ النّبيؐ قال إنّ جبرئيلَ جاء ني فقال: من صلّى عليک واحدة صلّى الله عليه عشراً ورفع له عشر درجات (۶) انس بن مالک رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ خداوند متعال فرماتا ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہوں اور اس کے دس درجات کو بلند کر دیتا ہوں"

حدیث ۷: عبدالرزّاق قال: قال رسول اللهؐ: أتاني آت من ربي فقال: فقال: رجل یارسول الله فقال: لایصلّي علیک عبد صلوة إلا صلّى عليه عشراً فقال: رجل یارسول اللهؐ، ألا أجعل نصف دعائي لک؟ قال: إن شئت قال: ألا أجعل كلّ دعائي لک؟ قال: إذن یکفیک الله بالدنیا والآخرة. (۷) "عبدالرزاق رسالتمآبؐ سے روایت کرتا ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا: خداوند متعال کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ خداوند متعال فرماتا ہے کہ کوئی شخص بھی مجھ پر صلوات نہیں بھیجتا مگر میں اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہوں تو سامنے بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں اپنی آدھی دعا کو آپؐ کی ذات کے لئے قرار دوں گا تو حضرتؐ نے فرمایا تو اگر اس طرح کرے گا، تو حقیقت میں اپنی پوری دعا کو، تو نے میرے لئے قرار دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تیرے لئے کافی و وافی ہوگا"

حدیث ۸: ابن أبي شيبة وأحمد وعبدبن حميد والترمذي، عن أبي طلحة الأنصاري قال: أصبح رسول اللهؐ يوماً طيّب النفس يرى في وجهه البشر قالوا: یارسول اللهؐ أصبحت اليوم طيباً يرى في وجهک البشر. قال: أتاني آت من ربّي فقال: من صلّى عليک من أُمّتک صلوةً كتب الله له بها عشر حسنات، ومحا عنه سيّئات، ورفع له عشر درجات، ورد عليه مثلها وفي لفظ فقال: أتاني الملک فقال: يامحمّدؐ! أما يرضيک أنّ ربّک يقول: إنّه لا يصلّي عليک أحد من أُمّتک إلّا صلّيت عليه عشراً ولا يسلم عليک أحد من أُمّتک الا سلّمت عليه عشراً قال لي. (۸) "اُبی طلحہ انصاری رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسالتمآبؐ کو دیکھا کہ خوش و خرم تھے تو ہم نے کہا یا رسول اللہؐ! آج ہم آپؐ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خداوند متعال کی طرف سے آنے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ اے اللہ کے رسولؐ! جو شخص تیری امت میں سے مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کی برائیوں کو مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند کر دے گا اور اسی کی طرح اس پر صلوات بھیجے گا، دوسری عبارت میں یوں ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا اے محمدؐ! تیری امت میں سے کوئی صلوات نہیں بھیجے گا مگر یہ کہ خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجے گا اور کوئی بھی تیری امت میں سے تجھ پر سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا"

حدیث ۹: عن موسى بن جعفر عن آبائهؑ، عن أمير المؤمنينؑ: أنّه قال في جواب اليهودي الّذي سأله، عن فضل النّبيؐ على سائر الأنبياءؑ، فذكر اليهودي أنّ أسجد ملائكته لآدمؑ فقال: وقد أعطى الله محمّداً أفضل من ذلک، وهو أنّ الله صلّى عليه وأمر ملائكته أن يصلّوا عليه، وتعبّد جميع خلقه با لصلو اة عليه الى يوم القيامة، فقال جلّ ثناؤه: ﴿إنّ الله و ملائكته يصلّون على النّبيّ يا أيها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً﴾ فلا يصلّ عليه أحد في حياته ولا بعد وفاته إلّا صلّى الله عليه بذلک عشراً، وأعطاه من الحسنات عشراً بكلّ صلوة صلّى عليه، ولا يصلّ

Presented by www.ziaraat.com

عليه أحد بعدوفاته إلّا وهويعلم بذلك، ويردّ على المصلّي والسلام مثل ذلک،لأنّ الله جلّ وعزّ جعل دعاء اُمّته فيما يسألون ربّهم جلّ ثناؤه موقوفاً،عن الاجابة حتّى يصلّوا عليه فهذا أكبر وأعظم ممّا أعطى الله آدم ثمّ ذكر عليه السلام في بيان مافضّل الله به اُمّته :ومنها أنّ الله جعل لمن صلّى على نبيّه عشر حسنات،ومحا،عنه عشر سيّئات،وردّالله سبحانه عليه مثل صلاته على النبيّ(۹) "جناب امیرالمؤمنینؑ سے نقل ہے کہ کسی یہودی نے رسالتمآبؐ کی دوسرے انبیاءؑ پرفضیلت کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ حضرت آدمؑ کو ملائکہ نے سجدہ کیا ہے تو مولا کائنات امیرالمؤمنینؑ نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ کو اس سے زیادہ عطا فرمایا ہے اور وہ ذکرصلوات ہے جوخداوندمتعال خودبھی بھیجتا ہے اور ملائکہ کو بھی صلوات بھیجنے کا حکم دیا ہے اورتمام مخلوق کوحکم دیا ہے کہ قیامت تک صلوات بھیجتے رہیں اورخودارشادرب العزت ہے:"بے شک اللہ اوراس کے ملائکہ رسولؐ پرصلوات بھیجتے ہیں تواے صاحبان ایمان!تم بھی ان پرصلوات وسلام بھیجتے رہو "پس کوئی شخص بھی خواہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ہویااس دنیا سے رحلت کرنے کے بعدہوایک مرتبہ صلوات نہیں بھیجتامگر ربّ العزت اس پردس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اوراس پراس کو ہرایک صلوات پردس نیکیاں عطا کرتا ہے اوران کی وفات کے بعدکوئی بھی صلوات نہیں بھیجتامگرحضرتؐ کواس کاعلم ہوتا ہے اورصلوات بھیجنے والے پراس کی طرف درودوسلام اس کے لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ ذات اقدس نے دعا کی اجابت کو صلوات پڑھنے پرموقوف کردیا ہے اوریہ اس سے کہیں زیادہ ہے جوحضرت آدمؑ کوعطا کیا گیا ہے، پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی امت کو یہ فضیلت عطا فرمائی کہ اگرکوئی ان میں سے آنحضرتؐ پر صلوات بھیجتا ہے توخداوندمتعال اس کودس نیکیاں عطافرماتا ہے اوراس کی دس برائیوں کومٹادیتا ہے اوراسی طرح کے درودوسلام کواس کی طرف بھی بھیجتا ہے۔

حدیث ۱۰ :درالـلئالي:في حديث اِلى أن قال: .من صلّى علّي صلوة صلّى الله عليه وملائكته سبعين صلاة(۱۰)"ایک طولانی حدیث میں یہ جملہ ہے کہ جورسالتمآبؐ پرصلوات بھیجتا ہے خداوندمتعال اورملائکہ اس پرستر مرتبہ صلوات بھیجتے ہیں"

حدیث ۱۱ :قال رسول اللهؐ:من قال صلّى الله على محمّدٍ وآله قال الله جلّ جلاله صلّى الله عليک فليكثر من،ذلک(۱۱)"رسالتمآبؐ نے فرمایا:جس نے کہا کہ اے اللہ تو محمدؐ اوراس کی پاک آلؑ پردرودوسلام نازل فرما،توخداوندمتعال بھی اس شخص کے لئے رحمت نازل فرماتا ہے پس آپ بھی اس کوزیادہ سے زیادہ پڑھا کریں"

حدیث ۱۲ :قال رسول اللهؐ:ما من أحد صلّى علّي مرّة واسمع حافظيه الّا أن لايكتبا ذنباً له ثلاثة أيام. (۱۲)رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص بھی مجھ پرایک مرتبہ صلوات نہیں بھیجتا کہ جس کواس کے دوموکل فرشتوں نے سن لیا ہے مگر یہ کہ وہ موکل فرشتے تین دن تک اس کے گناہ کونہیں لکھتے"

حدیث ۱۳ :لب اللباب:مجهول القطب الراوندي،عن النبيّ:قال من صلّى علّي وعلى آليَ صلّت عليه الملائكة،ومن صلّت الملائكة صلّى الله عليه،ومن صلّى اللّه عليه لم يبق في السماوات والأرض ملک الاّ ويصلّون عليه،ومن صلّى علّي وعلى آليَ واحدة أمر اللّه حافظيه أن لايكتبا عليه ثلاثة أيّام. (۱۳)"قطب الدین راوندی اپنی کتاب لب اللباب میں رسالتمآبؐ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جوشخص مجھ پراورمیری آل پاکؑ پرصلوات بھیجتا ہے توملائکہ اس پرصلوات بھیجتے ہیں اورجس پرملائکہ صلوات بھیجیں ،تورب العزت اس پرصلوات بھیجتا ہے اورجس پر ربّ العزت صلوات بھیجے توزمین وآسمان میں کوئی فرشتہ باقی نہیں رہ جاتا کہ اس پرصلوات نہ بھیجے اورجوشخص مجھ پراورمیری آل پرایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس انسان کے موکل فرشتوں کوحکم دیتا ہے کہ تین دن تک اس کے کوئی گناہ نہ لکھے جائیں"

حدیث ۱۴ :قال النبيّ من قال:اللهم صلّ على محمّدٍوآل محمّدٍأعطاه الله أجراثنين وسبعين شهيداً وخرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه (۱۴)"رسالتمآبؐ کاارشاد ہے کہ جوشخص اس طرح درود بھیجے:"اللهم صلّ على محمّدٍ وآل محمّد"،توخداوندمتعال اس کو

Presented by www.ziaraat.com

۲۷ شہداء کا اجر عطا فرماتا ہے اور قیامت میں ایسے اٹھے گا کہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے، متولد ہوا ہو۔"

حدیث ۱۵: قال رسول اللّٰہؐ من صلّی علیّ مرّة لم یبق له من ذنوبه ذرة (۱۶)
: رسالتمآبؐ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجے گا تو اس کے گناہوں کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہ جائیگا

حدیث ۱۶: قال رسول اللّٰہؐ من صلّی علیّ مرّة خلق اللّٰه من قوله ملکاً له جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب رأسه وعنقه تحت العرش وهو یقول اللّٰهم صلّ علی عبدک مادام یصلّي علی نبیّک. (۱۷) "رسالتمآبؐ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو خداوند متعال اس کے قول سے ایک فرشتے کو خلق کرتا ہے جس کے دو پر ہوتے ہیں ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں اور اس کا سر اور گردن عرش کے نیچے ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے اے اللہ! کے بندے! تجھ پر درود و سلام ہو جب تک تم اپنے نبی گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتا رہے گا"

حدیث ۱۷: قال رسول اللّٰہؐ: من صلّي علیّ مرّة کتب اللّٰه له عشر حسنات، ومحا عنه عشر سیّئات، ورفع له عشر درجات (۱۸) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے خداوند متعال اس کو دس نیکیاں عطا فرماتا ہے اور اس کی دس برائیوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات کو بلند فرماتا ہے۔

حدیث ۱۸: قال النّبيؐ: من صلّی علیّ مرّة خلق اللّٰه تعالی یوم القیامة علی رأسه نوراً وعلی یمینه نوراً وعلی شماله نوراً وعلی فوقه نوراً وعلی تحته نوراً وفي جمیع أعضائه نوراً (۱۹) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو قیامت میں خداوند متعال اس کے سر سے ایک نور کو خلق فرماتا ہے اسی طرح اس کے دائیں طرف سے اور اس کے بائیں طرف سے اور اس کے اوپر اور نیچے سے ایک نور کو خلق فرماتا ہے بلکہ اس کے تمام اعضاء سے نور ہی نور کو پیدا فرماتا ہے۔"

حدیث ۱۹: قال النّبيؐ: من صلّی علیّ مرّة فتح اللّٰه علیه باباً من العافیة (۲۰) "رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر صلوات بھیجتا ہے خداوند متعال اس کے لئے خیر و عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے"

حدیث ۲۰: عن الصادقؑ: من صلّی علی النّبيؐ مرّة واحدة بنیة وإخلاص من قلبه قضی اللّٰه له مائة حاجة منها ثلاثون للدنیا وسبعون للآخرة. (۲۱) "امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص دل کے ساتھ ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے خداوند متعال دنیا میں اس کی تیس حاجات کر برلاتا ہے اور آخرت میں ستر حاجات کو پورا فرمائے گا"

حدیث ۲۱: عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہؐ: من صلّ علیّ صلاةً واحدةً صلّ اللّٰه علیه عشر صلوات وحطّت عنه عشر خطیئات ورُفعت له عشر درجات (۲۲) "انس بن مالک رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمادے گا اور دس درجات کو بلند فرمادے گا۔

حدیث ۲۲: فحدّثنا عن عبداللّٰه بن أبی طلحه عن أبیه أن رسول اللّٰہؐ: جاء ذات یوم والبشریٰ فی وجهه فقُلنا إنا لنریٰ البشریٰ فی وجهک فقال إنّه أتانی الملک فقال یامحمدُ انّ ربّک یقول أما یُرضیک أنّه لایُصلّی علیک أحدٌ إلاّ صلّیتُ علیه عشراً ولا نُسلّمُ علیک أحدٌ الاّ سلّمت علیه عشراً. (۲۳) "أبي طلحہ کا والد رسالتمآبؐ سے روایت کرتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے تو ہم نے سوال کیا اس خوشی کا کیا سبب ہے؟ تو آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ ابھی ایک فرشتہ خداوند متعال کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہے اور اس نے کہا ہے اے محمدؐ! کیا تو اس پر راضی ہے کہ کوئی بھی تجھ پر ایک مرتبہ صلوات نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجوں گا اور کوئی بھی تجھ پر ایک مرتبہ سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجوں گا" ح (۱۱)

Presented by www.ziaraat.com

(١٢) فضل الصلوٰة ثلاث مرّات

﴿تین مرتبہ ذکر صلوات کی فضیلت﴾

حدیث ١ :دعوات الراوندی عن الصادقؑ من صلیّ علی النبیؐ و آلہٗ مرة واحدة بنیّه و الخلاص من قبله قضی ﷲ له مائة حاجة منها ثلاثون للدنیا و سبعون للاخره و قال النبیؐ من صلّ علی کل یوم ثلاث مرات و فی کل لیله ثلاث مرات حبا لی و شوقا الی کان حقا علی ﷲ عزوجل ان یغفر له ذنوبه تلک اللیله و ذلک الیوم (١) قطب الدین راوندی اپنی کتاب دعوات میں امام صادقؑ میں سے روایت کرتے ہیں کہ جوشخص محمد ﷺ اور انکی پاک آلؑ پر خلوص دل کے ساتھ ایک مرتبہ بھی صلوات بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجات بر لائے گا جس میں سے تیئیس دنیا میں اور ستر آخرت میں پھر فرمایا کہ رسالت مآب نے فرمایا ہے جو شخص تین مرتبہ دن اور تین مرتبہ رات کو ہماری محبت کے شوق میں ہم پر صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اس کے اس دن ورات کے گناہ بخش دے گا۔

حدیث ٢ قال المعصومؑ و وردت فضلیة للصلوات علیه ثلث مرات فی کل یوم و ثلث مرات لیلة حبّا و شوقا الیه و ان افضل الاعمال فی الاخرة الصلوات علی محمد و سقی الماء وحب علی بن ابی طالبؑ (٢) معصوم فرماتے ہیں: صلوات کی فضیلت میں بہت سی روایات ہیں لیکن انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کم از کم دن ورات میں تین تین مرتبہ صلوات بھیجیں، تا کہ محمد ﷺ اوران کی پاک آلؑ کی طرف محبت اور لگاؤ کا اظہار کرے اور آخرت میں افضل ترین اعمال محمدؐ اوران کی پاک آلؑ پر صلوات بھیجنا اور پانی پلانا اور حبِ علی ابن ابی طالبؑ کا رکھنا ہے ح ﴿١٢﴾

(١٣) من صلّی علیه عشراً

﴿دس مرتبہ ذکر صلوات کی فضیلت﴾

حدیث ١ :قال رسول اللّٰہؐ :من صلّی علیّ فی صباح عشراً محیت،عنه ذنوب أربعین سنة .(١) "رسالتمآب کا ارشاد ہے کہ جوشخص مجھ پر دن میں دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے،

خداوند متعال اس کے چالیس سال کے گناہ معاف کردیتا ہے۔

حديث ٢ :ابن أبي شيبة أحمد و البخاري في الأدب،عن أنس بن مالك ، عن النبيّ صلّي صلواة واحدة صلّى اللّٰه عليه عشر صلوات وحطّ عنه عشر خطيات (٢): بخاری نے رسالتمآبؐ سے روایت کی ہے کہ جوشخص مجھ پر صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو محو کردیتا ہے (کتاب اللئالی میں اس کو اضافہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے) کہ اس کے دس درجات کو بھی بلند فرمادیتا ہے

حديث ٣:الدر المنثور : مسلم وأحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وابن حبان ، عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّهؐ: من صلّى عليّ واحدة صلّى الله عليه عشراً. (٣) ترجمہ: درالمنثور میں اہلسنت سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا خداوند متعال اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

حدیث ۴ :وقال رسول اللّهؐ:من صلّى عليّ صلوات صلّى اللّه بها عشر صلوات،ومحاعنه عشر سيئات ،وأثبت له بها عشر حسنات، واستبقاه الملكان الموكّلان به أيهما يبلغ روحي منه السلام: رسالتمآب فرماتے ہیں جوشخص مجھ پر صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ہے اور اس کی دس برائیوں کو مٹادیتا ہے اور دس نیکیوں کو لکھ دیتا ہے اور اس کے لئے دو فرشتوں کو موکل و مامور فرماتا ہے جو میری طرف سے اس کو سلام بھیجتے رہتے ہیں"

(١۴) فضل مجلس يصلي فيه على النبيّ

﴿محفل ذکر صلوات کی فضیلت﴾

حديث ١ :الدر المنثور :الخطيب في تاريخه،عن عائشة قالت :زيّنوا مجالسكم بالصلوٰة على النبيّ :حضرت عائشہ سے نقل ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اپنی مجالس ومحافل کو صلوات کے ذکر سے مزیّن ومنور کرو" (١)

حديث ٢ :عن رسول اللّهؐ أنه قال:أسري بي ليلة المعراج الى السماء فرأيت ملكاً

Presented by www.ziaraat.com

له ألف يدلكلّ يدألف اصبع وهويحاسب ويعد بتلك الأصبع فقلت لجبرئيلً: من هذا الملک؟ وما الّذي يحاسبه؟ قال: هذا ملک موكّل على قطرة المطر يحفظها كم قطرة تنزل من السماء إلى الأرض. فقلت للملک: أنت تعلم منذ خلق الله الدنيا كم قطرة نزلت من السماء إلى الأرض؟ فقال: يارسول اللهؐ والّذي بعثک بالحقّ إلى خلقه غير أنّي أعلم كم قطرة نزلت من السماء إلى الأرض أعلم تفصيلاً كم قطرة نزلت في البحر وكم قطرة نزلت في البر وكم قطرة نزلت في العمران وكم قطرة نزلت فى البستان وكم قطرة نزلت في السبخة وكم قطرة نزلت في القبور فقال رسول اللهؐ: فتعجبت من حفظه وتذكّره حسابه فقال: يارسول اللهؐ حساب لا أقدر عليه بما، عندي من الحفظ والتذكّر والأيدي والأصابع. فقال: أي حساب هو؟ فقال: قوم من اُمّتک يحضرون مجمعاً فيذكر اسمک، عندهم فيصلون عليک فأنا لا أقدر على حصر ثوابهم. (۲)

"رسالتمآبؐ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب معراج کی رات کو آسمان پر مجھے لے جایا گیا تو ایک فرشتے کو دیکھا جسکے ایک ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ کی ایک ہزار انگلیاں تھیں وہ حساب وکتاب کرنے میں، اسی انگلیوں سے مدد حاصل کرتا تھا حضرتؐ نے جبرائیل سے پوچھا یہ فرشتہ کون ہے؟ اور کیا حساب وکتاب کررہا ہے تو جبرائیلؑ نے عرض کی آقا: یہ فرشتہ مأمور ہے جو بھی بارش کا قطرہ زمین پر گرے اسکا حساب کرے، تب حضرتؐ نے فرشتے سے پوچھا: کیا تو یہ جانتا ہے کہ جب سے اس دنیا کو ربّ العزت نے خلق کیا ہے اس زمین پر بارش کے کتنے قطرے گرے ہیں اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے اپنی مخلوق کے لئے تجھے برحق پیغمبر بنا کر بھیجا ہے یہ جانتا ہوں کہ آسمان سے زمین پر کتنے بارش کے قطرے نازل ہوئے اس کے علاوہ بھی میں تفصیل سے اور دقیق طور پر جانتا ہوں کہ کتنے قطرے سمندر میں نازل ہوئے اور کتنے قطرے خشکی پر گرے اور کتنے قطرے آبادی پر آئے اور کتنے قطرے باغوں پر گرے اور کتنے قبروں پر، آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ذات کتنی علیم وخبیر ہے کہ جس نے تم جیسے فرشتے کو خلق کیا، تو فرشتے نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ حساب وکتاب

کی اتنی انگلیوں اور ہاتھوں کے ہوتے ہوئے اور اس تمام دقت والے ذہن کو رکھتے ہوئے ابھی تک ایک چیز کا حساب نہیں کرسکتا ہوں تو حضرتؐ نے پوچھا وہ کون سی چیز ہے؟ اس نے عرض کی: جب آپ کی امت کا ایک گروہ آپؐ کا اسم سن کر آپؐ پر صلوات بھیجتا ہے تو میں اس صلوات کے ثواب کا حساب نہیں کرسکتا ہوں"

حديث ۳: عن أبي هريرة قال: قال رسول اللهؐ: لاتجعلوا بيوتكم قبوراً وصلّوا عليّ، فإن صلاتكم تبلغني حيثما كنتم (۳): ابوہریرۃ رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور مجھ پر صلوات بھیجا کرو جس وقت بھی اور جس حالت میں بھی تم مجھ پر صلوات بھیجتے ہو وہ مجھ تک پہنچ جاتی ہے" ﴿ح۔۱۴﴾

(۱۵) مجلس لا يصلّى فيه على النبيّ

﴿ذکر صلوات کو ترک کرنے والی محفل﴾

حديث ۱: عن أبي عبداللهؑ: قال رسول اللهؐ: مامن قوم اجتمعوا في مجلس فلم يذكروا اسم الله عزّوجلّ ولم يصلّوا على نبيّهم إلّا كان ذلک المجلس حسرة ووبالاً عليهم. (۱): امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی قوم کسی جگہ پر جمع ہوجائے اور ذکر خداوند متعال نہ کرے اور اپنے نبی گرامی ﷺ پر صلوات نہ بھیجے تو وہ ان کا جمع ہونا ان کے لئے مصیبت اور افسردگی کا موجب ہوگا"

حديث ۲: قال رسول اللهؐ: مااجتمع قوم في مجلس لم يصلّ عليّ فيه إلّا تفرّقوا كقوم تفرّقوا عن ميّت ولم يغلوه. (۲): رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے اگر کوئی قوم ایک جگہ پر جمع ہوں اور اس مجلس میں مجھ پر صلوات بھیجے بغیر چلے جائیں تو ایسے ہیں جیسے میت کو برہنہ چھوڑ کر متفرق ہوجائیں۔

حديث ۳: عن جابر قال: قال رسول اللهؐ: مااجتمع قوم ثمّ تفرّقوا عن غير ذكر الله وصلوة على النبيّ إلّا قاموا عن أنتن جيفة. (۳): جابر رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی قوم کہیں جمع ہوں اور پھر بغیر کسی ذکر الٰہی اور مجھ پر صلوات بھیجنے کے آپس سے جدا ہوجائیں تو وہ مثل

Presented by www.ziaraat.com

ایسے ہیں کہ جمع نہیں ہوئے مگر جب وہ اٹھے تو مردار کی مانند تھے"

حدیث ۴: عن أبي هريرة، عنه، عن النبيّ قال: ماجلس قوم مجلساً لم يذكروا الله فيه ولم يصلّوا على نبيّهم إلاّ كان عليهم ترة فإن شاء عذّبهم وإن شاء غفرلهم (۴): ابی ہریرہ رسالتمآبؐ سے نقل کرتا ہے کہ کوئی قوم کہیں جمع ہو اور اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبیؐ پر صلوات نہ بھیجیں تو خداوند متعال ان پر یہ حق رکھتا ہے کہ ان پر عذاب کرے یا ان کو بخش دے کیونکہ انہوں نے باطل کا راستہ اختیار کیا"

حدیث ۵: عن أبي سعيد الخدري عن النبيّ قال: لايجلس قوم مجلسا لايصلّون فيه على النبيّ إلاّ كان عليهم حسرة وإن دخلوا الجنة لمايرون من الثواب (۵): ابی سعید خدری رسالتمآبؐ سے نقل کرتا ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ کوئی قوم کسی جگہ جمع ہوں اور اس مجلس میں مجھ پر صلوات نہ بھیجیں، تو وہ مجلس نہیں ہوگی مگر اس کے لئے ایک غمکدہ ہوگا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو کوئی اجر وثواب نہیں پائیں گے"۔ ﴿ح۔۱۵﴾

(۱۶) ملک مؤکل علی ارسال الصلوٰۃ الی النبیؐ

﴿ذکر صلوات کو آنحضرت تک پہنچانے والا فرشتہ﴾

حدیث ۱: عن عمار بن ياسر قال: سمعت عن رسول اللهؐ يقول: إنّ الله أعطى ملكاً من الملائكة أسماء الخلائق كلّهم وأسماء آبائهم فهوقائم على قبري إذا متّ الى يوم القيامة، فليس أحد يصلّي صلواة إلا قال يامحمّدُ صلّى عليك فلان بن فلان بكذا و كذا، وإنّ ربّي كفل لي أن يصلّي عليّ ذلك العبد بكلّ واحدة عشراً (۱): عمار یاسرؓ رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خداوند متعال نے تمام خلائق اور ان کے آباء واجداد کے سب اسماء ملائکہ میں سے ایک فرشتہ کو عطا فرمائے ہیں، وہ میری قبر پر قیامت تک موجود رہے گا پس کوئی ایسا نہیں ہے جو مجھ پر صلوات نہ بھیجے اور وہ اس کا نام لے کر مجھے کہتا ہے: اے محمدؐ! فلاں نے آپؐ پر اس طرح صلوات بھیجی ہے اور بے شک ربّ العزّت نے اس کی ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس پر دس مرتبہ صلوات بھیجے گا۔

حدیث ۲: بإسناده، عن علي عليه السلام قال: قال رسول اللهؐ: أربع جعلن شفعاء: الجنّة والنار والحور العين وملك، عند رأسي في القبر، فإذا قال العبد من أمتي: اللّهمّ زوّجني من الحور العين، قلن: اللّهمّ زوجنا وإذا قال العبد اللّهمّ آجرني من النار، قالت: اللّهمّ آجره منّي، وإذا قال اللّهمّ اسألك الجنّة، قالت الجنّة: اللّهمّ هبني له، وإذا قال: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وآل محمّدٍ، قال الملك الّذي، عند رأسي: يامحمّدُ إن فلان بن فلان صلّى عليك، فاقول: صلّى الله عليه كما صلّى عليّ. (۲): امیر المومنین علیہ السلام نے رسالتمآبؐ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: چار چیزیں ہماری شفاعت کریں گی جنت، جہنم، حور العین اور وہ فرشتہ جو میری قبر کے سرہانے موجود رہتا ہے پس جب کوئی شخص میری امت سے یہ کہتا ہے: اے بارالٰہا! میری حور العین سے شادی کردے تو حور العین اس کے جواب میں کہتی ہے ہماری اس سے شادی کردے اور جب انسان کہتا ہے بارالٰہا! مجھے جہنم سے نجات عطا فرما تو اس کے جواب میں جہنم کہتی ہے مجھے اس سے دور رکھ، اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو اس کے جواب میں جنت کہتی ہے مالک مجھے اس کو عطا فرمادے اور جب وہ شخص محمدؐ اور اس کی آلؑ پاکؑ پر درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ جو میرے سرہانے موجود ہے تو کہتا ہے! یارسول اللہ! فلاں شخص نے آپؐ پر صلوات بھیجی ہے تو میں اسے کے جواب میں کہتا ہوں بارالٰہا! جس طرح اس نے مجھ پر صلوات بھیجی ہے تو بھی اسی طرح اس پر صلوات نازل فرما۔

حدیث ۳: عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّ ملكاً من الملائكة سأل الله أن يعطيه سمع العباد، فأعطاه، فذلك الملك قائم حتّى تقوم الساعة ليس أحد من المؤمنين يقول: صلّى الله على محمّدٍ وآله وسلّم إلاّ وقال الملك: وعليك السلام، ثمّ يقول الملك: يارسول الله إنّ فلاناً يقرئك السلام، فيقول رسول الله صلّى الله وعليه وسلّم كما صلّى وسلّم عليّ (۳): امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے

Presented by www.ziaraat.com

اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے انسان کی بات کو سننے کی طاقت عطا فرما پس خداوند متعال نے اسے عطا فرمائی پس وہ فرشتہ قیام قیامت تک اس قوت سماعت پر باقی رہے گا اور جب مؤمنین میں سے ایک بھی آنحضرتؐ پر صلوات وسلام بھیجتا ہے تو فرشتہ اس کا جواب سلام دیتا ہے پھر وہ فرشتہ کہتا ہے اے رسول اللہ ﷺ! کہ فلاں شخص آپؐ پر سلام بھیج رہا ہے تو میں بھی اس کے جواب میں کہتا ہوں بار الٰہا! تو بھی اس پر درود وسلام بھیج، جس طرح اس نے مجھ پر بھیجے ہیں۔

حدیث ۴: عن أبی عبداللهؑ: وکّل الله بقبر النبيّ ملکاً یقال له: ظهلیل، اِذا صلّی علیه أحدکم سلم علیه قال: یارسول اللهؐ! فلان سلّم علیک وصلّی علیک قال: فیرد النبیّ السلام. (۴): امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند متعال نے قبر نبیؐ پر ایک فرشتہ کو مامور کیا ہے، جس کا نام ظھلیل ہے پس جب بھی کوئی شخص آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ آنحضرت کو عرض کرتا ہے کہ فلاں شخص نے آپؐ پر درود وسلام کو بھیجا ہے تو پھر آنحضرتؐ بھی اس پر درود وسلام کو بھیجتے ہیں۔

حدیث: ۵ عن ابی عبداللہؑ قال: أربعتنوا سع، الخلائق: النبيّ وحور العين، والجنّة، والنار، فما من عبد یصلّي علی النبيّ ویسلّم علیه اِلاّ بلغه ذلک والحدیث طویل أخذنا منه موضع الحاجة.

(۵): امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں جو خلائق کی بات کو سنتے ہیں، آنحضرتؐ، حورالعین، جنت اور جہنم ہیں پس کوئی شخص بھی نبیؐ پر درود وسلام نہیں بھیجتا مگر فرشتہ آنحضرت تک اس کو پہنچاتا ہے، (حدیث طولانی تھی لیکن مورد بحث کو ہم نے اس سے حاصل کیا ہے) ح ﴿۱۶﴾

(۱۷) الصلوٰة أفضل الأعمال وأشرفها

﴿ذکر صلوات افضل ترین عمل﴾

حدیث ۱: قال قلت لأبي عبدالله إنّي دخلت البیت ولم یحضرني شيء من الدعاء اِلاّ الصلوٰة علی محمّدٍ وآل محمّدٍ فقال: لم یخرج أحد بأفضل ممّا خرجت به (۱): ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی یا ابن رسول اللہؐ جب میں گھر جاتا ہوں اور ذہن میں کوئی دعا

نہیں آتی، تو محمد ﷺ اور اس کی پاک آل علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ہوں تو حضرتؑ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ کوئی بھی تمہارے اس مقام ومنزلت کو نہیں پہنچ پائے گا۔

حدیث ۲: الامام أبو محمّد العسکريّ قال: اِن أشرف أعمال المؤمنین في مراتبهم الّتي قد رتّبوا فیها من الثری اِلی العرش الصلوٰة علی محمّدٍ وآله الطیبینّ، واستدعاء رحمة الله ورضوانه لشیعتهم المتّقین واللعن للمتابعین لأعدائهم المجاهرین المنافقین، وانّ الله وکلّ ملک وهو یبلّغ الصلوٰة بالنبيّ (۲).

امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: تحت الثریٰ سے لے کر عرش معلی تک مؤمنین کے نیک اعمال میں سے افضل ترین عمل محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر درود وسلام ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب رحمت کرنا اور متقین شیعوں کے لئے درجات کی بلندی کو طلب کرنا اور ان پر ظلم کرنے والے دشمنوں پر لعنت بھیجنا ہے اور خداوند متعال نے ایک فرشتہ کو مامور کیا ہے کہ اس صلوات وسلام کو نبی اکرمؐ تک پہنچائے۔

حدیث ۳: قال رسول اللهؐ: اِنّ الله تعالیٰ وکّل بقبري ملکاً أعطاء الله أسماء الخلائق کلّها، فلا یصلّي عليّ أحد الی یوم القیامة اِلاّ بلغني اسمه وقال: یارسول اللهؐ اِنّ فلان بن فلانة صلّی علیک. (۳): رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ بے شک خداوند متعال میری قبر پر ایک فرشتے کو مامور کرے گا اور اس کو تمام خلائق کے اسماء عطا فرمائے گا پس کوئی بھی قیامت تک مجھ پر صلوات نہیں بھیجے گا مگر اس کا نام میرے تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ کے رسولؐ فلاں بن فلاں نے آپؐ پر درود وسلام بھیجے ہیں، ح ﴿۱۷﴾

(۱۸) الصلوٰة علی النّبي یوجب اِجابة الدعاء

﴿ذکر صلوات اجابت دعا کا سبب﴾

حدیث ۱: أخرج الدیلمي: أنه قال: کل الدعاء محجوب حتّی یصلّی علی محمّدٍ وأهل بیتهٖ اللهم صلّ علی محمّدٍ وآلهٖ (۱): روایت ہے کہ ہر دعا ٹھہر جاتی ہے جب تک محمدؐ واہل بیت علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجی جائے،،

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۲ :قال علی علیہ السلام،قال رسول اللہؐ: الدعاء محجوب،عن اللہ عزّوجلّ تصلی علی محمّدؐ و آل بیتہؑ. (۲):امیر المؤمنینؑ رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ دعا خداوند متعال سے اس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک محمدؐ اور اس کی اہلبیتؑ پر درود نہ بھیجا جائے،،

حدیث ۳ :قال رسول اللہؐ: الدعاء بعد الصلوٰۃ علیّ لا یرد. :رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ دعا صلوات کے بعد ردّ نہیں ہوتی،،(۳)

حدیث ۴ :وعن عائشہ قالت:من صلّ علی رسول اللہؐ عشر مرّات وصلّی رکعتین:ودعا اللہ تعالیٰ تقبل صلاتہ وتقضی حاجتہ ودعاؤہ مقبول غیر مردود (۴): حضرت عائشہ نقل کرتی ہیں کہ جو شخص رسالتمآبؐ پر دس مرتبہ صلوات بھیجے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا طلب کرے تو خداوند متعال اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس کی حاجت کو پورا فرماتا ہے اور اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور کبھی رد نہیں ہوتی،،

حدیث ۵ :قال علی علیہ السلام قال رسول اللہؐ: صلاتکم علیّ محوزۃ لدعائکم ومرضاۃ لربکم وزکاۃ لابدانکم. (۵): حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں تمہاری صلوات تمہاری دعاؤں کے لئے حرز وامان کا سبب ہے، اور رضا الٰہی کی خوشنودی ہے اور تمہارے جسموں کی زکاۃ ہے۔

حدیث ٦ :قال رسول اللہؐ مامن دعاء الاّ بینہ وبین السمّاء حجاب، حتّی یصلّی علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؑ، فاذا فعل ذلک انخرق ذلک الحجاب ودخل الدّعاء، واذا لم یفعل ذلک رجع ذلک الدعاء. (٦): رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ کوئی بھی دعا نہیں ہے کہ اس کے اور آسمان کے درمیان پردہ حائل نہ ہو جب تک محمّدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر درود نہ بھیجا جائے جب وہ صلوات پڑھے گا تو وہ حجاب ہٹ جاتا ہے اور دعا عرش کی طرف چلی جاتی ہے اور جب وہ ذکر صلوات نہیں کرتا تو دعا واپس لوٹ جاتی ہے،،

حدیث: ۷ قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: قال رسول اللہؐ لا تجعلونی کقدح الراکب فان الراکب یملا قدحہ فیشربہ اذا شاء اجعلونی فی اوّل الدعاء و فی آخرہ و فی وسطہ(۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اونٹ سوار کی مشک کی طرح قرار نہ دو، کیونکہ اونٹ سوار پانی کو مشک میں بھر لیتا ہے تا کہ جب چاہئے اس پانی سے پیاس بجھا لے، بلکہ مجھے دعا سے پہلے، بعد اور درمیان میں قرار دیا جائے،،

حدیث ۸ :عن ابی عبد اللہؑ قالؑ: قال رسول اللہؐ: صلاتکم علیّ اجابۃ لدعائکم وزکاۃ لاعمالکم. (۸): امام جعفر صادق علیہ السلام رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہم پر تمہاری صلوات تمہاری دعا کی اجابت کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کے لئے زکات ہے،،

حدیث ۹ :وفیہ: فیما علّم أمیر المؤمنین علیہ السلام أصحاب من الأربع مائۃ باب ممّا یصلح للمسلم في دینہ ودنیاہ: صلّوا علی محمّدؐ آل محمدؑ؛ فان اللہ تعالیٰ یقبل دعائکم، عندذکر محمّدؐ ودعاء کم وحفظکم ایاہ اذا قرأتم: ﴿انّ اللّٰہ وملائکتہ یصلّون علی النبیّ﴾ فصلّوا علیہ في الصلاۃ کنتم أو في غیرھا (۹).: حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو چار سو علوم الٰہی کے ابواب تعلیم فرمائے ان سب سے ایک باب میں ہر مسلمان کے لئے دین ودنیا کی بھلائی تھی وہ محمّدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر صلوات تھی پس بے شک اللہ تعالیٰ اس صلوات کے صدقے سے تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا اور تمہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے گا جب تم اس آیت کریمہ ﴿انّ اللّٰہ وملائکتہ یصلّون علی النّبیّ﴾ کی تلاوت کرو گے اور تم نماز اور نماز کے علاوہ آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجو گے‘‘

حدیث ۱۰ :قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: لا یزال الدعاء محجوبا حتی یصلی علی محمدؐ و آل محمدؑ (۱۰): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا اور اس کی قبولیت میں پردہ حائل ہوتا ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی آلؑ پاک پر صلوات نہ بھیجی جائے تب تک وہ پردہ حائل ہی رہتا ہے،،

حدیث ۱۱ :قال أبو عبد اللہ علیہ السلام: من کانت لہ صلّی اللہ عزّوجلّ حاجۃ فلیبدأ بالصلوٰۃ علی محمدؐ وآلہؑ، ثمّ یسأل حاجتہ ثمّ یختم بالصلوٰۃ علی محمّدؐ وآل محمّدؑ، فانّ اللہ عزّوجلّ أکرم من أن یقبل الطرفین ویدع الوسط، اذ کانت الصلوٰۃ علی محمّدؐ وآل محمّدؑ لا تحجب (۱۱): حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جس

Presented by www.ziaraat.com

کوخداوند سے طلب حاجت کرنی ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنی دعا کو صلوٰۃ محمدؐ وآلہؑ سے شروع کرے پھر اپنی حاجت کو طلب کرے اور اپنی حاجت کو محمدؐ وآلہ سے ختم کرے خداوند متعال جس دعا کے اوّل وآخر کو قبول کرے اور اس کے وسط میں دعا ہو تو وہ دعا کبھی واپس لوٹ نہیں سکتی۔

حدیث ۱۲: قال الامام الصادق علیہ السلام: إذا دعا أحدکم فلیبداء بالصلوٰۃ علی النبیؐ مقبولة ولم یکن اللہ یقبل بعض الدعاء ویرد بعضاً (۱۲): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں تم میں سے جو شخص بھی دعا کو صلوات نبیؐ سے شروع کرے تو وہ دعا مقبول ہے اور یہ ممکن نہیں کہ خداوند متعال کچھ دعا کو قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے،،

حدیث ۱۳: قال أبو عبداللہؑ: إذا أردت أن تدعو فمجداللہ عزّوجلّ واحدة، وسبعه وهلّله واثن علیه وصلّ علی محمّد النّبيّ وآله، ثمّ سلّ تعط. (۱۳): حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی تم میں سے خداوند متعال سے حاجت طلب کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خداوحدہ لاشریک کی حمد وثنا کرے اور اس کی تسبیح وتھلیل کرے پھر محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر درود وصلوات بھیج کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا تو خدا عزّ وجل اسے عطا کرے گا،،

حدیث ۱۴: عن ابی بصیر قال سالت ابا عبد اللہؑ ما معنی اجعل صلواتی کلها لک فقال یقدمه بین یدی کل حاجه فلا یسال اللہ عزوجل شیئا حتی یبدا بالنبیؐ فیصلی علیه ثم یسال اللہ حوائجه (۱۴): امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا مولا! (اجعل صلواتی کلها لک؟) کا کیا معنی ہے، حضرتؑ نے فرمایا تمام حاجات کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا جاتا ہے جب کوئی شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتا ہے تب خداوند متعال اسکی حاجات کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے،،

حدیث ۱۵: عن ابی عبد اللہؑ قال من قال (یا ربّ صلّ علی محمدؐ و آل محمدؐ) مائة مرة قضیت له مائة حاجه ثلاثون للدنیا و الباقی للاخرة (۱۵) امام جعفر صادقؑ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، جو شخص ایک مرتبہ (یا رب صلّ علی محمدؐ و آل محمدؐ) کہے گا خداوند متعال انکی ایک سو حاجات کو پورا فرمائے گا جسمیں تیس اس دنیا میں اور بقیہ آخرت میں پوری ہوں گی،،

حدیث ۱۶: عن ابی عبد اللہؑ قال من دعا و لم یذکر النبیؐ رفرف الدعاء علی راسه فاذکر ذکر النبیؐ رفع الدعاء" امام جعفر صادق فرماتے ہیں: جو شخص دعا کرتا ہے لیکن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات نہیں بھیجتا تو اسکی دعا اس کے سر کا چکر لگاتی رہتی ہے جب تک وہ صلوات نہیں بھیجتا، ح ﴿۱۸﴾

(۱۹) الصلوٰة تعدل عنداللہ التسبیح و التحلیل و التکبیر

﴿ذکر صلوات اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتھلیل وتکبیر کے مساوی ہے﴾

حدیث ۱: عن النبيؐ انّه قال: لمّا خلق اللّٰه تعالیٰ العرش خلق سبعین الف ملک، وقال لهم: طوفوا بعرش النور وسبحوني واحملوا عرشي فطافوا وسبحوا وارادوا أن یحملوا العرش فما قدروا فقال لهم اللّٰه: طوفوا بعرش النور فصلّوا علی نور جلالي محمّدٌ حبیبي واحملوا عرشي، فطافوا بعرش الجلال وصلّوا علی محمّدٍ وحملوا العرش فأطاقوا حمله فقالوا: ربّنا أمرتنا تسبیحک وتقدیسک، فقال لهم اللّٰه: یا ملائکتي! إذا صلّیتم علی حبیبي محمّدٌ فقد سبحتموني وقدّستموني وهلّلتموني. (۱): رسالتمآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب خداوند متعال نے عرش کو خلق فرمایا تو اس کے ساتھ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) فرشتوں کو بھی خلق فرمایا پھر ان کے لئے حکم فرمایا کہ عرش نور کا طواف کرو اور اس کی تسبیح کرو اور میرے عرش کو اٹھاؤ پھر تم طواف کرو اور میری تسبیح وتقدیس کرو، جب انھوں نے عرش کو اٹھانا چاہا تو ان مین یہ قدرت وطاقت نہیں تھی تب خداوند متعال نے حکم دیا کہ تم نور کے عرش کا طواف کرو پھر ربّ عزت وجلال نے حکم دیا کہ نور محمدؐ جو میرا حبیب ہے اس پر درود وسلام بھیجو پھر میرے عرش کو اٹھانے کی کوشش کرو پھر انھوں نے ایسا ہی کیا اس کے عرش جلال کا طواف کیا اور محمدؐ پر درود وسلام بھیجا تب عرش کو اٹھایا تو وہ اٹھ گیا اور ان میں عرش کو اٹھانے کی طاقت آگئی پھر انھوں نے کہا اے ہمارے ربّ! تم نے ہمیں اپنی تسبیح وتقدیس کا حکم دیا تھا تو خداوند ربّ العزت نے انھیں جواب دیا اے میرے ملائکہ! جب تم میرے حبیب محمدؐ پر صلوات بھیجتے ہو تو وہ مثل اس کے ہے کہ تم نے میری تسبیح وتقدیس تھلیل کی ہے۔

حدیث ۲: عن أبي عبداللہ البرقيّ یرفعه الی أبي عبداللہ علیہ السلام: قالؑ: قال له رجل: جعلت

Presented by www.ziaraat.com

فداك أخبرني، عن قول الله تبارك وتعالىٰ وما وصف من الملائكة: ﴿يسبّحون الليل والنّهار لايفترون﴾ ثمّ قال: ﴿إنّ الله وملائكته يصلّون على النبيّ ياايّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً﴾ كيف لايفترون وهم يصلّون على النّبيّ؟ فقال أبو عبدالله: إنّ الله تبارك وتعالى لمّا خلق محمّداً أمر الملائكة فقال: انقصوا من ذكري بمقدار الصلوٰة على محمّد، فقول الرّجل صلّى الله على محمّد في الصّلاة مثل قوله سبحان الله والحمد لله ولا إله إلاّ الله والله أكبر (٢) ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: سے عبداللہ برقی نقل کرتے ہیں کہ حضرتؑ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: آقا! اس آیت کریمہ ﴿يسبّحون الليل والنّهار لايفترون﴾ اور ﴿إنّ الله وملائكته يصلّون على النّبيّ ياايّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً﴾ کی کیا تفسیر ہے؟ تو حضرتؑ نے فرمایا: جب خداوند متعال نے نور محمدؐ کو خلق فرمایا تو ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے ذکر سے تم کچھ کم کرو اور اتنی مقدار میں محمدؐ و اس کی آلؑ پر صلوات بھیجو، تب اس شخص نے کہا کہ پھر صلوات ایسے ہی ہے جیسے کہ نماز میں "سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الاّ اللہ و اللہ اکبر.

حديث ٣: عن الامام رضا علیہ السلام: قال: الصلوٰة على محمّد وآل محمّد تعدل عندالله عزّوجلّ التسبيح والتهليل والتكبير (٣): امام رضا علیہ السلام: فرماتے ہیں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات پڑھنا ایسے ہے جیسا کہ خداوند متعال کی تسبیح و تہلیل و تکبیر کرنا ہے، ح ﴿١٩﴾

(٢٠) الصلوٰة توجب الغفران: ﴿ذکر صلوات مغفرت کا سبب ہے﴾

حديث ١: قال رسول الله: أتاني جبرئيلُ يوماً وقال: يامحمّد! جئتك ببشارة لم آت بها أحداً قبلك، وهي أن الله تعالى يقول لك: من صلّى عليك من أمّتك ثلاث مرّات غفر الله له إن كان قائماً قبل يقعد وإن كان قاعداً غفر له قبل أن يقوم فعند ذلك خرّ ساجداً لله شاكراً. (١): رسالتمآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک دن جبرائیلؑ تشریف لائے اور کہا اے محمدؐ! کیا آپ کو ایسی خوشخبری دوں کہ اس سے پہلے کسی نبی و رسول کو نہیں دی گئی اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے جو شخص آپ کی امت سے

آپ کی ذات گرامیؐ پر تین مرتبہ صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اس کو بخش دے گا اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اگر وہ بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے، پس وہ ذکر صلوات میں ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں ہو۔

حديث ٢: عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله: مامن مسلم يقف عشيّة عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثمّ يقول: ﴿لا إله إلاّ الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت، وهو على كلّ شيء قدير﴾ مائة مرّة، ثمّ يقرأ: ﴿قل هو الله أحد﴾ مائة مرّة ثمّ يقول: ﴿اللّهم صلّ على محمّد وعلى آل محمّد كماصلّيت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا معهم﴾ مائة مرّة، إلاّ قال الله تعالى: ياملائكتي! ماجزاء عبدي هذا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وأثنى عليّ وصلّى على نبيّي، اشهدوا ملائكتي أنّي قدغفرت له وشفعته في نفسه، ولو سألني عبدي هذا لشفعته في أهل الموقف (٢): جابر ابن عبدالانصاری رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں رسالتمآبؐ فرماتے ہیں: اگر کوئی مسلمان عرفات کے میدان میں عرفہ کی رات کو روبقبلہ ہو کر سو مرتبہ ﴿لا إله إلاّ الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد، يحيي ويميت، وهو على كلّ شيء قدير﴾ پھر ﴿قل هو الله أحد﴾ کو سو مرتبہ کہے پھر مذکورہ بالا صلوات کو ایک سو مرتبہ پڑھے، ابھی اس کا ذکر ختم نہیں ہوا ہوتا کہ خداوند متعال اپنے ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندے کی کیا جزا ہے؟ جس نے میری تسبیح و تہلیل و تکبیر کی اور مجھے میری عظمت و بزرگی اور حمد و ثنا سے یاد کیا اور میرے حبیبؐ پر صلوات بھیجی، اے ملائکہ! تم گواہ رہنا، میں نے اسے بخش دیا ہے اور قیامت کے دن اس کی اپنی ذات کے لئے سفارش قبول کروں گا اور یاد رکھو! اگر اس میرے بندے نے مجھ سے یہ حاجت طلب کی ہوتی کہ قیامت کے دن تمام اہل عرفات کے لئے اسے شفیع قرار دے دوں، تو میں اس کی اس حاجت کو قبول کر لیتا۔

حديث ٣: الطبراني وابن مردويه وابن النجّار، عن الحسن بن علي علیہ السلام قال: قالوا: يارسول الله أرايت قول الله: ﴿إنّ الله وملائكته يصلّون على النبيّ﴾؟ قال: إنّ هذا

Presented by www.ziaraat.com

لمن المکتوم ولولا انکم سألتمونی، عنه ما أخبرتکم انّ الله و کلّ بي ملکین لا أذکر، عند عبد مسلم فیصلّي عليّ إلاّ قال ذلک الملکان: غفر الله لک، وقال الله وملائکته جوابا لذینک الملکین: آمین، ولا أذکر، عند عبد مسلم فلا یصلّي عليّ إلاّ قال ذلک الملکان لاغفر الله لک، وقال الله وملائکته لذینک الملکین: آمین. (۳): امام حسن ابن علی علیہ السلام رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے لوگوں نے سوال کیا کہ ﴿إنّ الله وملائکته یصلّون علی النّبي...﴾ سے کیا مراد ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا اس آیت کریمہ کے بارے میں اگر تم مجھ سے سوال نہ کرتے تو میں آپ کو یہ نہ بتاتا کہ خداوند متعال نے میرے لئے دو فرشتوں کو مامور قرار دیا ہے کہ جو شخص جونہی مجھ پر صلوات بھیجتا ہے تو فوراً یہ فرشتے خداوند متعال سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خداوند متعال ان فرشتوں کے جواب میں خود اور تمام ملائکہ (آمین) کہتے ہیں، اسی طرح جو شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر وہ دو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا خداوند متعال سے کرتے ہیں تو تمام ملائکہ اور خداوند متعال اس کے جواب میں (آمین) کہتے ہیں،،

حدیث ۴: قال رسول اللهؐ: إنّ لله ملائکة سیّاحین في الأرض یامون الصلوٰة عليّ اُمّتي فاستغفر لهم (۴): رسالتمآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ خداوند متعال نے زمین کے لئے کچھ فرشتوں کو سیاح قرار دیا ہے جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری امت سے مجھ پر صلوات بھیجتا ہے تو وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں،،

حدیث ۵: روی عن جابر قال: قال رسول اللهؐ: من أصبح وأمسی وقال: اللّهمّ یاربّ محمّدٍ وآل محمّدٍ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ واجز محمّداً ماهو أهله، أتعب کاتبیه ألف صباح ولم یبق لنبیّه محمّدٍ حقّ إلاّ أدّاه إیّاه وغفر له ولوالدیه وحشر مع محمّدٍ وآل محمّدٍ. (۵): جابر ابن عبداللہ انصاری رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام مذکورہ بالا صلوات کا ذکر کرے گا اس نے ایسے ذکر کیا ہے کہ جیسے اس نے ہزار صبح و شام کو یہ کام انجام دیا ہے اور اس نے رسالتمآبؐ کا جو اس پر حق تھا اس کو ادا کردیا، خداوند اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیتا ہے اور اس کو محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ محشور کرے گا۔

حدیث ۶: عن انس بن مالک قال: قال النّبيّ: من قال: اللّهمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ وکان قاعداً غفر الله له قبل أن یقوم، وإن کان قائماً غفر له قبل أن یقعد (۶): انس بن مالک رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص محمدؐ اور اس کی آلؑ پر صلوات بھیجے گا اگر وہ بیٹھا ہوگا تو کھڑے ہونے سے پہلے اور اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے خداوند متعال اس کو بخش دے گا۔

حدیث ۷: عن أبي عبدالله علیہ السلام: قال: من قال: یاربّ البتة فقال کذا (۳۲) مرّة صلّ علی محمّدٍ وأهل بیته، عفا الله له البتة، فقلت له: قال رسول اللهؐ البتة؟ فقال: کذا قال رسول اللهؐ (۷): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے (یاربّ) پھر ۳۲ مرتبہ محمدؐ اور اس کی آلؑ پر صلوات بھیجے بے شک خداوند متعال اس کے گناہوں کو بخش دے گا (تو سائل نے سوال کرتے ہوئے کہا) یا ابن رسول اللہؐ، رسول اللہؐ نے ایسے ہی فرمایا ہے حضرتؑ نے کہا: بے شک ایسے ہی فرمایا ہے۔

حدیث ۸: قال امیر المؤمنین علیہ السلام: قال الصلوٰة علی النّبيّ أمحق للخطایا من الماء للنار، والسلام علی النبيّ أفضل من عتق (عشر، نل) رقاب وحبّ رسول اللهؐ أفضل من مهج الأنفس أو قال: ضرب السیوف في سبیل الله (۸): حضرت امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں محمدؐ پر صلوات پڑھنا ایسے ہے جیسے آگ کے لئے پانی، اور آنحضرتؐ پر سلام بھیجنا دس غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ ثواب ہے اور آنحضرتؐ کی محبت دلوں کو خوش کرنے یا، اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔

حدیث ۹: باسناده، عن الرضا علیہ السلام: قال: من لم یقدر علی مایکفّر به ذنوبه فلیکثر من الصلوٰة علی محمّدٍ وآله فانها تهدم الذنوب هدماً (۹): امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اپنے گناہوں کو معاف کرانے کی قدرت نہیں رکھتا، اسے چاہئے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر کثرت سے صلوات بھیجے کیونکہ صلوات گناہوں کو معدوم کردیتی ہے۔

حدیث ۱۰: عن الباقر عن آبائهٖ قال ورحمة الله و برکاته قال فقلت فما ثواب من صلّی علی النبيّ و آله بهذه الصلواة قالَ الخروج من الذنوب والله کهیئة یوم ولدته امه (۱۰)
امام باقرؑ اپنے والدین گرامی سے روایت کرتے ہیں، جو صلوات (اللّهم صلّی علی محمّدٍ و آله)

Presented by www.ziaraat.com

اس طرح پڑھے گا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حدیث ۱ ا قال امام رضا علیہ السلام: من لم یقدر علی ما یکفر به ذنوبه فلیکثر من الصلوٰة علی محمدٌ و آلهٔ، فانها تهدم الذنوب هدماً (۱۱) امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: جو کچھ اپنے گناہوں کو معاف کرانے کی قدرت نہیں رکھتا پس اسے چاہئے کہ بہت ہی کثرت کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی پاک آلؑ پر صلوات بھیجے تا کہ اس کے گناہ مٹ جائیں۔ ح ﴿۲۰﴾

(۲۱) الصلوٰة موجب لازدیاد المال وحفظه

﴿ذکر صلوات رزق میں برکت کا باعث ہے﴾

حدیث ۱: في حدیث طویل (ذیل قصّة ذبح البقرہ) فأوحی اللّٰه الیه: یاموسیٰ! قل لبني اسرائیل: من أحبّ منکم أن اُطیّب في الدنیا عیشه، واُعظّم في جنّاتي محلّه، وأجعل لمحمّدٍ و آله الطیبین فیها منادمته، فلیفعل کما فعل هذا الفتی إنّه کان قد سمع من موسی بن عمرانٔ ذکر محمّدٍ و عليٍّ و آلهما الطیبین، فکان علیهم مصلّیاً، ولهم علی جمیع الخلائق من الجنّ والانس والملائکة مفضلاً، فلذلک صرفت الیه هذا المال العظیم لیتنعّم بالطیّبات، ویتکرّم بالهبات والصلوٰة، ویتحبب بمعروفه الی ذوي المودّات، ویکبت بنفقاته ذوي العداوات، قال الفتی: یانبي اللّٰه! کیف أحفظ هذه الأموال؟ أم کیف أحذر من عداوة من یعادیني فیها وحسد من یحسدني لاجلها؟ قال: قل علیها من الصلوٰة علی محمّدٍ و آله الطیبین ما کنت تقوله قبل ان تنالها، فإنّ الّذي رزقکها بذلک القول مع صحّة الاعتقاد یحفظها علیک ایضاً. (۱): حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں گائے والے قصے کے سلسلے میں ایک لمبی طولانی حدیث ہے اس میں سے مورد بحث حصہ کو ہم لیتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو خداوند متعال نے وحی کی اے موسیٰؑ! تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں اچھی زندگی بسر کرے اور جنت میں اس کا بہت بڑا محل ہو اسے چاہئے محمدؐ اور اس کی آل پاکؑ کو دل میں یاد کرے پس جس

طرح اس جوان نے اپنے نبی حضرت موسیٰؑ سے سن کر محمدؐ و علیؑ اور ان کی آل طاہرینؑ پر صلوات بھیجی اور ان کو تمام جن وانس کی مخلوق سے افضل سمجھا اور اس کی تبلیغ وترویج کے لئے اپنے اموال کو خرچ کیا اور دشمنوں سے اپنے مال واسباب کو محفوظ رکھا، اس جوان نے سوال کیا اے اللہ کے نبیؑ! میں اس مال کی کس طرح حفاظت کروں ان لوگوں سے جو اس مال کی وجہ سے مجھ سے دشمنی اور حسد کرتے ہیں تو حضرتؑ نے فرمایا: جب بھی تمہاری ان سے ملاقات ہو اور اس مال وغیرہ کے بارے میں سوال کریں تو ذکر صلوات کیا کرو اس سے ایسا ہی کیا جس کی بدولت خداوند متعال نے اس مال کی حفاظت بھی کی اور اس میں برکت بھی عطا فرمائی۔ ح (۲۱)

(۲۲) الصلوٰة توجب القضاء الحوائج

﴿ذکر صلوات حاجات کی برآوری کا سبب ہے﴾

حدیث ۱: قال انس بن مالک عن النبيّ قال: من کانت له حاجة إلی اللّٰه، فلیسبغ الوضوء ولیصلّ رکعتین یقرأ في الاُولی بفاتحة الکتاب وآیة الکرسي، وفي الثّانیة بالفاتحة و آمن الرّسول، ثمّ یتشهّد ویسلّم ویدعو بهذا الدّعاء: اللّهمّ یامونس کلّ وحید، ویاصاحب کلّ فرید، ویاقریباً غیر بعید، ویاشاهداً غیر غائب، ویا غالباً غیر مغلوب، یاحيّ یاقیوم، یاذاالجلال، یابدیع السّماوات والأرض، أسالک باسمک الرّحمان الرّحیم، الحيّ القیوم الّذي عنت له الوجوه، وخشعت له الأصوات، ووجلت له القلوب من خشیته، أن تصلّي علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ وأن تفعل بي کذا، فإنّه یقضي حاجته (۱) انس بن مالک رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کو خداوند متعال سے حاجت رکھتا ہو تو اسے چاہئے وضو کر کے دو رکعت نماز بجالائے پہلی رکعت میں حمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد (آمن الرسول بما انزل ...) والی آیت کی تلاوت کرے پھر تشہد بجالائے پھر سلام کے بعد رب العزت سے دعا کرے پھر مذکورہ بالا دعا پڑھے اور پھر صلوات پڑھے تو خداوند متعال اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا جو بھی وہ دعا مانگے گا۔

حدیث ۲: أخرجه الدّیلمي في مسنده وأبوالقاسم التّیمي في ترغیبه، (اربعین مخطوط، الحدیث

Presented by www.ziaraat.com

السادس عشر) :قال رسول اللّٰہؐ وآلہٗ :من جعل عبادته الصلوٰة عليّ قضى الله له حاجة الدنيا والآخرة.(۲)

:رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو مجھ پر صلوات کو اپنی عبادت قرار دے خداوند متعال اس کی دنیا اور آخرت کی حاجات کو پورا فرماتا ہے،،

حدیث ۳:قال:سمعت أباعبداللّٰہؑ يقولُ:من قال في دبر كلّ صلاة الصبح وصلاة المغرب قبل أن يثني رجليه أويكلم أحداً:﴿إنّ الله وملائكته يصلّون على النبيّ ياايهاالّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما﴾اللّهمّ صلّ على محمّدٍوذريته قضى الله له مائة حاجة سبعين في الدنيا وثلاثين فى الآخرة قال:قلت:مامعنى صلوٰة الله وملائكته وصلوٰة المؤمن قال صلوات الله رحمة من الله وصلوٰة الملائكة تزكية منهم له وصلوٰة المؤمنين دعاء منهم له(۳)

:حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص نماز صبح ومغرب کے تمام کرنے کے بعد اپنے پاؤں کو سیدھا کرنے سے پہلے اس آیت کریمہ ﴿إنّ اللّٰه وملائكته يصلّون على النبيّ ياايهاالّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما﴾ کی تلاوت کرے پھر محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجے تو خداوند متعال اس کی ایک سو حاجات کو پورا فرماتا ہے جس میں تیس آخرت میں اور ستر دنیا میں پوری ہوتی ہیں پھر سوال کرنے والے سے حضرتؑ سے سوال کیا کہ صلوات خداوند متعال کی نسبت سے اور ملائکہ اور مؤمنین کی نسبت سے کیا معنی رکھتی ہے!تو حضرتؑ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کی صلوات اس کی رحمت ہے اور ملائکہ کی صلوات تزکیہ ہے اور مؤمنین کی صلوات ان کے لئے دعا ہے۔

حدیث ۴:قال امام رضاؑ فی آیة الکریمه :ان الله و ملائکته (۴)

الامام الرضاؑ نے فرمایا:کوئی شخص نماز صبح ومغرب کے بعد اس آیت کریمہ (ان اللّٰه وملا ئكته يصلون النبی) کی تلاوت کرنے کے بعد (اللّهم صلّ على محمدٍ و ذريته) کہے تو خداوند متعال اسکی ستر ۷۰ دنیاوی اور تیس آخروی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ح (۲۲)

(۲۳)الصلوٰة تذهب النفاق

﴿ذکر صلوات سے نفاق دور ہوتا ہے﴾

حديث ۱:عن أبي عبداللهؑ قال سمعت يقول:قال رسول اللهؐ أرفعوا أصواتكم بالصلوٰة عليّ فإنها تذهب بالنفاق(۱):حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا:رسول اللہؐ کا ارشاد ہے صلوات کو بلند آواز سے پڑھا کرو اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

حديث ۲: عن ابی عبدا للهؑ قال قال رسول ا للهؐ الصلاة علیّ و على اهل بيتیؑ تذهب با لنفاق:حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر اور میری آلؑ پر صلوات بھیجے گا اس سے نفاق دور ہوجائے گا۔ح ﴿۲۳﴾

(۲۴)الصلوٰة توجب زوال الوسواس

﴿ذکر صلوات سے وسواس دور ہوتا ہے﴾

حديث ۱ :في حديث،ألا فاذكروا ياامّة محمّدٍ محمّداًعندنوائبكم وشدائدكم لينصر الله به ملائكتكم على الشياطين الّذين يقصدونكم،فإنّ كلّ واحدمنكم معه ملك،عن يمينه يكتب حسناته وملك،عن يساره يكتب سيئاته،ومعه شيطان من،عندابليس يغويانه فمن يجد منكم وسواساً في قلبه،وذكر الله وقال:لاحول ولاقوة الاّ بالله العلّي العظيم وصلّى على محمّدٍ وآلهٖ الطيبين،خنس الشيطانان.(۱) ح﴿۲۴﴾

''حدیث میں ہے:اے محمدؐ کی امت!مشکلات اور مصیبتوں میں محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ کو یاد کیا کرو تا کہ شیاطین کے مقابلے میں ملائکہ تمہاری مدد کریں کیونکہ ہر شخص کے ساتھ دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے جو نیکیوں کو لکھتا ہے اور ایک فرشتہ بائیں طرف ہوتا ہے جو برائیوں کو لکھتا ہے اور ان کے ساتھ شیطان بھی ہوتا ہے جو اس شخص کو اغواء کرنے کے لئے اس کے دل میں وسواس ڈالتا ہے اور جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اور (لاحول ولاقوة الاّ بالله العلّي العظيم) پڑھتا ہے اور محمدؐ اور اس کی آل پاکؑ پر صلوات بھیجتا ہے تو شیاطین بھاگ جاتے ہیں''

Presented by www.ziaraat.com

(۲۵) الصلوٰة توجب التزكية

﴿ذکر صلوات پاکیزگی کا سبب ہے﴾

حدیث ۱: عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰہ صلّوا عليّ فإن صلاتكم عليّ زكاة لكم واسألوا اللّٰہ لي الوسيلة. (۱): ابوہریرہ رسالتمآبؐ سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں مجھ پر صلوات بھیجا کرو کیونکہ صلوات تمہارے لئے زکات ہے اور صلوات خداوند متعال سے سوال کرنے کا وسیلہ ہے ح﴿۲۵﴾

(۲۶) الصلوٰة توجب ردّ اجنحة الملائكة

﴿ذکر صلوات سے ملائکہ کو پروبال ملتے ہیں﴾

حدیث ۱: قال رسول اللّٰہؐ: إنّ ملكاً أمره اللّٰه تعالى باقتلاع مدينة غضب عليها فرحمها ذلک ولم يبادر الى اقتلاعها فغضب اللّٰه عليه و كسر أجنحته، فمرّ به جبرئيلؑ فشكاله قال اللّٰه فيه فأمره أن يصلّي على النبيّ فصلّى عليه فغفر اللّٰه ورد عليه أجنحته ببركة الصلوٰة على النبيّ (۱): رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خداوند متعال نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ فلاں بستی کو نابود کردو اسے اس بستی پر رحم آیا اس نے عذاب دینے میں تاخیر کی تو خداوند متعال اس پر غضبناک ہوا اور اس کے پروں کو توڑ دیا ایک مرتبہ جبرئیلؑ کا وہاں سے گذر ہوا تو اس سے التجا کی اس نے خداوند متعال سے التماس کی تو حکم ملا کہ نبی اکرمؐ پر صلوات بھیجے، اس نے ایسا ہی کیا خداوند متعال نے اس کو بخش دیا اور صلوات کی برکت سے اسے دوبارہ پروبال نصیب ہوئے۔

حدیث ۲: لب اللباب: وروی ان العمل الصالح هو قال اللّٰهم صلّى على محمّدٍ و آل محمّدٍ: مرحوم قطب الدین راوندی نقل کرتے ہیں کہ نیک عمل محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہے،" ح﴿۲۶﴾

(۲۷) الصلوٰة توجب دفع الاعداء

﴿صلوات دشمن سے محافظت کرتی ہے﴾

حدیث ۱: الامام أبو محمّد العسكريؑ في قوله تعالى: ﴿والصابرين في البأساء﴾ يعني: محاربة الأعداء، ولا علو يحاربه أعدى من إبليس ومردته يهتف به ويدفعه بالصلوٰة على محمّدٍ وآل

محمّدٍ الطيبين صلّى اللّٰه عليهم أجمعين، والضراء الفقر والشدة ولا فقر أشد من فقر على مؤمن يلجأ الى التكفف من أعداء آل محمّدٍ يصبر على ذلک ويرى ما يأخذه من مالهم مغنماً يلعنهم به ويستعين بما يأخذه على تجديد ذكر ولاية الطيبين والطاهرين وحين البأس، عند شدة القتال يذكر اللّٰه ويصلّي على محمّد رسول اللّٰه وعلى عليّ وليّ اللّٰه ويوالي بقلبه ولسانه أولياء اللّٰه ويعادي كذلک أعداء اللّٰه؛ (۱) ح﴿۲۷﴾: امام حسن عسکریؑ ﴿والصابرين في البأساء﴾ کی تفسیر ﴿یعنی دشمنوں سے جنگ کرنے کے سلسلے﴾ میں فرماتے ہیں کہ ابلیس سے کوئی زیادہ دشمن نہیں! اس دشمن کو ذکر صلوات سے دور کیا جاسکتا ہے اور فقر وتنگدستی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مؤمن کے لئے اس سے زیادہ تنگدستی اور کیا ہوگی کہ دشمن آل محمدؐ کے درمیان گھر جائے اور اس پر صبر کرے، جو اس کے مال کو مال غنیمت سمجھتے ہیں اور اس کو برا بھلا کہتے ہیں تو اسے چاہئے کہ ان مشکلات میں آل محمدؐ کے ذکر سے مدد حاصل کرے جب کبھی مشکل وپریشانی میں ہو اور جب جنگ کی شدت ہو تو اللہ کا ذکر کرے اور محمدؐ وعلیؑ پر دل وزبان سے صلوات ودرود بھیجے تا کہ اللہ کے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرسکے۔

(۲۸) الصلوٰة توجب شفاء الأذن

﴿صلوات چغل خوری سے دور کرتی ہے﴾

حدیث ۱: ويقول اذ طنّت اُذنه (أي لشفائها) اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ، واذكرني بخير، واذكر من ذكرني بخير. (۱): معصومؑ فرماتے ہیں جب تمہیں بدگمانی کا شبہ ہو اور دور کرنا چاہتے ہو، تو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام بھیجو تم جب کسی کو اچھائی سے یاد کرو گے تمہیں بھی اچھائی سے یاد کیا جائے گا (۱)۔ ح﴿۲۸﴾

(۲۹) الصلوٰة نجاة من المهالک و المخاوف

﴿صلوات خوف وہلاکت سے نجات دیتی ہے﴾

حدیث ۱: عن الحسين بن عليؑ: قال لعليّ بن أبي طالبؑ إذا هالک أمر فقل: اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ، اللّهمّ إنّي أسألک بحقّ محمّدٍ و آل

Presented by www.ziaraat.com

محمّدً أن تکفیني ماأخاف أحذر، فإنک تکفي ذلک الأمر(۱): امام حسین علیہ السلام مولا کائناتؑ
سے نقل کرتے ہیں جب تمہیں کسی کام میں پھنس جانے اور مشکل میں گرفتار ہونے کا خطرہ ہو تو محمدؐ
وآل محمدؐ پر صلوات بھیجو اور ان سے ان ہستیوں کا واسطہ دو تا کہ تمہاری مشکلات دور ہو جائیں۔

حدیث ۲: باسناده، عن مصدق بن صدقة، عن عمار بن موسی الساباطي
قال: کنت، عندأبي عبدالله علیہ السلام فقال رجل اللّھم صلّ علی محمّدٍ وأھل بیت
محمّدٍ فقال (له- خ) أبو عبدالله علیہ السلام: یاھذا! لقد ضیّقت علینا أما علمت أنّ أھل البیت خمسة
أصحاب الکساء فقال الرجل: کیف أقول؟ قال: قل: "اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ وعلی آل
محمّدٍ" فیکون نحن وشیعتنا قد دخلنا فیه(۲): ساباطی کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے
پاس تھا کہ حضرتؑ کے سامنے ایک شخص نے یوں صلوات پڑھی (اللّھم صلّ علی محمّدٍ واھل بیت
محمّدٍ) تو حضرتؑ نے فرمایا صلوات کے دائرے کو کیوں تنگ کرتا ہے (کیوں تو صلوات کو اصحاب کساء
خمسہ میں منحصر کرتا ہے) تو اس نے عرض کی یا ابن رسول اللہؐ کس طرح پڑھوں فرمایا پڑھو:۔(اللّھمّ صلّ علی
محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ) اس میں ہمارے تمام شیعہ شامل ہو جاتے ہیں۔ ح﴿۲۹﴾

(۳۰) الصلوٰة أوجبت الخُلّة لابراھیمؑ

﴿صلوات کی برکت سے ابراہیمؑ کو خلیل اللہ کا لقب ملا﴾

حدیث ۱: عن عبدالعظیم بن عبدالله الحسني قال: سمعت عليّ بن العسکری علیہ السلام
یقول: إنّما اتّخذ الله عزّوجلّ ابراھیمؑ خلیلاً لکثرة صلوٰة علی محمّدٍ وأھل بیته صلوات
الله علیھم(۱): شاہ عبدالعظیمؒ نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ حضرتؑ نے
فرمایا: ابراہیمؑ کو خلیلیت، محمدؐ وآل محمدؐ پر کثرت سے صلوات پڑھنے کی وجہ سے ملی۔

حدیث ۲: قال رسول اللهؐ: ملائکة في الھوآء بأیدیھم قراطیس من نور لایکتبون إلاّ الصلوٰة
عليّ وعلی أھل بیتي(۲): رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے کہ فضاء میں ایسے ملائکہ موجود ہیں جن کے ہاتھوں
میں نور کے اوراق ہیں وہ صرف محمدؐ وآل محمدؐ پر جو صلوات بھیجتا ہے اس کو لکھتے ہیں۔ ح﴿۳۰﴾

(۳۱) الصلوٰة نور علی الصراط

﴿صلوات پل صراط کے لئے نور ہے﴾

حدیث ۱: قال رسول اللهؐ: الصلوٰة عليّ وعلی آلي نور علی الصراط(۱)
"رسالتمآبؐ فرماتے ہیں مجھ پر اور میری آلؑ پر صلوات پڑھنا، پل صراط کے لئے نور ہے۔

حدیث ۲: قال رسول اللهؐ: الصلوٰة عليّ نور علی الصراط، وقال علیه الصلوٰة
والسلام: لایلج النّار من یصلّي علیه(۲): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کہ صلوات کا ذکر پل صراط
کے لئے نور ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا: جو صلوات پڑھے گا جہنم کی آگ اس کو چھو نہیں سکے گی۔

حدیث ۳: قال رسول اللهؐ: الصلوٰة عليّ نور علی الصراط ومن کان علی الصراط
من النور لم یکن من أھل النار(۳): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں مجھ پر صلوات پڑھنے سے پل
صراط پر نور ملے گا جس کے پاس یہ نور ہوگا وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہوگا۔

حدیث ۴: قال رسول الله: أکثروا الصلوٰة عليّ فانّ الصلوٰة عليّ نور في القبر
ونور علی الصراط ونور في الجنّة. (۴): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں مجھ پر کثرت سے صلوات
پڑھو کیونکہ مجھ پر ذکر صلوات سے قبر میں اور پل صراط میں اور جنت میں نور حاصل ہوگا۔

حدیث ۵: قال رسول اللهؐ: من صلّی عليّ کنت شفیعه یوم القیامة ومن لم یصلّ
عليّ فأنا بريء منه (۵): رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے گا میں قیامت کے دن
اس کی شفاعت کروں گا اور جو مجھ پر صلوات نہیں بھیجے گا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

حدیث ۶: عن أبي ھریرة قال: قال رسول اللهؐ: من صلّی عليّ عندقبري
سمعته، ومن صلّی عليّ نائیا کفی أمر دنیاه آخرته وکنت له شھیداً وشفیعاً یوم
القیامة(۶): ابوہریرہ رسالتمآبؐ سے نقل کرتا ہے کہ جو شخص میری قبر پر آکر مجھ پر صلوات بھیجتا ہے
میں اس کو سنتا ہوں اور وہ میری نیت سے صلوات پڑھتا ہے تو دنیا وآخرت میں اس کا کفیل ہوں
اور اس کی گواہی دوں گا اور قیامت میں اس کی شفاعت کروں گا۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۷: وقال النبيّ في الوصیة: یاعليّ من صلّی عليّ کلّ یوم أو کلّ لیلة وجبت له شفاعتي ولو کان من أهل الکبائر (۷): رسالتمآبؐ نے مولا کائنات کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص مجھ پر ہر روز وشب صلوات بھیجتا ہے خواہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو میری شفاعت اس پر واجب ہے۔

حدیث۸: قال رسول اللّٰہؐ: من أراد التوسّل إليّ وأن یکون له عندي ید أشفع له بها یوم القیامة فلیصل علی أهل بیتي ویدخل السرور علیهم (۸): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قیامت میں اس پر میری شفاعت کا ہاتھ ہو اور مجھے وسیلہ قرار دے کہ میں اس کے ہمراہ ہوں تو اسے چاہئے کہ مجھ پر اور میری آلؑ پر صلوات بھیجے تا کہ ہم اس سے خوش ہوں۔

حدیث ۹: ونقل، عن بعض السلف أنّه قال: کنّا في البحر علی السفینة، فإذا هبّ ریح یقال له: افلابیة، مشهورة بین الملاحین بان النجاة منه قلیل نادر، ووقع الإضطراب بین أهل السفینة بحیث ارتفعت الضجّة منهم، وکانوا یوادع کلّ منهم صاحبهم، فبینما نحن کذلک فغلبني نعاس، فرأیت النبيّ وهو یقول: قل لأهل هذه السفینة أن یصلّوا عليّ بهذا النحو ألف مرّة: اللّهمّ صلّ علی سیّدنا محمّد وعلی آل سیّدنا محمّد، صلوة تنجینا بها من جمیع الأهوال والآفات، وتقضي لنا بها جمیع الحاجات، وتطهرنا بها من جمیع السیئات، وترفعنا بها عندک اعلی الدرجات، وتبلغنا بها أقصی الغایات من جمیع الخیرات في الحیاة وبعد الممات، فاستیقظت من نومي وأخبرت أهل السفینة بذلک، فاشتغلنا علی الصلوة علیه بهذه الکیفیة ولم یتمّ ثلاث مائة مرّة حتی سکن الریح وسلمنا من هذه البلیة (۹): بعض بزرگان نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ خود کشتی پر سوار تھے کہ جب کشتی سمندر کے درمیان پہنچی تو ایک زبردست اندھی چلی جس کو (افلابیہ) سے وہ یاد کرتے تھے اور ملاحوں کے درمیان یہ بات مشہور تھی کہ اس سے نجات بہت ہی ندرت سے ہوتی ہے تو اس وقت کشتی کے مسافرین میں اضطراب آ گیا تو انھوں نے چیخ وپکار شروع کر دی ہر ایک اپنے پیرومرشد کو بلانے لگ گیا میں بھی انھیں میں سے تھا پس اسی وقت

مجھے اونگھ سی آئی تو خواب میں رسالتمآبؐ کی زیارت نصیب ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ کشتی کے مسافرین سے کہو کہ وہ اس طرح ہزار مرتبہ صلوات پڑھیں جو اوپر ذکر ہے: ﴿اللّهمّ صلّ علی سیّدنا...... في الحیلة وبعد الممات﴾ پس اسی وقت میں خواب سے بیدار ہوا تو میں نے کشتی کے مسافرین کو صلوات کا طریقہ بتایا ابھی انھوں نے تین سو مرتبہ ہی یہ صلوات نہیں پڑھی تھی کہ طوفانی ہوا تھم گئی اور ہم نے اس مصیبت سے نجات حاصل کر لی۔

حدیث ۱۰: وعن ابن عباس قال: قال لی النبیؐ رایت فی مایری النائم عمّی حمزة بن عبدا المطلب و اخی جعفر بن طالب و بین یدهما طبق من نبق فاکلا ساعة فتحول النبق عنبا فاکلا ساعة فتحول العنب لهما رطبا فاکلا ساعة فدنوت منهما و قلت بابی انتما ایّ الآعمال وجدتما افضل قالا فدیناک بالآباء وا لامهات وجدنا افضل الا عمال الصلو اةعلیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب وقال النبیؐ اکثروا الصلاة علیّ فان الصلاة علی نور فی القبر و نور علی الصراط نور فی الجنه (۱۰): ابن عباس رسالت مآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے چچا حمزہ ابن عبدالمطلب اور اپنے بھائی جعفر ابن ابی طالب کو دیکھا کہ ان کے درمیان پھلوں کا طبق رکھا ہوا تھا جو انگوروں سے بھرا ہوا تھا جب انہوں نے تناول فرمایا تو کچھ دیر بعد وہ کھجوروں میں تبدیل ہو گیا تو انہوں نے اس کو تناول فرمایا تو میں ان کے قریب گیا سلام کیا تو میں نے پوچھا کون سا عمل آخرت میں بہتر عمل ہے تو انہوں نے کہا! یارسول اللہ ﷺ آپؐ پر ہمارے آباؤ اجداد فدا ہوں سب سے افضل ترین عمل آپ ﷺ کی ذات گرامی پر صلوات بھیجنا اور پیاسوں کو پانی پلانا ہے اور علیؑ ابن ابی طالب سے محبت رکھنا ہے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ پر کثرت سے صلوات بھیجا کرو کیونکہ صلوات قبر میں، پل صراط پر، اور جنت میں نور کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ ہوگی۔ ح ﴿۳۱﴾

(۳۲) فضل کتابة الصلوٰة علی النبيّ

﴿صلوات کو لکھنے کی فضیلت﴾

حدیث ۱: قال رسول اللّٰہؐ: من صلّی عليّ في کتاب لم تزل الملائکة علیه مالم یندرس

Presented by www.ziaraat.com

اسمي من ذلک الکتاب :رسالتمآبؐ فرماتے ہیں کسی جگہ کوئی میری صلوات کو لکھے تواس وقت ملائکہ اس پر صلوات بھیجتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں میرانام درج ہو۔(۱)

حدیث ۲ :من صلی علیّ فی کتاب لم تنزل الملائکته تستغفر له،مادام اسمی فی ذلک الکتاب (۲) رسالت مآبؐ فرماتے ہیں :جس کتاب میں میرانام ہواور کوئی اس کتاب کو پڑھے اور مجھ پر صلوات بھیجے تو جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہے گے۔ ح﴿۳۲﴾

(۳۳)الصلوٰۃ تؤجب قبول الحسنات

﴿صلوات نیکیوں کی قبولیت کا سبب ہے﴾

حدیث ۱ :قال رسول اللّٰہؐ:لوأن عبداً جاء یوم القیامة بحسنات أهل الدنیا ولم یکن فیها الصلوٰۃ عليّ ردّت علیه ولم تقبل منه (۱) رسالتمآبؐ نے فرمایا! قیامت میں اگر کسی شخص کے پاس تمام اہل دنیا کی نیکیاں ہوں اوراس میں میرے اوپر صلوات نہ پڑھی ہوتو اس کی تمام نیکیوں کومنہ پر مارا جائے گا اوراس سے کوئی نیکی قبول نہیں کی جائے گی۔

حدیث ۲ :قال رسول اللّٰہؐ:من کان آخر کلامه الصلوٰۃ عليّ وعلی عليؑ دخل الجنّة (۲): رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے جواپنی گفتگو کے آخر میں مجھ پراور علی علیہ السلام پرصلوات بھیجتا ہے جنت میں داخل ہوگا۔ ح﴿۳۳﴾

(۳۴)الصلوٰۃ یؤجب النجاۃ من أهوال یوم القیامة ودخول الجنّة

﴿صلوات قیامت کی سختیوں سے نجات اور جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے﴾

حدیث ۱ :عن أنس قال:قال رسول اللّٰہؐ:إنّ أنجاکم یوم القیامة من أهوالها ومواطنها أکثر کم عليّ في دار الدنیا صلوٰۃ أنّه قد کان في اللّٰہ وملائکته کفایة ولکن خصّ المؤمنین بذلک لیثیبهم علیه.(۱): اَنس بن مالک رسالتمآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے

کی سختیوں اور سوال وجواب کے مقامات سے جو تمہیں نجات دے گی وہ دنیا میں مجھ پر صلوات بھیجنا ہے حقیقت میں یہ صلوات خداوند متعال وملائکہ کے ساتھ مخصوص تھی اسی کو مؤمنین کے ساتھ خاص کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مؤمنین بھی ملائکہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ح﴿۳۴﴾

(۳۵)الصلوٰۃ تؤجب النجاۃ من النار

﴿صلوات جہنم سے نجات کا سبب ہے﴾

حدیث ۱ :قال رسول اللّٰہؐ:لن یلج النّار من صلّی عليّ(۱): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے گا اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔ ح﴿۳۵﴾

(۳۶)فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ عندالمیزان

﴿میزان عمل میں صلوات کی فضیلت﴾

حدیث ۱ :قال رسول اللّٰہؐ:یؤمر برجل الی النارفأقول ردّوه الی المیزان فأضع له شیئاً کالأفلة معي في میزانه وهوالصلوٰۃ عليّ فترجح میزانه وینادي سعد فلان. (۱): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں قیامت میں ایک شخص کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا پس میں کہوں گا اس کو واپس لوٹاؤ اس کی امانت میرے پاس ہے تو میں ایک شئی کو اس کے نامہ اعمال میں رکھ دوں گا جو اس نے مجھ پر صلوات بھیجی تھی تو اعمال کا ترازو بھاری ہوجائے گا،تو منادی ندادے گا فلاں شخص سعادت مند ہوگیا۔

حدیث ۲ :قال رسول اللّٰہؐ:أنا عندالمیزان یوم القیامة فمن ثقلت سیئاته علی حسناته جئت بالصلوٰۃ عليّ حتّی اثقل بهاحسناته (۲): رسالتمآبؐ نے فرمایا قیامت کے دن جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ ہونگی،تو وہ ذکر صلوات جسکو اس نے دنیا میں انجام دیا ہے، اس کو نامہ اعمال میں زیادہ کیا جائے گا تو اس کی نیکیاں بڑھ جائیں گیں۔

حدیث ۳: عن احدهماقال ما فی المیزان شئی اثقل من الصلو اة علی محمدؐ و آل محمدؐ و ان الرجل لتوضع اعماله فی المیزان فتمیل به فیخرج الصلوٰۃ علیه

Presented by www.ziaraat.com

فیضعها فی میزانه فیرجح به.(۳):ام محمد باقرؑ یاامام جعفرصادق علیہم السلام نے فرمایا: قیامت میں میزان اعمال کے اندر محمدؐ وآل محمدؐ پرصلوات سے زیادہ سنگین ترکوئی چیز نہیں ہوگی۔ جب اسکا میزان اعمال ہلکا ہوجائے گا توصلوات کو جب اس میں رکھا جائے گا تو اس کے اعمال کا میزان بہت سنگین ہوجائے گا۔

حدیث ۴: عن أبي عبداللهؑ أوعن أبي جعفرؑ قال: أثقل مايوضع في الميزان يوم القيامة الصلوٰة على محمّدؐ وعلى أهل بيتهٔ.

(۴): امام جعفرصادقؑ یاامام باقرؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ترازوءاعمال میں بھاری چیز محمدؐ وآل محمدؐ پرصلوات ہے۔

حدیث ۵: عن احدهما: قال اثقل ما یو ضع فی المیزان یوم القیامة الصلوات على محمدؐ و على اهل بیتهٔ(۵) امام باقرؑ یاامام صادقؑ سے روایت ہے کہ قیامت میں میزان اعمال میں سنگین ترین شئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراس کی پاک اہلبیتؑ پرصلوات ہوگی۔

حدیث ۶: اقول سیاتی فی خطبة النبیؐ فضل شهر رمضان من اکثرؐ فیه من الصلاة على ثقل الله میزانه یوم تخف الموازین (۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاارشاد: ماہ مبارک رمضان کی فضیلت کے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوخطبہ ارشادفرمایااس میں فرمایا کہ جوشخص کثرت سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراس کی آلؑ پردرود بھیجے گا توقیامت کے دن خداوندمتعال عزّ وجلّ اس کے نیک اعمال کوسنگین کردے گا۔ ح﴿۳۶﴾

(۳۷)الصلوٰة على النبیؐ عندد خول المسجد والخروج منه

﴿مسجد میں داخل ہونے اور نکلتے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱: روی عن أنس قال کان النبیؐ: اِذا دخل المسجد قال: بسم الله، اللّهمّ صلّ على محمّدؐ وعلى آل محمّدؐ، واِذاخرج قال مثل ذلک(۱) انس بن مالک رسالتمآبؐ سے نقل کیا ہے کہ مسجد میں جب داخل ہوں تو یہ صلوات (اللّهمّ صلّ على محمّدؐ وعلى آل محمّدؐ) پڑھیں، اسی طرح جب مسجد سے نکلیں تب بھی اس طرح پڑھیں،

حدیث ۲: قال علیؑ: اِذا مررتم بالمسجد فصلّوا على النبیؐ.(۲)
''مولا کائناتؑ فرماتے ہیں جب تم مسجد سے گزرو تو نبیؐ پرصلوات بھیجو''

حدیث ۳: اذا ارادَ دخول المسجد فلیقدم رجله الیمنی ویؤخررجله الیسرىٰ ویقول: بسم الله، السّلام على رسول اللهؐ، اللّهمّ صلّ على محمّدؐ وعلى آل محمّدؐ واغفرلي ذنوبي (الى ان قال): فاِذا فرغ وأراد الخروج رجله الیسرى ویؤخّر الیمنی ولیقل: بسم الله، السّلام على رسول اللهؐ، اللّهمّ صلّ على محمّد وعلى آل محمّد واغفرلي ذنوبي الخ. (۳): جب انسان مسجد میں داخل ہونا چاہے تو دائیں پاؤں کو مقدم کرے یااگر وہ نکلنا چاہے تو بائیں پاؤں کو مقدم کرے تو یہ صلوات پڑھے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے، رسول اللہ پرسلام ہو، اے اللہ! محمدؐ وآل محمدؐ پررحمت نازل فرمااور میرے گناہ معاف فرمادے۔'' پس جب نکلنے کاارادہ کرے تو بائیاں پاؤں باہر رکھے اورپھریہی کہے: ''اے اللہ! محمدؐ وآل محمدؐ پررحمت نازل فرمااورمیرے گناہ معاف فرمادے۔''

(۳۸)الصلوٰة عندقبر النبيؐ

﴿قبرنبیؐ پرذکرصلوات﴾

حدیث ۱: عن محمد بن مسعود قال رأیت أباعبداللهؑ: انتهى الى قبرالنبيؐ فوضع یده علیه وقال: أسأل الله الّذي اجتباک واختارک وهداک وهدى بک أن یصلي علیک؛ ثمّ قال: ﴿اِنّ الله وملائکته یصلّون على النبیّ یاایّهاالّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیما﴾(۱): ابن مسعودامام جعفرصادقؑ کے بارے میں کہتا ہے کہ جب رسالتمآبؐ کی قبر کے قریب پہنچے تو اپنے ہاتھ کو قبر پررکھا اور کہا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے چنااوراختیار کیااور تجھے ہدایت دی اور تیرے صدقے میں ہمیں ہدایت ملی تجھ پرصلوات بھیجتا ہوں پھر آیت کریمہ ﴿اِنّ الله وملائکته یصلّون على النبیّ یاایّهاالّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیما﴾ کی تلاوت فرمائی۔

حدیث ۲: عن اِسحاق بن عمّار قال: سمعت أباعبداللهؑ، یقول، وهو قائم، عندقبررسول اللهؐ مثله اِلاّ أنّ بدل قوله ''اجتباک، وهو قائم، عندقبررسول اللهؐ مثله اِلاّ أنّ بدل

Presented by www.ziaraat.com

قولہ"اجتباک واختارک"،"انتجبک واصطفاک واصفاک".(۲):اسحاق بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں لیکن "اجتباک واختارک" کی جگہ پر "انتجبک واصطفاک واصفاک" کو ذکر کیا ہے۔

(۳۹)الصلوٰۃ علی النبیؐ عندالعطاس

﴿چھینکنے کے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱:عن ابی سعید الخدری قال:عن النبیؐ قال:من عطس،فقال:الحمدللّٰہ علی کلّ حال،ماکان من حال وصلّی اللّٰہ علی محمدٍ وعلی أهل بیتہ،أخرج اللّٰہ من منخرہ الأیسر طائراً یقول:اللّھمّ اغفر لقائلھا.(۱):سعید الخدری رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:جب کسی کو چھینک آئے تو جس حالت میں ہو تو کہے:الحمدللہ علی کلّ حال، اور اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے گا تو خداوند متعال اس کے ناک کے بائیں سوراخ سے ایک پرندہ خلق کرے گا وہ صلوات کہنے والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا۔

حدیث ۲:عن أبی عبداللّٰہ قال:من عطس ثمّ وضع یدہ علی قصبة أنفه ثمّ قال:الحمدللّٰہ ربّ العالمین کثیراً کماھو أھلہ وصلّی اللّٰہ علی محمد النبیّ وآلہ وسلم خرج من منخرہ الأیسر طائر أصغر من الجراد وأکبر من الذباب حتّی یصیر تحت العرش یستغفر اللّٰہ له الی یوم القیامة.(۲):امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص چھینکنے کے بعد اپنی ناک کی ہڈی پر ہاتھ رکھ کر کہے:(الحمدللّٰہ ربّ العالمین کثیراً کماھو اھلہ) پھر محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام بھیجے تو اس کی ناک کی بائیں نتھنا سے خداوند متعال ایک چھوٹے سے پرندے کو خلق کرتا ہے جو ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا ہوتا ہے جو عرش کے قریب چلا جاتا ہے اور قیامت تک اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

حدیث ۳:عن الاعمش،عن جعفر بن محمدؑ قال:ھذہ شرائع الدین الی أن قالؑ:والصلوٰۃ علی النبیّ وآلہ واجبة فی کلّ المواطن وعندالعطاس والریاح وغیر ذلک.

(۳):امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں!شریعت میں ہے کہ ہر مقام پر صلوات کی پابندی کریں،چھینک آنے کے بعد،ہواؤں کے چلتے وقت،وغیرہ

حدیث ۴:عن الفضل بن شاذان (فی حدیث محض الإسلام)،عن الرضا علیہ السلام والصلوٰۃ علی النبیّ واجبة فی کل موطن وعندالعطاس وذبائح وغیر ذلک: فضل بن شاذان امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں ہر مقام پر صلوات کی پابندی کریں،چھینک آنے کے بعد،جانور ذبح کرتے وقت وغیرہ،حدیث ۵:عن صفوان بن یحیی،قال:کنت،عندالرضا علیہ السلام فعطس،فقلت:صلّی اللّٰہ علیک،ثمّ عطس،فقلت صلّی اللّٰہ علیک،ثمّ عطس،فقلت:صلّی اللّٰہ علیک،وقلت له:جعلت فداک!اِذا عطس مثلک نقول له کما یقول بعضنا لبعض یرحمک اللّٰہ أو کما تقول؟قال:نعم ألیس تقول صلّی اللّٰہ علی محمدٍ وآل محمدٍ؟قلت بلی،قال:قلت:اِرحم محمداً وآل محمدٍ؟قال بلی وقد صلّی اللّٰہ علیه ورحمه واِنّما صلاتنا رحمة علیه لنا وقربة.(۵):صفوان بن یحیٰی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا تو ان کو چھینک آئی تو میں نے ان پر صلوات بھیجی خداوند متعال آپ پر رحمت نازل فرمائے اسی طرح تین مرتبہ ایسے ہوا اس کے بعد میں نے سوال کیا اے آقا! آپؑ پر میری جان فدا ہو،کیا چھینک آنے کے بعد (یرحمک اللّٰہ) ہم کہہ سکتے ہیں جس طرح دوسرے بھی کہتے ہیں تو حضرتؑ نے فرمایا:ایسا ہی ہے کیا تو صلوات کہنا پسند نہیں کرتا!کہا مولا!کیوں نہیں!کہا اس طرح کہا کرو(ارحم محمدٍ وآل محمدٍ) فرمایا:ہاں!خداوند متعال ان پر صلوات ورحمت نازل فرماتا ہے اور آنحضرتؐ پر صلوات ہمارے لئے رحمت اور قرب الٰہی کا موجب ہے۔ ح﴿۳۹﴾

(۴۰)الصلوٰۃ عندشم الریاحین

﴿خوشبو سونگھتے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱:قال مالک الجھنی:فناولت أباعبداللّٰہ شیئاً من الریاحین فأخذہ فشمّه

Presented by www.ziaraat.com

وضعه على عينيه ثمّ قال: من تناول [أخذ] ريحانة فشمها ووضعها على عينه ثمّ قال: اللّهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد لم تقع على الأرض حتّى يغفر له(۱) مالک کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس خوشبو والی چیز میں سے ایک چیز لائی گئی جب حضرتؑ نے اس کو لیا اور سونگھا اور آنکھوں سے لگایا پھر حضرتؑ نے فرمایا: جو شخص خوشبو کو پائے اور سونگھنے کے بعد آنکھوں سے لگائے اور پھر محمدؐ وآل محمد پر صلوات بھیجے ابھی تک وہ اس کو زمین پر نہیں رکھے گا کہ خداوند متعال اس کو بخش دے گا۔ ح ﴿۴۰﴾

(۴۱) الصلوٰة عند ذكر الله جلّ جلاله

﴿ذکر اللہ کے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱: بإسناده عن عبيدالله بن عبدالله الدهقان قال: دخلت على أبي الحسن الرضا علیہ السلام: قال لي: ما معنى قوله: ﴿وذكر اسم ربّه فصلّى﴾؟ قلت: كلّما ذكر اسم ربّه قام فصلّى، فقال لي: لقد كلّف الله عزّوجلّ هذا شططاً فقلت جعلت فداک! فكيف هو فقال؟ كلّما ذكر اسم ربّه صلّى على محمّد وآله. عبیداللہ دھقان امام رضا علیہ السلام سے سوال کرتا ہے آقا! ﴿وذكر اسم ربّه فصلّى﴾ کا کیا معنی ہے؟ تو حضرتؑ نے جواب دیا جب بھی اللہ کا ذکر ہو تو صلوات بھی ساتھ ذکر ہو پھر فرمایا: بے شک خداوند متعال نے اس حصے کو ضروری قرار دیا ہے تو اس نے عرض کی آپؑ پر میری جان فدا ہو یہ کیسے پڑھوں، فرمایا: جب بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام بھیجنا چاہیے۔ ح ﴿۴۱﴾

(۴۲) الصلوٰة عند سماع ذكر النبیؐ

﴿ذکر النبیؐ کے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱: وروى زرارة، عن أبي جعفرؑ أنّه قال: وصلّ على النبيّ كلّما ذكرته أو ذكره ذاكر عندک في أذان أو غيره والحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة(۱): زرارہ، امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: جب بھی رسالتمآبؐ کا ذکر ہو یا اذان کہنے والا یا کوئی

اور آنحضرتؐ کا نام لے تو ان کی ذات گرامیؐ پر صلوات بھیجو، (حدیث اگرچہ طولانی تھی لیکن مورد بحث کو اس سے حاصل کیا ہے) ح ﴿۴۲﴾

(۴۳) قصه وصيّة النبیؐ بكثرة الصلوٰة

﴿کثرت صلوات پر رسالتمآبؐ کی تاکید﴾

حدیث ۱: وروى أبونعيم وابن بشكوال، عن سفيان الثوري أيضاً قال: بينما أنا حاج إذ دخل عليّ شاب لا يرفع قدماً ولا يضع أخرى إلاّ وهو يقول: اللّهمّ صلّ على محمّد وعلى آل محمّد. فقلت له: أبعلم تقول هذا؟ قال: نعم، ثمّ قال: من أنت: قلت: سفيان الثوري. قال: العراقي؟ قلت: نعم. قال: هل عرفت الله؟ قلت: نعم. قال: بما عرفته؟ قلت: بأنّه يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل ويصوّر الولد في الرحم. قال: يا سفيان! ما عرفت الله حقّ معرفته. قلت: كيف تعرفه أنت؟ قال: بفسخ العزائم والهمم ونقض العزيمة، هممت همتي وعزمت، فنقض عزمي، فعرفت أنّ لي ربّاً يدبّرني، قال: قلت: فما صلاتک على النبيّ؟ قال: كنت حاجّاً ومعي والدتي، فسألتني أن أدخلها البيت، ففعلت فوقعت وتورّم بطنها واسودّ وجهها، قال: فجلست عندها وأنا حزين، فرفعت يدي نحو السماء، فقلت: يا ربّ هكذا تفعل من دخل بيتک، فاذا بغمامة قد ارتفعت من قبل تهامة وإذا رجل عليه ثياب بيض فدخل البيت وأمرّ يده على وجهها فابيض، وأمرّ يده على بطنها فابيضّ فسكن المرض ثمّ مضى ليخرج فتعلقت بثوبه فقلت: من أنت الّذي فرجّت عنّي؟ قال: أنا نبيّک محمّد قلت: يا رسول الله! فأوصني! قال: لا يرفع قدماً ولا تضع أخرى إلاّ وأنت تصلّي على محمّد وعلى آل محمّد. (۱): سفیان ثوری کہتا ہے میں حج بیت اللہ الحرام کے لئے جا رہا تھا تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان میں ایک نوجوان شخص تھا نہ ہی قدم اٹھاتا تھا و نہ ہی قدم رکھتا تھا مگر یہ کہ ہر ایک قدم پر محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجتا تھا تو میں نے اس سے سوال کیا: کیا تو اس صلوات کی معرفت رکھتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں! پھر اس نے مجھ سے سوال کیا تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں

Presented by www.ziaraat.com

سفیان ثوری ہوں، کہا تو عراق کا رہنے والا ہے؟ میں نے کہا، ہاں، اس نے سوال کیا کیا تو اللہ کی معرفت رکھتا ہے؟ میں نے کہا، ہاں! کہا کیسے تو نے اس ذات اقدس کو پہچانا؟ میں نے کہا یہ وہ ذات ہے، جو دن کو رات میں اور رات کو دن میں تبدیل کرتی ہے اور رحم مادر میں بچے کی تصویر بناتی ہے پھر اس نے کہا کہ تو واقعاً اس کی معرفت رکھتا ہے؟ تب سفیان ثوری کہتا ہے میں نے اس سے سوال کیا کہ تو نے پروردگار کو کیسے پہچانا؟ اس نے جواب دیا: اپنے ارادوں کے پورے نہ ہونے سے، کیونکہ جو میں ارادہ وقصد کرتا ہوں میرے ارادے پورے نہیں ہوتے تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ ایک ذات ہے جو میری پروردگار ہے جو میرے امور کو منظم ومرتب فرماتی ہے، سفیان ثوری کہتا ہے پھر میں نے سوال کیا تو نے اپنا ذکر، ذکر صلوات کو کیوں قرار دیا تو اس نے ایک واقعہ ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میں حج بیت اللہ کے مشرف ہوا تو میری والدہ بھی میرے ساتھ تھیں جو مریضہ تھیں بیماری کی وجہ سے ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا اور پیٹ پھول گیا تھا جب میں مسجد الحرام کے قریب گیا تو دعا کی: بارالہا! میں تیرے گھر میں ہوں اور میری والدہ کا یہ حال ہے اور تیرے گھر میں ہوتے ہوئے بھی غمگین ہوں اور جو تیرا مہمان ہو اس کے ساتھ تو ایسا سلوک کرتا ہے پس اسی وقت بادل کا ٹکڑا سامنے سے گذرا اس سے پہلے ایک جنوبی حجاز کا شخص سامنے سے گذرا اس کے سر پر سفید کپڑا تھا وہ مسجد حرام میں داخل ہوا اس نے میری ماں کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اس کا چہرہ سفید ہو گیا اور اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، تو اسے بیماری سے شفا مل گئی، پھر وہ جانا چاہتا تھا کہ میں نے اس کے دامن کو تھام لیا تو پوچھا: تو کون ہے میری مشکل کشائی کرنے والا؟ تو فرمایا: میں تیرا رسول محمد مصطفی ﷺ ہوں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ ذکر صلوات کو ترک نہ کرنا، ہر قدم پر صلوات بھیجنے کا سبب یہ معجزہ ہے۔ ح ﴿۴۳﴾

(۴۴) الصلوٰة عند خروج من بيته

﴿گھر سے نکلنے وقت کی صلوات﴾

حدیث ۱: روي عن أبي هريرة قال: كان رسول اللّٰهؐ يقول إذا خرج من بيته: بسم

اللّٰه، التكلان على الله، لاحول ولاقوة إلّا بالله، وفي رواية أُخرى: ثمّ يرفع رأسه إلى السماء ثمّ يقول: "اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ، اللّهمّ إنّي أعوذبك أن أزل أو أُزل أو أضل أو أجهل أو يجهل عليّ" (۱): ابوہریرہ نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا (بسم اللّٰه، التكلان على الله، لاحول ولاقوة إلّا بالله) پڑھتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کرتے محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجتے تھے پھر مذکورہ بالا دعا (اللّهمّ إنّي أعوذبك...) کی تلاوت فرماتے: الٰہی! مجھے لغزش میں مبتلا ہونے اور کسی کو مبتلا کرنے اور گمراہ ہونے اور کرنے اور جہالت اور کسی کو جاہل قرار دینے سے امان دے۔ ح ﴿۴۴﴾

(۴۵) صلوٰة الملائكة على النبيّؐ وعليّؑ

﴿ملائکہ کی صلوات النبیؐ وعلیؑ پر﴾

حدیث ۱: رحمة اللّٰه: بإسناده الى أنس بن مالك قال: قال رسول اللّٰهؐ: صلّت الملائكة عليّ وعلى عليّ سبع سنين، وذلك أنّه لم يرفع الى السماء شهادة أنّ لا إله إلّا اللّٰه وأنّ محمّداً رسول اللّٰه إلّا منّي ومن علي (۱): انس بن مالک رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ میرے اور علیؑ کے علاوہ توحید ورسالت کی گواہی اسوقت تک آسمان پر نہیں گئی جب سات سال تک ملائکہ نے صلوات نہیں پڑھی۔

حدیث ۲: عن عبدالرحمان بن سعد مولى أبي أيّوب الأنصاري، قال: قال رسول اللّٰهؐ: صلّت الملائكة عليّ وعلى عليٍّ سبع سنين، وذلك أنّه لم يصلّ معي أحد غيره. (۲): ابوایوب انصاریؓ رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: سات سال تک ملائکہ نے مجھ پر اور علی امیر المؤمنینؑ پر صلوات بھیجی کہ اس صلوات میں کوئی اور شریک نہیں تھا۔ ح ﴿۴۵﴾

(۴۶) بطلان الصلاة بترك الصلوٰة على النبيّ وآلهٖ

﴿نماز بغیر صلوات کے باطل ہے﴾

حدیث ۱: عن سهل بن سعد الساعدي: إنّ النبيّ قال: لاصلاة لم يصلّ على

Presented by www.ziaraat.com

نبیؐ(۱): سعد ساعدی کہتا ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا: اگر کوئی نماز میں صلوات نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔

حدیث ۲: عن ابن مسعود، عن النبيؐ: من صلّى صلاة لم يصلّ فيها عليّ وعلى أهل بيتيؑ لم تقبل منه (۲): ابن مسعود رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا: جو کوئی نماز میں میرے اور میری آلؑ پر صلوات نہیں بھیجے گا اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

حدیث ۳: وقال الامام أبو جعفر محمّد الباقر علیہ السلام: لو صلّيت صلاة لم اصلّ فيها على النّبيؐ ولا على أهل بيتهٖ لرأيت أنّها لم تتم (۳): امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں رسول گرامیؐ اور اس کی آل پاکؑ پر صلوات نہیں بھیجتا وہ دیکھ لے کہ اس کی نماز کامل نہیں ہے۔

حدیث ۴: عن ابی عبد اللهؑ قال اذا صلّیٰ احدکم و لم یذکر النّبیؐ و آلہٗ فی صلاتہ یسلک بصلاتہ غیر سبیل الجنّہ: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب کوئی اپنی نماز میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی آل پاک کا نام نہ لے تو وہ نماز بہشت کے علاوہ کسی اور راستے کی طرف چلی جاتی ہے۔

حدیث ۵: وقال رسول اللهؐ من ذکرت عندہ فلم یصل علی دخل النار فابعدہ الله وقالؐ ومن ذکرت عندہ فنسی الصلاۃ علی خطئ بہ طریق الجنّہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو جہنم میں داخل ہوگا اور رحمت الٰہی سے دور ہوگا اور جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات بھیجنا بھول جائے تو حقیقت میں وہ بہشت کے راستے کو بھول گیا ہے ح﴿۴۶﴾

(۴۷) الصلوٰۃ علی النبیؐ عند التشہد ﴿تشہد میں صلوات﴾

حدیث ۱: عن ابن مسعود، عن رسول اللهؐ قال: إذا تشهّد أحدكم في الصلاة فليقل: اللّهمّ صلّ على محمّدؐ، وعلى آل محمّدؐ وبارک على محمّدؐ، وعلى آل محمّدؐ، وارحم محمّداً وآل محمّدؐ كما صلّيت وباركت وترحّمت على إبراهيمؑ وعلى آل إبراهيمؑ إنک حميد مجيد (۱): ابن مسعود رسالتمآبؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: مذکورہ بالا صلوات کو تشہد میں پڑھا کریں۔ ح﴿۴۷﴾

(۴۸) الصلوٰۃ علی النّبیؐ فی الرکوع و السجود

﴿رکوع و سجود میں صلوات کی فضیلت﴾

حدیث ۱: قال ابو جعفرؑ من قال فی رکوعہ و سجودہ قیامہ اللّھم صل علی محمّدؐ و آل محمّدؐ کتب الله لہ ذلک بمثل الرکوع و السجود القیام: امام باقرؑ سے روایت ہے: جو شخص نماز کی حالت میں رکوع و سجود میں ہم پر صلوات (اللّھمّ صلی علی محمّدؐ و آلہٗ) بھیجے گا تو اس صلوات کا ثواب بھی مثل رکوع و قیام کے ہوگا۔ (۱) ح﴿۴۸﴾

(۴۹) الصلوٰۃ علی النّبیؐ توجب رفع النسیان

﴿صلوات نسیان کو دور کرتی ہے﴾

حدیث ۱: فیما سأل خضر عن حسن ابن علی علیہما السلام: قال: اخبرنی (یا بن رسول اللهؐ) عن الرجل کیف یذکر و ینسی، قال: ان قلب الرجل فی حُقٍ وَ علی الحُقّ طبق فان صلیٰ الرجل عند ذلک علی محمدؐ و آل محمدؐ صلواتاً تامة انکشف ذلک الطبق عن ذلک الحُقّ فاء ضاء القلب و ذکر الرجل ما کان نسی و ان ھو لم یصل علی محمدؐ و آل محمدؐ او نقص آل محمدؐ من صلوٰۃ علیھم انطبق ذلک طبق علی ذلک الحُقّ فا ظلم القلب ونسی الرجل ما کان ذکرہ (۱): امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: جناب خضرؑ نے امام حسنؑ سے سوال کیا، یابن رسول اللہؐ! مجھے یہ بتائیں کہ انسان کیوں باتوں کو فراموش کرتا ہے اور پھر اسکو یاد آجاتا ہے؟ تو حضرتؑ نے فرمایا! انسان کا دل ایک پیالے کی مانند ہے اور اس پیالے پر ایک طبق (تھال) رکھا ہوا ہے، جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ہے تو وہ طبق اس دل سے ہٹ جاتا ہے اور اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور جو کچھ وہ بھول چکا ہوتا ہے اسے یاد آجاتا ہے۔ ح﴿۴۹﴾

(۵۰) الصلوٰۃ علی آل النّبیّ عند الفراغ عن التلبیة

﴿تلبیہ کے بعد کی صلوات﴾

حدیث ۱: یستحبّ إذا فرغ من التلبیة أن یقول: "اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ"

Presented by www.ziaraat.com

(۱): مستحب ہے کہ تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات بھیجی جائے، ح ﴿۵۰﴾

(۵۱) الصلوٰة على آل النبيّ في الدعاء عند الوضوء

﴿وضو کے وقت کی صلوات﴾

حديث ١: في أذكار الوضوء، يقول عند صبّ الماء: بسم الله و كذا عند المضمضة وعند استنشاقه، وقد قدّمنا استحباب التّسمية عند ابتداء كلّ شيء، فيقول عند ابتداء الوضوء والغسل والتيمّم: بسم الله الرّحمن الرّحيم، فإذا فرغ منها رفع رأسه إلى السّماء واستقبل القبلة وقال قبل أن يتكلّم: أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له، وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله (ثلاثاً)، اللّهمّ اجعلني من التوّابين واجعلني من المتطهّرين، سبحانك اللّهمّ وبحمدك أشهد أن لا إله إلاّ أنت، أستغفرك وأتوب إليك فاغفرلي وارحمني وتب عليّ إنّك أنت التوّاب الرّحيم، اللّهمّ صلّ على محمّد وعلى آله وسلّم(١): اذکار وضو میں ہے کہ وضو کو تمام کرنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے مذکورہ بالا دعا پڑھیں پھر محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات بھیجیں، (۱) ح ﴿۵۱﴾

(۵۲) الصلوٰة في يوم المبعث

﴿روز مبعث کی صلوات﴾

حديث ١: روى الحسين بن راشد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: غير هذه الأعياد شيء؟ قال: نعم، اشرفها واكملها اليوم الّذي بعث فيه رسول الله الى أن قال: قلت: فما نفعل فيه؟ قال: تصوم وتكثر الصلوٰة على محمّد وآله عليهم السلام(١): حسین بن راشد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب ان سے پوچھا گیا ان عیدین کے علاوہ بھی کوئی عید ہے فرمایا: ہاں! روز مبعث بھی عید ہے، عرض کی آقا! اس میں کیا کرنا چاہئے فرمایا: اس دن روزہ رکھنا چاہئے اور کثرت سے محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات بھیجنا چاہئے، (۱) ح ﴿۵۲﴾

(۵۳) الصلوٰة على النبيّ وآله في صلاة العيد

﴿نماز عید کی صلوات﴾

حديث ١: عبدالله بن العباس الطيالسي، نقل عن إمامنا أشياء، منها قال: سألت أحمد بن حنبل: مايقول الرّجل بين التكبيرين في العيد؟ قال: يقول: سبحان الله والحمد لله، ولا إله إلاّ الله والله أكبر، اللّهمّ صلّ على محمّد النبيّ الاُمّيّ، وعلى آل محمّد، واغفرلنا وارحمنا. وكذلك يروى عن ابن مسعود(١): عباس طیالسی ہمارے آئمہؑ سے بہت سی چیزوں کو نقل کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عید کی تکبیروں میں سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اکبر کے ساتھ (اللّهمّ صلّ على محمّد وارحمنا) بھی پڑھنا چاہئے اسی طرح ابن مسعود نے بھی روایت کی ہے۔ (۱) ح ﴿۵۳﴾

(۵۴) الصلوٰة على آل النبيّ في صلاة الجنائز

﴿نماز میت کی صلوات﴾

حديث ١: بعد التكبيرة الثّانية، فيقول: اللّهمّ صلّى على محمّد وعلى آل محمّد، والأفضل أن يتمّه بقوله: كما صلّيت على إبراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين إنّك حميد مجيد (١): نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد صلوات (اللّهمّ صلّ على محمّد وعلى آل محمّد) کو پڑھتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس صلوات کو کامل کرتے ہوئے یوں کہا جائے (كما صلّيت على إبراهيم... إنّك حميد مجيد). ح ﴿۵۴﴾

(۵۵) انطق الله الناقة ببركة الصلوٰة على النبيّ

﴿صلوات کی برکت سے اونٹنی بول اٹھی﴾

حديث ١: عن ابن عبّاس قال: جاء أعرابي إلى رسول اللهؐ فأناخ ناقته على باب المسجد ثمّ دخل فقعد بازاء رسول اللهؐ، فلمّا قضى إربه وأراد أن يقول قال أناس من أصحاب رسول اللهؐ: يارسول اللهؐ! النّاقة الّتي مع الأعربي مسروقة فالتفت النّبيّ إليه ثمّ قال له: ماتقول؟ فأطعل يضرب الأرض بسبّابته فأنطق الله تعالى الناقة من وراء الباب

Presented by www.ziaraat.com

فقالت: یارسول اللّٰہ! والّذي بعثک بالحقّ بشیراً ونذیراً ماسرقني هذاالرّجل واِنّما سرقني غیره، واِنّ هذا ابتاعني بماله واِنّه لبريء غیر آثم. قال النّبي للأعرابي: بالّذي أنطقها ببراء تک ماقلت حین أطرقت برأسک وضربت الأرض بسبّابتک؟ فقال: یارسول اللّٰہ! قلت: اللّهمّ لست بربّ استحدّ ثناک، ولامعک شریک في ملکک أعانک علی خلقنا أنت کماتقول وفوق مانقول، أسالک یاربّ أن تصلّي علی محمّدؐ وعلی آل محمّدؐ وتبرئني ببراءة ممّا أنا فیه، فقال النبيؐ: والّذي بعثني بالحقّ لقد رأیت الملائکة ازدحموا علی أفواه السّکک یکتبون مقالتک فمن أصابه مثل ما أصابک (قال مثل مقالتک) برّأه الله تعالی ممّا اُنزل به. (۱): ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر باندھ دیا پھر مسجد میں آکر رسالتمآبؐ کے سامنے بیٹھ گیا پھر جب اس کا کام ختم ہوا اور رسالتمآبؐ سے رخصت ہونے لگا تو حضرتؐ کے کچھ اصحاب نے کہا یارسول اللہ! یہ اونٹنی جو لے کر آیا ہے یہ چوری کی ہے آنحضرتؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تو اس کے بارے میں کیا کہتا ہے اس نے اپنے سر کو جھکا لیا اپنی انگلی کو زمین پر مارنے لگا اسی دوران دروازے کے پیچھے سے خدا کی قدرت سے اونٹنی گویا ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! جس ذات نے تجھے مبعوث برحق کیا اور تجھے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا میں گواہی دیتی ہوں کہ یہ شخص چور نہیں ہے بلکہ یہ تہمت لگانے والے چور ہیں اس نے مجھے اپنے ہی مال سے خریدا ہے تب رسالتمآبؐ نے اعرابی سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ اونٹنی نے تیری حقانیت کی گواہی دی اور تم نے اپنی انگلی کو زمین پر مارا؟ اس اعرابی نے کہا: یارسول اللہؐ! میں نے یہ دعا مانگی بارالہا! میں نے یہ کام انجام نہیں دیا اور اس کی ملکیت میں کوئی شریک بھی نہیں ہے اور تیرا حکم ہماری باتوں سے افضل ہے پھر میں نے آپؐ اور آپ کی آلؑ پر صلوات بھیجی، تب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا ہے میں نے دیکھا کہ ملائکہ کا اتنا ازدہام ہوگیا کہ نزدیک تھا شہر کی دیواریں ٹوٹ جاتیں اور ایسی گفتگو میں نے نہیں دیکھی کہ تیری سچائی کی گواہی دے رہے تھے۔ (۱) ح﴿55﴾

(٥٦) کانت الصلوٰة علی النبییؐ قراته هذه الایة

﴿رسالتمآبؐ پر نماز کی حالت میں آیت صلوات کا نزول اور اہل مدینہ کی صلوات﴾

حدیث ۱: عن أبي جعفرؑ قال: لمّا قبض رسول اللّٰہؐ صلّت علیه الملائکة والمهاجرون والأنصار فوجاً فوجاً قال: وقال أمیرامؤمنینؑ سمعت رسول اللّٰہؐ یقول في صحته وسلامته: اِنّما اُنزلت هذه الآیة في الصلاة عليّ بعدقبض اللّٰه لي 'اِنّ اللّٰه وملائکته یصلّون علی النّبیّ یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً" (۱): امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جب رسالتمآبؐ کا انتقال ہوا تو ملائکہ اور مہاجرین وانصار فوج درفوج آئے اور آنحضرتؐ پر صلوات پڑھی پھر حضرتؑ نے کہا کہ مولا کائنات علی ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں میں نے رسولؐ کی زندگی میں رسولؐ سے سنا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: نماز کی حالت میں مجھ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "اِنّ الله وملائکته..."۔

حدیث ۲: باِسناده عن أبي خالد الکابلي، عن أبي جعفر محمّد بن علي الباقر علیه السلام قال: لمّافرغ أمیر المؤمنین علیه السلام من تغسیل رسول اللّٰه وتکفینه وتحنیطه أذن للناس وقال: لیدخل منکم عشرة عشرة لیصلّوا علیه، فدخلوا، وقام أمیر المؤمنین علیه السلام بینه وبینهم وقال: (اِنّ اللّٰه وملائکته یصلّون علی النّبیّ یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً) وکان الناس یقولون کمایقول، قال أبو جعفر علیه السلام: وهکذا کانت الصلوٰة علیه، صلّی اللّٰه علیه وآله (۲): خالد کابلی کے والد گرامی امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ رسالتمآبؐ کے غسل وکفن سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو بلایا اور فرمایا کہ دس دس ہوکر کمرہ میں آؤ اور صلوات پڑھتے ہوئے آؤ پس جب وہ داخل ہوئے تو مولا کائناتؑ، رسول اللہؐ اور ان کے درمیان کھڑے ہوگئے اور اس آیت کریمہ (اِنّ اللّٰه وملائکته..) کی تلاوت کرنے لگے تو جس طرح انہوں نے صلوات پڑھی تھی امام باقرؑ نے بھی پڑھ کر سنائی اور کہا محمدؐ اور اس کی آلؑ پر صلوات تھی۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۳:عن أبي جعفر عليه السلام قال:قلت له كيف كانت الصلوٰة على النبيّ ؟قال:لمّا غسله أمير المؤمنين عليه السلام و كفّنه سجّاه ثمّ أدخل عليه عشرة فداروا حوله ثمّ وقف أمير المؤمنين عليه السلام في وسطهم فقال:"إنّ اللّٰه وملائكته يصلّون على النّبيّ يا ايها الذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً"،فيقول القول كمايقول حتّى صلّى عليه أهل المدينة وأهل العوالي(۳):امام باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ رسالتمآبؐ پر کس طرح صلوات پڑھی جائے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ جب میرے جدّ امجد، امیرالمؤمنینؑ رسولؐ کو غسل وکفن وغیرہ دے کر فارغ ہوئے تو دس دس آدمیوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اندر آئیں، اور جنازے کا طواف کرتے ہوئے، صلوات بھیجتے رہے اور ان کے درمیان امیرالمؤمنینؑ کھڑے ہوکر اس آیت کریمہ "إنّ اللّٰه وملائكته..." کی تلاوت کرتے رہے، میں (امام باقرؑ) بھی اسی طرح صلوات پڑھ رہا ہوں جس طرح اہل مدینہ نے صلوات پڑھی۔(۱) ح «۵۶»

(۵۷)فضل الصلوٰة مائة مرّة: «ایک سومرتبہ ذکر صلوات کی فضیلت»

حدیث ۱ :قال رسول اللّٰه صلّى عليّ يوم مائة مرّة قضيت له في ذلك اليوم مائة حاجة.(۱):رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک سومرتبہ دن میں صلوات بھیجتا ہے تو اس کی اسی دن میں ایک سوحاجات پوری ہوتی ہیں۔

حدیث ۲ :علي بن أبي طالبؑ قال:قال رسول اللّٰهؐ من صلّى على محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ مائة مرّة قضى اللّٰه له مائة حاجة(۲):امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسول اللّٰہؐ سے نقل کرتے ہیں جو شخص محمدؐ وآل محمدؐ پر ایک سومرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس کی ایک سوحاجات کو پورا فرمائے گا۔

حدیث ۳:قال الصادق عليه السلام:من صلّى على النبيّ و آله مائة مرّة في كلّ يوم ابتدرها سبعون ألف ملك يبلغها الى رسول اللّٰه قبل صاحبه(۳) :امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

کہ جو شخص رسالتمآبؐ پر ایک سومرتبہ صلوات بھیجتا ہے تو ستر ہزار ملائکہ اس کی مشایعت کرتے ہیں اور صلوات کو رسول گرامی کی خدمت میں پہنچاتے ہیں اس سے پہلے کہ اس کی صلوات ختم ہو۔

حدیث ۴:معاوية بن عمار،عن جعفر بن محمّدؑ قال:من صلّى على محمّدٍ وعلى أهل بيته مائة مرّة قضى اللّٰه له مائة حاجة(۴):ابن عمار امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص محمدؐ وآل محمدؐ پر ایک سومرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس کی ایک سوحاجات کو پورا فرمائے گا۔ ح «۵۷»

(۵۸)فضل الصلوٰة على النبيّ يوم الجمعة وليلتها مائة مرّة

«سومرتبہ صلوات روز جمعہ اور شب جمعہ کی فضیلت»

حدیث ۱ :قال رسول اللّٰهؐ:من صلّى عليّ ليلة الجمعة أو يوم الجمعة مائة مرّة ،غفر اللّٰه له خطيئة ثمانين سنة.(۱):رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن ایک سومرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس کے اسی سال کے گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ۲ :قال رسول اللّٰهؐ من صلّى عليّ ليلة الجمعة أو يوم الجمعة مائة مرّة قضى اللّٰه له مائة حاجة ،ووكلّ اللّٰه به ملكاً حين يدفن في قبره يبشّره كمايدخل أحدكم على أخيه بالهدية (۳):رسالتمآبؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ اور روز جمعہ کو مجھ پر ایک سومرتبہ صلوات بھیجے گا تو خداوند ایک فرشتہ کو خلق کرے گا جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا حتیٰ قبر میں بھی ایک دوست کی طرح اس کی راہنمائی کرے گا۔

حدیث ۳:عن أنس بن مالك قال:قال رسول اللّٰهؐ:إنّ أقربكم منّي يوم القيامة في كلّ موطن أكثركم عليّ صلوٰة في الدنيا،من صلّى عليّ يوم الجمعة وليلة الجمعة مائة مرّة قضى اللّٰه له مائة حاجة،سبعين من حوائج الآخرة وثلاثين من حوائج الدنيا،ثمّ يوكّل اللّٰه بذلك ملكاً يدخله في قبري كمايدخل عليكم الهدايا يخبرني بمن صلّى عليّ باسمه ونسبه الى عشرة فاثبته عندي في صحيفة بيضاء (۳): انس بن مالک رسول اللّٰہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ہر مقام پر وہ شخص میرے قریب ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر بہت

Presented by www.ziaraat.com

زیادہ صلوات بھیجی ہو اور جو شخص شب جمعہ اور روز جمعہ ایک سو مرتبہ صلوات بھیجے گا خداوند متعال اس کی ایک سو حاجات برلائے گا، ستر حاجات دنیا میں اور تیس حاجات آخرت میں پوری ہوں گی پھر ایک فرشتہ کو مامور فرماتا ہے جو میری قبر میں داخل ہوتا ہے جس طرح آپ کے لئے تحائف کولایا جاتا ہے اور وہ اس صلوات کو تحفہ وھدیہ بنا کر لائے گا اور مجھے اس صلوات پڑھنے والے کا حسب ونسب دس پشتوں تک بتائے گا کہ فلاں شخص نے آپؐ پر صلوات بھیجی ہے اور وہ صلوات ایک نورانی کتاب میں میرے پاس رکھ دی جائے گی۔

حدیث ۴: الرسالة الشهيد الثاني: عن النّبيّ قال: أكثروا من الصلوة عليّ في كلّ جمعة فمن كان أكثركم صلوة عليّ كان أقربكم منّي منزلة، ومن صلّى عليّ يوم الجمعة مائة مرّة جاء يوم القيامة وعلى وجهه نور (۴): الشہید ثانیؒ اپنے رسالہ صلوات میں رسالتمآبؐ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے صلوات بھیجا کرو پس جو شخص مجھ پر بہت زیادہ صلوات بھیجے گا وہ میرے اتنا ہی قریب ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوات بھیجے گا جب وہ قیامت کے دن میرے پاس آئے گا اس کے چہرے پر نور ہوگا۔

حدیث ۵: رسالة الشهيد الثاني: عن الصادق عليه السلام قال: قال رسول اللّٰه أكثروا من الصلوة عليّ في الليلة الغرّاء، واليوم الأزهر: ليلة الجمعة ويوم الجمعة. فسئل كم الكثير؟ فقال: إلى مائة وما زاد فهو أفضل (۵): الشہید ثانیؒ اپنے (رسالہ صلوات) میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا روشن رات اور روشن دن (شب جمعہ اور روز جمعہ) کو مجھ پر کثرت سے صلوات پڑھا کرو تو پوچھا گیا کہ کثرت سے کیا مراد ہے فرمایا ایک سو مرتبہ اگر اس سے زیادہ ہو تو یہ افضل و بہتر ہے۔

حدیث ۶: عن الحسن الرّضا عليه السلام قال: قال رسول اللّٰه من صلّى عليّ يوم الجمعة مائة مرّة قضى اللّٰه له ستّين حاجة، ثلاثون منها للدّنيا وثلاثون للآخرة (۶)

: امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام نے رسالتمآبؐ سے روایت کی ہے، جو جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ ذکر صلوات کرے گا خداوند متعال اس کی ساٹھ (۶۰) حاجات کو برلائے گا تیس (۳۰) دنیا میں اور تیس (۳۰) آخرت میں،

حدیث ۷: قال علي عليه السلام: من قال: كلّ يوم ثلاث مرّات، ويوم الجمعة مائة مرّة: صلوات اللّٰه وملائكته وأنبيائه ورسله وجميع خلقه على محمّد وعلى آل محمّد وعليه وعليهم السلام ورحمة اللّٰه وبركاته فقد صلّى صلوة جميع الخلائق، وحشر يوم القيامة في زمرته، وأخذ بيده حتّى يدخل الجنّة (۷): مولا کائنات امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص ہر روز تین مرتبہ اور جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ یہ صلوات بھیجے گا اور یوں ذکر کرے گا "اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور انبیاءؑ و رسلؑ اور اس کی تمام مخلوقات کی صلوات محمدؐ و آل محمدؐ پر ہو اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو"، تو اصل میں اس پر تمام مخلوق نے صلوات پڑھی اور قیامت کے دن محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ محشور ہوگا اور آنحضرتؐ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر جنت میں ساتھ لے جائیں گے۔

حدیث ۸: سئل عن أبي عبداللّٰه عليه السلام عن أفضل الأعمال يوم الجمعة: فقال: "الصلوة على محمّد وآل محمّد مائة مرّة بعد العصر وما زدت فهو أفضل" (۸): امام جعفر صادق علیہ السلام سے جمعہ کے دن میں افضل ترین اعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرتؑ نے فرمایا عصر جمعہ کو محمدؐ و آل محمدؐ پر ایک سو مرتبہ صلوات بھیجنا افضل ترین عمل ہے اگر اس سے زیادہ پڑھی جائے تو بہت بہتر ہے۔

حدیث ۹: بإسناده عن الصّادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: إذا كان يوم القيامة بعث اللّٰه الأيّام في صور يعرفها الخلق أنّها الأيّام، ثمّ يبعث اللّٰه الجمعة أمامها يقدمها كالعروس ذات جمال وكمال تهدى إلى ذي دين ومال. قال: فتقف على باب الجنّة والأيّام خلفها يشهد، ويشفع لكلّ من أكثر الصلوة فيه على محمّد وآل محمّد عليهم السلام قيل له: وكم الكثير من هذا؟ وفي أيّ أوقات أفضل؟ قال: مائة مرّة، ولكن ذلك بعد صلاة العصر. قال: فكيف أقول؟ قال: تقول: اللّهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد وعجّل فرجهم (۹): امام جعفر صادق علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خداوند متعال ہفتے کے ایام کو مخصوص صورتوں میں خلق فرمائے گا لوگ ان کو پہچان سکیں گے ان کے سامنے جمعہ کا دن دلہن اور جمال وکمال کے ساتھ اور صاحب مال و دین کی طرح ہوگا وہ جمعہ کا دن انسان کی شکل میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اس کے پیچھے دوسرے ایام ہوں گے اور وہ گواہی دیں گے اور شفاعت کریں گے کہ اس سے ان دونوں میں بہت زیادہ صلوات کا ذکر کیا تھا ان کے لئے کہا جائے گا کہ کتنی کثرت سے پڑھا تو وہ کہیں گے ایک سو مرتبہ پڑھا تھا پس صلوات کے پڑھنے کی فضیلت کا وقت عصر جمعہ کو سو مرتبہ پڑھنا ہے اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے: "اللھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ، وعجّل فرجھم".

حدیث ۱۰ عن ابی عبد اللہؑ قال اذا کانت عشیة الخمیس و لیلة الجمعة نزلت ملائکة من السماء معها اقلام الذھب و صحف الفضة لا یکتبون عشیة الخمیس و لیلة الجمعة و یوم الجمعة الی ان تغیب الشمس الا الصلواة علی النبیؐ و آلہؑ صلی اللہ علیہ و آلہ (۱۰) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات کو آسمان سے ملائکہ نازل ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کے اوراق ہوتے ہیں وہ جمعہ کے دن کے غروب ہونے تک سوائے محمد ﷺ اور اسکی آلؑ پر صلوات کے ثواب کے علاوہ کچھ نہیں لکھتے۔

حدیث ۱۱: عن ابی عبد اللہؑ قال ما من عمل افضل یوم الجمعة من الصلاة علی محمدؐ و آلہؑ فاضاء القلب و ذکر الرجل ما کان نسی و ان ھو لم یصل علی محمدؐ و آل محمدؐ و نقص من الصلواة علیھم انطبق ذلک الطبق علی ذلک الحُق (القلب) فا ظلم القلب و نسی الرجل ما کان ذکرہ (۱۱) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: کہ جمعہ کے دن صلوات سے افضل عبادت کوئی نہیں، یہ صلوات دل کو روشن کرتی ہے اور انسان جو بھول چکا ہوا اسکو یاد دلواتی ہے اور شخص محمد ﷺ اور اس کی آلؑ پر ملا کر صلوات نہ بھیجے یا اس میں کمی کرے تو خداوند متعال اس کے دل (جو پیالے کی شکل میں ہوتا ہے) پر ایک تشت کو رکھ دیتا ہے جس سے حقیقت اس پر پوشیدہ ہو جاتی ہے اور انسان کو جو یاد بھی ہو تو اسکو بھول جاتا ہے۔

حدیث ۱۲: عن ابی عبد اللہؑ قال من قال فی آخر سجدة من النافلة بعد المغرب لیلة الجمعة و ان قال فی کل لیلة فھو افضل اللھم انی اسئلک بوجھک الکریم و اسمک العظیم ان تصلی علی محمدؐ و ان تغفرلی ذنبی العظیم سبع مرات انصرف وقد غفر اللہ لہ (۱۲) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو مغرب کی نافلہ نماز کے آخری سجدے میں یا ہر رات کو اس طرح کی (اللھم انی اسالک بوجھک الکریم...) صلوات سات مرتبہ پڑھے جب وہ اس کو ختم کرتا ہے خداوند متعال اسکو بخش دیتا ہے۔ ح ﴿۵۸﴾

(۵۹) فضل الصلوٰة یوم الجمعة ولیلتھا ألف مرّة

﴿شب و روز جمعہ ہزار مرتبہ صلوات پڑھنے کی فضیلت﴾

حدیث ۱: عن أنس: قال النبیؐ من صلّی علیّ یوم الجمعة ألف مرّة، لم یمت حتّی یری مقعدہ من الجنة. وفی حدیث آخر عنہ من صلّی علیّ ألف مرّة لم یمت حتّی یبشّر لہ بالجنة (۱): انس رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا، دوسری حدیث میں ہے کہ جو ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھتا ہے مرنے سے پہلے اسے جنت کی بشارت ملتی ہے۔

حدیث ۲: فقہ الرضا: قال علیہ السلام فی فضیلة الصلواة اکثروا من الصلوٰة علی رسول اللہؐ فی لیلة الجمعة و یومھا، وإن قدرت أن تجعل ذلک ألف مرّة فافعل فإنّ الفضل فیہ (۲): فقہ الرضا میں فضیلت صلوات شب و روز جمعہ کے بارے میں حدیث ہے مولا فرماتے ہیں اگر انسان کے لئے قدرت ہو تو اس کو ایک ہزار مرتبہ ذکر صلوات کو بجا لائے بے شک اس میں بہت فضیلت ہے۔

حدیث ۳: عن سھل بن عبد اللہ قال: من قال فی یوم الجمعة بعد العصر: اللّھمّ صلّ علی محمّد النّبیّ الأمّیّ وعلی آلہ وسلّم ثمانین مرّة غفر لہ ذنوب ثمانین عاماً. (۳): سہل بن عبد اللہ کہتا ہے جو شخص عصر جمعہ کے وقت یہ صلوات (اللّھمّ صلّ علی محمّد النّبیّ الأمّیّ وعلی آلہ وسلّم) اسّی (۸۰) مرتبہ پڑھے تو خداوند متعال اسکے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۴:من حدیث أبي هريرة أيضاً:من صلّى صلاة العصر من يوم الجمعة،فقال قبل أن يقول من مكانه:اللّهمّ صلّ على محمّدالنبيّ الاميّ وعلى آلهٖ وسلّم تسليماً مائتين مرّة،غفرت له ذنوب ثمانين سنة وكتبت له عبادة ثمانين سنة(۴):ابوہریرہ روایت کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد صلوات مذکورہ دوسو مرتبہ پڑھے گا ابھی وہ اپنے مقام سے بلند نہیں ہوگا کہ اس کے اسّی سال کے گناہ خدا معاف کردے گا اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت لکھ دے گا۔

حدیث ۵:ويكثر من الصلوٰة على النبيّ يوم الجمعة وليلة الجمعة،فيصلي مائة مرّة أوألف مرّة يقول: اللّهمّ صلّ على محمّدوعلى آل محمّدالنبيّ الاميّ(۵): روایت ہے کہ شب وروز جمعہ رسول گرامی ﷺ پر کثرت سے صلوات بھیجا کرو اور وہ ایک سو یا ایک ہزار مرتبہ ہے:(اللّهمّ صلّ على محمّدالنبيّ الاميّ)

حدیث ۶:عن أبي هريرة قال:قال رسول اللّهؐ:أكثروا الصلوٰة على يوم الجمعة فإنّها معروضة عليّ(۶):ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے صلوات بھیجا کرو کیونکہ اس دن کی صلوات کو میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث ۷:عن النبيّ قال:أكثروا من الصلوٰة عليّ يوم الجمعة فإنّه يوم يضاعف فيه الأعمال(۷): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جمعۃ المبارک کو کثرت سے صلوات بھیجا کرو کیونکہ اس دن کے اعمال کو دو برابر حساب کیا جاتا ہے۔

حدیث ۸:قال رسول اللّه من صلّى على يوم الجمعة إيماناً واحتساباً استأنف العمل(۸): رسالتمآبؐ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن ایمان واعتقاد کے ساتھ مجھ پر صلوات بھیجے گا اس کے اس عمل کے دو برابر اجر ملے گا۔

حدیث ۹:مارواه الشيخ الصدوق(رہ)بإسناده عن الباقر عليه السلام أنّه سئل ماأفضل الأعمال يوم الجمعة؟قال:لا أعلم عملاً أفضل من الصلوٰة على محمّدو آله(۹)

الشیخ الصدوقؒ امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ سے پوچھا گیا جمعہ کے دن افضل ترین عمل کون سا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات سے افضل ترین عمل میں نہیں جانتا۔

حدیث ۱۰:عن أبي عبدالله عليه السلام قال:مامن عمل أفضل يوم الجمعة من الصلوٰة على محمّدٍ و آله(۱۰): حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن افضل ترین عمل محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات ہے۔

حدیث ۱۱:قال الصادق عليه السلام:إنّ للّه كرائم في عباده خصّهم بهافي كلّ ليلة ويوم جمعة،فأكثروا فيها من التّهليل والتّسبيح والثّناء على اللّه والصّلوٰة على النّبيّ(۱۱) :امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند متعال کے نزدیک اپنے بندوں میں قابل احترام لوگ ہیں جن کے لئے خاص چیزوں کو شب وروز جمعہ میں ان کو مخصوص کیا ہے وہ خداوند متعال کی تہلیل وتسبیح وحمد ہے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات ہے۔

حدیث ۱۲:عن الصادق عليه السلام أنّه قال:الصدقة ليلة الجمعة ويوم الجمعة بألف (حسنة) والصلوٰة على محمّدوآل محمّدٍ ليلة الجمعة ويوم الجمعة بألف من الحسنات،ويحطّ اللّه فيها ألفاً من السيّئات،ويرفع بها ألفاً من الدرجات،وانّ المصلّي على محمدٍ وآلهٖ ليلة الجمعة ويوم الجمعة يزهر نوره في السماوات إلى يوم الساعة،وانّ ملائكة اللّه في السماوات يستغفرون له والملك الموكّل بقبررسول اللّهؐ يستغفرله إلى أن تقوم الساعة(۱۲):امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شب جمعہ اور روز جمعہ کا صدقہ ایک ہزار نیکی ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ صلوات پڑھنا ان نیکیوں میں سے ایک ہے اس کے سبب خداوند متعال ایک ہزار برائیوں کو محو کردیتا ہے اور اس کے لئے ایک ہزار درجات بلند فرماتا ہے شب جمعہ اور روز جمعہ میں محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے والے سے ایک نور قیامت کے دن تک آسمانوں میں ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اور وہ فرشتہ جو قبر رسول اللہ ﷺ پر مامور ہے قیامت کے دن تک استغفار کرتا رہے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث ۱۳: عن جعفربن محمد علیه السلام: إنّ اللّٰه تبارک وتعالی یبعث ملائکة إذا انفجر یوم الجمعة یکتبون الصلوٰة علی محمّدٍ وآله الی اللیل (۱۳): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند متعال جمعہ کے دن کچھ ملائکہ کو خلق فرماتا ہے جو جمعہ کی رات تک محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجتے رہتے ہیں۔

حدیث ۱۴: عن عمر بن یزید، قال: قال لي أبوعبداللّٰه علیه السلام: یاعمر إنه إذا کان لیلة الجمعة نزل من السماء ملائکة بعدد الذرّ، في أیدیهم أقلام الذهب وقراطیس الفضّة لایکتبون الی لیلة السبت إلاّ الصلوٰة علی محمّدٍ وآل محمّدٍ فأکثر منها وقال: یاعمران: من السنّة أن یصلّی علی محمّدٍ وعلی أهل بیتهٖ في کلّ یوم جمعة ألف مرّة وفي سائر الأیام مائة مرّة. (۱۴): عمر بن زید کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے عمر! جمعہ کی شب خداوند متعال ذرات کے برابر ملائکہ کو آسمان سے نازل فرماتا ہے ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور کاغذ ہوتے ہیں وہ فقط سنیچر کی رات تک محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کو لکھتے رہتے ہیں، پس تم صلوات کو کثرت سے پڑھو پھر فرمایا: یاعمران! یہ سنت میں سے ہے کہ جمعہ کے دن محمدؐ وآل محمدؐ پر ایک ہزار مرتبہ صلوات بھیجو اور دوسرے ایام میں کم از کم ایک سو مرتبہ ''

حدیث ۱۵: بإسناده قال: قال أبوعبداللّٰه علیه السلام: إذا کانت عشیّة الخمیس ولیلة الجمعة نزلت ملائکه من السماء معهم أقلام الذهب وصحف الفضّة، لایکتبون عشیّة الخمیس ولیلة الجمعة ویوم الجمعة الی أن تغیب الشمس، إلاّ الصلوٰة علی النبيِّ وآلهٖ (۱۵): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عصر جمعرات سے لے کر جمعہ کی رات تک آسمان سے ملائکہ نازل ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور چاندی کے اوراق ہوتے ہیں وہ سورج کے غروب ہونے تک صرف محمدؐ وآل محمدؐ پر ذکر صلوات کو لکھتے ہیں۔

حدیث ۱۶: وذکر الشیخ المفید رحمه الله في المقنعة عن الصادق علیه السلام أنه قال: إذا کان یوم الخمیس ولیلة الجمعة نزلت ملائکة من السماء ومعها أقلام

الذهب وصحف الفضّة لایکتبون إلاّ الصلوٰة علی محمّدٍ وآله إلی أن تغرب الشمس من یوم الجمعة (۱۶): الشیخ مفیدؒ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جمعرات کے دن اور شب جمعہ کو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور چاندی کے اوراق ہوتے ہیں وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کے علاوہ کچھ نہیں لکھتے یہاں تک کہ جمعہ کے دن کا سورج غروب ہوجاتا ہے۔

حدیث ۱۷: بإسناده الی جعفربن محمد علیهم السلام قال: إذا کان یوم الخمیس عند العصر أهبط اللّٰه عزّوجلّ ملائکة من السماء إلی الأرض معها صحائف من فضة بایدیهم أقلام من ذهب تکتب الصلوٰة علی محمّدٍ وآلهٖ الی عندغروب الشمس من یوم الجمعة (۱۷): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جمعرات کی شام کو آسمان سے ملائکہ نازل ہوتے ہیں جن کو خداوند متعال حکم فرماتا ہے کہ زمین پر جائیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور چاندی کی کتابیں ہوتی ہیں (جو مومن صلوات کا ذکر کرتا ہے) وہ ان میں محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات کو ہی لکھتے ہیں یہاں تک کہ جمعہ کے دن کا سورج غروب ہوجاتا ہے۔

حدیث ۱۸: بإسناده عن الباقر علیه السلام قال: إذا صلّیت العصر یوم الجمعة فقل: اللّهمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ الأوصیاء المرضین بأفضل صلواتک، وبارک علیهم بأفضل برکاتک، والسلام علیهم علی أرواحهم وأجسادهم ورحمة الله وبرکاته، فإنّ من قالها في دبر العصر کتب الله له مائة ألف حسنة، ومحی عنه مائة ألف سیّئة وقضی له مائة ألف حاجة ورفع له بهامائة ألف درجه (۱۸): امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں جمعہ کے دن جب عصر کی نماز ادا کرلو تو مذکورہ بالا صلوات (اللّهمّ صلّ علی... وبرکاته) کی تلاوت کیا کرو جو ایسا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور خداوند متعال اس سے ایک لاکھ برائیوں کو محو فرمادیتا ہے اور اس کی ایک لاکھ حاجت برلاتا ہے اور اس کے ایک لاکھ درجات کو بلند فرماتا ہے۔

حدیث ۱۹: بإسناده عن ابن سنان، عن أبي عبداللّٰه علیه السلام قال: إذا صلّیت

Presented by www.ziaraat.com

العصریوم الجمعة فقل: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ الأوصیاء المرضین بأفضل صلواتک، وبارک علیهم بأفضل برکاتک وعلیه علیهم السلام وعلی أرواحهم وأجسادهم ورحمة اللّٰه وبرکاته (۱۹): ابن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نماز عصر کو بجالانے کے بعد مذکورہ بالاصلوات کا ذکر کرنا چاہئے۔

حدیث ۲۰: عن عمر بن یزید عن أبي عبداللّٰه علیه السلام قال: قال الصلوٰة علی النبيّ بعد العصر یوم الجمعة تقول: اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ، وبارک علی محمّدٍ و آل محمّدٍ، وارحم محمّداً و آل محمّدٍ، وارفع محمّداً و آل محمّدٍ الّذین أذهبت عنهم الرجس وطهّرتهم تطهیراً (۲۰): عمر ابن یزید امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ عصر جمعہ میں نماز عصر کو ادا کرنے کے بعد مذکورہ بالاصلوات (اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ... وطهّرتهم تطهیرا) کا ورد کرنا چاہئے۔

حدیث ۲۱: عن الصادق علیه السلام: من قال بعد صلاة الظهر وصلاة الفجر في الجمعة وغیرها: (اللّھمّ صلّ علی محمّدٍ و آل محمّدٍ وعجّل فرجهم) لم یمت حتّی یدرک القائم المهدي علیه السلام (۲۱): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن صبح وظہر کی نماز کے بعد مذکورہ صلوات (اللّھم صلّ... وعجّل فرجهم) کو پڑھے گا اس وقت تک اسے موت نہیں آئے گی جب تک امام آخر الزمان (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی زیارت نہ کرلے گا۔

حدیث ۲۲: عن الصادق علیه السلام: من قال بعد صلاة الفجر وبعد صلاة الجمعة: اللّھمّ اجعل صلواتک وصلوات ملائکتک ورسلک علی محمّدٍ و آل محمّدٍ لم یکتب علیه ذنب سنة (۲۲): امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد مذکورہ صلوات (اللّھمّ اجعل... وآل محمّدٍ) کا ذکر کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں ایک سال کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے۔

حدیث ۲۳: عن أبي بصیر، عن الصّادق علیه السلام أنّه قال: من قال یوم الجمعة بعد صلاة

الغداة: اللّھمّ اجعل صلوات ملائکتک وحملة عرشک وجمیع خلقک وسمائک وأرضک وأنبیائک ورسلک علی محمّدٍ و آل محمّدٍ لم یکتب علیه ذنب سنة (۲۳): ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد اگر یہ صلوات (اللّھمّ اجعل صلوات... وآل محمّدٍ) کوئی بھی پڑھے گا تو سال کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھے جائیں گے۔ ح﴿۵۹﴾

(۶۰) صلواة یوم الخمیس ﴿جمعرات کے دن کی صلوات﴾

حدیث ۱: اللھم صلّی علی محمدٍ و آل محمدٍ و عجل فرجهم و اهلک عدوهم من الجن و الانس من الاولین و الاخرین ،، اے معبود! رحمت فرما محمد ﷺ اور اسکی آل پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما اور محمد ﷺ و آل محمدؐ کے دشمنوں کو خواہ جن و انس کے اولین و آخرین سے ہوں ان کو ہلاک فرما۔ ح﴿۶۰﴾

﴿شیخ طوسی مفاتیح الجنان ص ۹۷ میں نقل فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جمعرات کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھی جاء

(۶۱) دعا یوم و لیلة الجمعة ﴿شب وروز جمعہ کی دعاء﴾

حدیث ۱: یا دائم الفضل علی البریّة یا باسط الیدین با لعطیّة یا صاحب المواهب السنیة صلّ علی محمدٍ و آل محمدٍ خیر الوریٰ سجیة و اغفرلنا یا ذا العلی فی هذه العشیّة: اے وہ ذات جسکا احسان ہمیشہ مخلوق پر ہے اے وہ جس کے دونوں ہاتھ بخشش کے لئے کھلے ہیں اے بڑی بڑی نعمتیں عطا کرنے والے اے اللہ! محمد ﷺ و آل محمدؐ پر رحمت فرما جو مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں اور بلندیوں کے مالک! اسی رات میں میرے گناہ بخش دے۔ ح﴿۶۱﴾

(۶۲) صلواة و اهل الکساء ﴿صلوات اور اہل کساء﴾

حدیث ۱: عن اُمّ سلمة: اِنّ رسول اللّٰه قال لفاطمةً: اِئتیني بزوجک وابنیک، فجاءت بهم فألقی علیهم کساءً فدکیاً، قال: ثمّ وضع یده علیهم ثمّ قال: اللّھمّ هؤلاء آل محمّدٍ

Presented by www.ziaraat.com

فاجعل صلواتک وبرکاتک علی محمّدً وعلی آل محمّدٍ انک حمید مجید.(۱)

ام سلمہ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ مولا کائنات امیر المؤمنینؑ اور میرے بیٹوں کے ساتھ گھر میں تشریف لائے اور ہم سب کو ایک چادر کے نیچے جمع کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی: اے بارالہا! یہ میری آلؑ ہیں ان پر اپنی صلوات و برکات کو نازل فرما بے شک تو لائق حمد و مجد ہے۔

حدیث ۲: زینب بنت أبي سلمة: اِنّ النبيّ ألقی علی عليٍّ وفاطمةً وحسناً وحسيناً كساءً وقال: رحمة اللّٰه وبركاته عليكم أهل البيتؑ اِنه حميد مجيد، وأنا واُمّ سلمة كنّا جالستين.(۲): زینب ابی سلمہ نقل کرتی ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے سامنے رسالتمآب تشریف لائے تو اس وقت علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ پر اپنے کملی کو ڈال کر کہا: اے بارالہا! ان پر رحمت نازل فرما یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور بے شک تو قابل حمد و ستائش ہے۔

حديث ۳: عن اسماعيل بن عبداللّٰه بن جعفر بن أبی طالب، عن أبيه، قال: لمانظر رسول اللّٰهؐ الی الرحمة هابطة قال: ادعوا لي، ادعوا ليّ، فقالت صفية من يارسول اللّٰهؐ؟ قال: أهل بيتي علياً وفاطمةً والحسنً والحسينً فجيء بهم: فألقی عليهم النبيُ كسائه ثمّ قال: اللّهمّ هؤلاء آلي فصل علی محمّدٍ وعلی آل محمّدٍ وأنزل اللّٰه عزّوجلّ: ﴿اِنّما يريد اللّٰه ليذهب عنكم الرجس﴾ الآية

(۳): اسماعیل بن عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کو محبت و پیار کی نگاہ سے دیکھا اور اپنی طرف بلایا تو یہاں صفیہ کہتی ہے کہ رسالتمآبؐ کو کیا ہو گیا ہے لیکن دیکھا کہ آپؐ نے ان پر چادر کو ڈالا اور آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا: بارالہا! یہ میری اہلبیتؑ ہیں پس محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ تب خداوند متعال نے یہ آیت کریمہ کو نازل فرمایا: (اِنّما يريد اللّٰه ليذهب عنكم الرجس) ح ﴿۶۲﴾

(۶۳) صلواۃ وصلاۃ الفجر ﴿صلوات اور صبح کی نماز﴾

حديث ۱: روی حماد بن عثمان عن الصادق عليه السلام: من قال في دبر كل صلاة الفجر قبل كلامه: (ربّ صلّ علی محمّدٍ وأهل بيتهٔ) و اللّٰه وجهه من نفحات النّار (۱): حماد بن عثمان،

امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز کو ادا کرنے کے بعد بغیر کسی سے گفتگو کئے یہ صلوات "ربّ صلّ علی محمّدً واهل بيتهٔ" پڑھے گا خداوند متعال اس کے چہرے کو آگ کے شعلوں سے محفوظ رکھے گا۔

حديث ۲: بِاسناده، عن ابن المغيرة، عن أبي الحسن عليه السلام في حديث: ومن سرّ آل محمّدٍ في الصلوٰة علی النبيؐ وآلهٖ اللّهمّ صلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ في الأوّلين، وصلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ في الآخرين، وصلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ في الملأ الأعلی، وصلّ علی محمّدٍ وآل محمّدٍ في المرسلين، اللّهمّ أعط محمّداً [وآل محمّدٍ] الوسيلة والشرف والفضيلة والدّرجة الكبيرة، ﴿اللّهمّ اِنّي آمنت بمحمّدٍ ولم أره، فلا تحرمني يوم القيامة رؤيته، وارزقني صحبته، وتوفّني علی ملّته، واسقني من حوضه مشرباً رويّاً سائغاً هنيئاً لا أظلما بعده أبداً اِنک علی كل شيء قدير، اللّهمّ كما آمنت بمحمّدٍ ولم أره فعرّفني في الجنان وجهه، اللّهمّ بلّغ روح محمّدٍ، عنّي تحيّة كثيرة وسلاماً﴾ فاِنّ من صلّی علی النبيّ بهذه الصلوات هدمت ذنوبه، ومحيت خطاياه، ودام سروره، واستجيب دعاؤه، واُعطي أمله، وبسط له في رزقه، واُعين علی عدوّه، وهيّیء له سبب أنواع الخير، ويجعل من رفقاء نبيّه في الجنّان الأعلی. يقولهنّ ثلاث مرّات غدوة وثلاث مرّات عشيّة.(۲): ابن مغیرہ ابا الحسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا: محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات میں ایک راز پوشیدہ ہے، اس صلوات طریقہ یہ ہے بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر اولین وآخرین کی رحمت نازل فرما، ملاء الاعلیٰ میں رحمت نازل فرما، اور مرسلین جیسی رحمت نازل فرما، بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ کو وسیلہ شرف وفضیلت و بلند درجہ عطا فرما، میں تیرے نبی محمدؐ پر ایمان لایا ہوں، حالانکہ میں نے اس کی زیارت نہیں کی ہے پس قیامت کے دن اس کی زیارت سے محروم نہ کرنا اور ان کی ہمراہی عطا کرنا ان کے دین پر موت دینا، انہیں کے ہاتھوں حوض کوثر سے سیراب فرمانا، بارالہا! خوشحالی عطا کرنا کہ اس کے بعد کسی کو عطا نہ فرمائی ہو بے شک تو ہر شیٔ پر قادر ہے بارالہا! جس طرح بغیر دیکھے کے تیرے رسول اللہؐ پر ایمان لایا ہوں پس مجھے جنت میں ان کے

Presented by www.ziaraat.com

چہرہ سے آشنا فرمانا اور ہماری سے طرف روح محمدؑ پر بہت زیادہ درود و سلام نازل فرما۔

﴿حضرتؑ فرماتے ہیں جو رسالتمآبؐ پر ایسی صلوات پڑھے گا اس کے گناہ ختم ہو جائیں گے اور اس کی غلطیوں کی پردہ پوشی ہوگی اور ہمیشہ خوشی میں ہوگا اور اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کی امیدیں پوری ہوں گی اس کا رزق وسیع ہوگا دشمنوں پر غلبہ حاصل کرے گا اور کثیر نیکیاں کا مالک بنے گا اور جنت الاعلیٰ میں انبیاءؑ کا ساتھی ہوگا، خصوصا جو اس صلوات کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھے گا﴾۔ح﴿۶۳﴾

(۶۴)الصلوٰة توجب تخفیف المشقّات

﴿صلوات مشکلات میں کمی کا باعث ہوتی ہے﴾

حدیث ۱ :الاِمام أبو محمّدالعسكري عليه السلام في قوله تعالىٰ: ﴿واِذنجيناكم من آل فرعون يسومونكم سوء العذاب﴾ قال عليه السلام : و كان من عذابهم الشديد أنّه كان فرعون يكلّفهم عمل البناء على الطين،ويخاف أن يهربوا،عن العمل فأمرهم بتقييدهم،و كانوا ينقلون ذلك الطين على السلاليم الى السطوح ،فربما سقط الواحدمنهم فمات أوزمن،لاي[illegible]لون بهم اِلى أن أوحى الله الى موسى عليه السلام قل لهم:لايبتدؤن عملاً اِلّا بالصلوٰه على محمّدٍو آلهٗ الطيبين ليخفّ عليهم، فكانوا يفعلون ذلك فيخف عليهم،فأمر كلّ من سقط وزمن ممّن نسى الصلوٰة على محمّدٍ و آلِ الطيبين أن يقولها على نفسه اِن أمكنه أي الصلوٰة على محمّدٍ و آلهٗ،أويقال عليه ان لم يمكنه فاِنّه يقوم و لاتقلبه يد(ولايضره ذلك-خ)ففعلوهافسلّموا، قال عليه السلام :وفي قوله: ﴿يذبحون أبناكم﴾ و ذلك لمّا قيل لفرعون:اِنّه يولد في بني اسرائيل مولود يكون على يده هلاكك،فأمربذبح أبنائهم،فكانت الواحدة منهنّ تصانع،عن نفسها كيلاتتمّ عليها ويتمّ حملهاثمّ يلقى ولدها في صحراء أوغارجبل أومكان غامض ويقول عليه عشرمرّات الصلوٰة على محمّدٍ و آلهٗ فيقيّض الله عليه ملكاً يربيه ويدرمن اصبح لبناً يمصه ومن أصبح طعاناً ليناً يتغذاه الى أن نشأ بنواِسرائيل و كان من سلم منهم ونشأ أكثر ممّن قتل ،وقال عليه السلام:في قوله: ﴿ويستحيون نساء كم﴾

يغونّهن ويتخذوهنّ اِماء،فضجّوا الى موسى عليه السلام وقالوا:يفترعون بناتنا أخواتنا، فأمرالله تلك البنات كلّما رابهنّ من ذلك ريب صلّين على محمّدٍ و آلهٗ الطيبين،فكان الله يردّعنهنّ اُولئك الرجال أمّا بشغل أو مرض أوزمانة أولطف من ألطافه،فلم يفترش منهنّ امرأة بل رفع الله عزّوجلّ ذلك منهنّ بصلواتهن على محمّدٍ و آلِ الطيبين،ثمّ قال الله عزّوجلّ: ﴿وفي ذلكم ...﴾و﴿يابني اِسرائيل اذكروا﴾اِذكان البلاء يصرف ،عن اسلافكم ويخف بالصلوٰة ،على محمّدٍ و آلهٗ الطيبين،أفماتعلمون أنكم اِذا شاهدتموه و آمنتم به كانت النعمة عليكم أفضل،وفضل الله عليكم أجزل(۱):امام حسن العسکریؑ آیت کریمہ ﴿واِذنجيناكم من آل فرعون يسومونكم سوء العذاب﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل بہت سخت عذاب میں مبتلا تھے کہ فرعون نے ان کو مٹی کی عمارتیں بنانے پر لگایا ہوا تھا وہ ڈرتا تھا کہ یہ اس سخت کام کی وجہ سے فرار نہ کر جائیں اسی وجہ سے ان کے پاؤں و گردن میں زنجیر ڈال دیئے تھے وہ اس مٹی کو سیڑھیوں سے چل کر چھتوں پر لے جاتے تھے جب بھی کوئی وہاں سے گرتا تو انتقال کر جاتا یا معذور ہو جاتا، ان کے لئے کوئی نجات کا ذریعہ نہ تھا کہ یہاں تک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! ان سے کہہ دو، کام شروع کرنے سے پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجا کریں، تاکہ یہ عذاب کی سختی ان پر کم ہو جائے پس انہوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا اس کے باوجود بھی اگر کوئی گرتا یا معذور ہو جاتا وہ اس صورت میں تھا کہ وہ ذکر صلوات کو بھول جاتا تھا جب تک وہ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجتے رہتے تو سلامتی میں رہے،

امام حسن العسکریؑ آیت کریمہ ﴿يذبحون أبناكم﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب فرعون کو یہ بتایا گیا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے کہ جس کے ہاتھوں تو ہلاک ہوگا تو اس وقت اس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بچہ بھی پیدا ہوا سے قتل کر دیا جائے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا، تو بنی اسرائیل کی عورتوں میں سے ہر ایک پہلے تو حاملہ ہونے سے پرہیز

Presented by www.ziaraat.com

کرتیں اگر حاملہ ہو جاتیں تو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے نہیں لاتیں تھیں یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے اور اس بچے کو صحراؤں، پہاڑوں کی غاروں اور پوشیدہ مکانوں میں چھپا کر آتیں تھیں اور اس پر دس مرتبہ صلوات پڑھ کر، وہیں چھوڑ دیتیں تھیں، تو خداوند متعال اس صلوات کے صدقے میں، ان پر ایک فرشتہ کو مامور فرما دیتا کہ اس کی تربیت کرے اور اس کی دیکھ بھال کرے اس کی ایک انگلی سے دودھ جاری ہوتا اور دوسری انگلی سے نرم غذا اس سے بنی اسرائیل کے یہ بچے نشو ونما لیتے اور اکثر جو ذکر صلوات نہیں کرتے تھے وہ قتل کر دیئے جاتے تھے۔

امام حسن العسکری علیہ السلام آیت کریمہ: ﴿ویستحیون نساء کم﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لشکر فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کی عورتوں کو اپنے تصرف میں لاتے ان کو اپنی لونڈیاں بنا لیتے تھے جب بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰؑ کے پاس شکایت لے کر آئے اور کہا کہ تمہاری بہنوں و بیٹیوں پر ظلم ہو رہا ہے تو حضرتؑ نے خدا سے دعا کی تو حکم ہوا کہ جب ان عورتوں کو یہ خوف ہو تو ان کو کہیں کہ وہ صلوات کا ذکر کیا کریں تا کہ اس کے صدقے میں خداوند متعال ان ظالم لوگوں کو کسی کام یا مرض یا کوئی اور مصیبت میں گرفتار کر دے گا اور وہ اپنے لطف کے ذریعے سے تمہیں ان سے محفوظ فرما دے گا، ہر حال خداوند متعال نے بنی اسرائیل کی قوم کو فرعون سے صلوات کی برکت سے نجات عطا فرمائی خداوند متعال نے اس کو نعمت عظیم سے یاد کیا ہے، پھر خداوند متعال نے فرمایا ﴿یابنی اسرائیل اذکروا﴾ اس ذکر سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات ہے جس کو خداوند متعال بنی اسرائیل کی قوم کو نعمت عظیمہ و بزرگ سے ان کی یاد دھانی فرما رہا ہے، ح﴿۶۴﴾

(۶۵) متفرقات

حدیث ۱: نقل الشیخ کمال الدین الدمیري عن شفاء الصّدور لابن سبع: إنّ النبي قال: من سرّه أن یلقی وهو علیه راض فلیکثر من الصلوٰة عليّ، فإنّه من صلّی عليّ في کلّ یوم خمسمائة مرّة لم یفتقر أبداً وهدمت ذنوبه ومحیت خطایاه ودام

سروره، واستجیب دعاؤه، وأُعطي أمله، وأُعین علی عدوّه، وعلی أسباب الخیر، وکان ممن یرافق نبیّه في الجنان (۱): کمال الدین ابن سبع سے نقل کرتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مجھ سے خوشی میں ملاقات کرے اسے چاہئے کثرت کے ساتھ مجھ پر صلوات بھیجے۔ پس جو شخص مجھ پر پانچ سو مرتبہ صلوات بھیجتا ہے وہ کبھی بھی محتاج نہیں ہوگا اور اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے گی اور وہ ہمیشہ خوشحال ہوگا اور اس کی دعا بھی قبول ہوگی اس کی امیدیں پوری ہوں گی اور دشمن پر غلبہ کرے گا اور نیکی کے لئے راستے کھلیں گے اور جنت میں اپنے نبیؐ کا ہمسایہ ہوگا۔

حدیث ۲: من احتجاج النبيّ علی الیهود قال: ثمّ إنّ الله عزّوجلّ صلّی عليّ في کتابه العزیز، قال الله عزّوجلّ: "إنّ اللّه وملائکته یصلّون علی النّبی یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً" (۲): یہودیوں سے مناظرہ کرتے ہوئے رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں مجھ پر صلوات بھیجی ہے اور یہ آیت کریمہ کو نازل فرمایا ہے: (إنّ الله وملائکته یصلّون علی النّبیّ یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً)

حدیث ۳: عن محمّد بن مسعود قال: رأیت أباعبدالله علیه السلام انتهی إلی قبر النّبيّ فوضع یده علیه وقال: "أسال اللّه الّذي اجتباک واختارک وهداک بک أن یصلّي علیک"، ثمّ قال: "إنّ اللّه وملائکته یصلّون علی النبیّ یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً" (۳): ابن مسعود نقل کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ رسالتمآبؐ کی قبر پر جھک گئے اور اپنے دست مبارک کو قبر پر رکھ کر خداوند عزّ وجلّ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں سوال کرتا ہوں اس کے صدقے میں جس کو تو نے چنا اور اختیار کیا اور اسے ہادی بنایا اور اس کے ذریعے سے ہماری ہدایت فرمائی اس پر درود و سلام بھیج پھر آیت کریمہ "إنّ اللّه وملائکته یصلّون علی النّبیّ یاایّها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیماً" کی تلاوت فرمائی۔

حدیث ۴: قال الامام جواد: یا ذ الذی کان قبل کل شئٍ ثم خلق کل شئٍ ثم

Presented by www.ziaraat.com

یبقی و یغنی کل شئی ءِ یا ذالذی لیس کمثلهِ شئیٌ و یا ذالذی لیس کمثلهِ شئیء ویا ذالذی لیس فی السموا ت العلیٰ ولا فی الا رضین السفلیٰ ولا فو فهن ولا تحتهن ولا بنهن الٰه لیعبد غیر ہ لک الحمد حمد اً لا یقویٰ علیٰ احصا ئها آلا انت فصل علیٰ محمدً و آلهٗ صلوٰ ۃ لا یقوی علیٰ احصا ئهاَ آلا انت :(۴) امام جواد علیہ السلام نے فرمایا: اے وہ جو ہر چیز سے پہلے موجود تھا پھر ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور وہ جو باقی رہنے والا ہے اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، تو وہ ذات ہے کہ جسکی مانند کوئی چیز نہیں اے وہ جو بلند آسمانوں میں ہے اور نہ پست ترین زمینوں میں ہے اور نہ ان کے اوپر ہے اور نہ ان کے نیچے ہے اور نہ درمیان میں ہے اے وہ معبود کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں تیرے لئے ہی حمد ہے، وہ حمد کہ کوئی اسے شمار نہیں کر سکتا سوائے تیری ذات کے پس رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر وہ رحمت کہ کوئی انہیں شمار نہ کر سکے سوائے تیری ذات کے،

حدیث ۵: قا ل امام جعفر صادقؑ: اللهم انی اسئلُک بو جهک الکریم و اسمک العظیم ان تصلی علیٰ محمدً وآلِ محمدٗ و ان تغفر لی ذنبی العظیم: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خداوندا! میں تیری ذات کریم اور تیرے عظیم نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور میرے بہت بڑے بڑے گناہوں کو بخش دے۔

﴿دعا سحر شب جمعہ﴾

حدیث ٦. اللهم صلِ علیٰ محمدٗ و آلهِ وهب لی الغدا ۃ رضا ک: اے معبود! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؑ پر رحمت فرما! آج کی صبح مجھے اپنی عطا فرما ☆ اللّهم صلِ علیٰ محمدٗ و آلهِ وهب لی ثبا ت الیقین: خدایا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؑ پر رحمت فرما اور یقین میں پختگی عطا فرما ☆ یا من یعلم ما فی ضمیر الصا متین صلِ علیٰ محمدٗ و آلهِ: اے وہ ذات جو خاموش رہنے والوں کی دلی تمناؤں کو جانتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما ☆ و جعل ما امتن بهِ علیٰ عبا دہ فی کفآءِ لتا دیة حقه صلِ علیٰ محمدٗ و آلهِ و لا تجعل للشیطا ن علیٰ عقلی سبیلا (اے وہ ذات) اور اپنے

بندوں کو اپنے حق کے ادا کرنے میں ہمت دے کر احسان عظیم فرماتا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور شیطان ابلیس کو میری عقل میں حصہ دار قرار نہ دے۔(٦) ☆ اللهم صلِّ علیٰ محمدٗ و آلِ محمدٗ واجعلنی من التوا بین وا جعلنی من المطهرین (۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے معبود! رحمت فرما محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے قرار دے ☆ وَ اسئلُکَ بفضلک و رضو انک ان تصلی علیٰ محمدٗ و اهلِ بیتهٗ (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری مہربانی و فضل اور تیرے رضوان کے صدقے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر رحمت نازل فرما

حدیث ۹: قال الامام الصادقؑ الصلوات علی محمدٗ و آل محمدٗ فیما بین الظهر و العصر تعدل سبعین ر کعة (۹) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز ظہر اور عصر پڑھنے کے درمیان محمدؐ اور اس کی پاک آلؑ پر درود بھیجنے کا ثواب ستر ۷۰ رکعت نماز کے ثواب کے برابر ہے۔

☆ بسم اللہ و با للہ اللّهم صلّ علی محمدٗ و آل محمدٗ و اغفر للمومنین والمومنات (۱۰) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کے نام سے اور خدا کی ذات سے، اے معبود رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمدؑ پر اور مومنین و مومنات کو بخشش دے ☆ صلی اللہ علی محمدٗ و آلهٗ اللّهم انی اسئلک یا مذّکر الخیر و فاعله والامر به ذکر فی ما انسانیه الشیطان (۱۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند متعال رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آلؑ پر اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے خیر و اچھائی کو یاد دلانے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور اسکا حکم دینے والے مجھے یاددہانی فرما جسکو شیطان نے بھلا دیا ہے۔

﴿نوٹ: شیخ کفعمی کتاب جمع الشتات میں نقل فرماتے ہیں کہ اگر آئمہ کی کوئی حدیث بھول جائے تو اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں تو ذہن میں آجاتی ہے﴾

حدیث ۱۲: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم اللّهم انی اسئلک بحق محمدٗ و

Presented by www.ziaraat.com

آل محمدؐ ان لا تعذب هذا الميت (۱۲)::رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں:اے معبود!میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بواسطہ محمد ﷺ وآل محمد ﷺ کے، کہ اس قبر پر عذاب نازل نہ فرما۔

حدیث ۱۳: عن ابن عمر قال قال رسول اللهؐ لا تضربوا اطفالكم على بكائهم فان بكاهم اربعة اشهر شهادة ان لا اله الا الله و اربعة اشهر الصلوٰة على النبيؐ و آله و اربعة اشهر الدعا لوالديه (۱۳) ابن عمر رسالت مآبؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بچوں کے گریہ کرنے پر ان کو نہ مارا کرو کیونکہ بچوں کا چار ماہ تک گریہ کرنا (لا الہ الا اللہ) کی گواہی دینا ہے اور اس کے بعد کے چار ماہ کا گریہ محمد ﷺ وآل محمدؐ پر صلوات ہے اور اس کے چار ماہ کے بعد کا گریہ والدین کے لئے دُعا ہے۔

حدیث ۱۴: قال امام صادقؑ اللّٰهم صلّ على محمدؐ و آل محمدؐ وعجّل فرجهم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اے معبود! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت فرما اور ان کا ظہور جلدی فرما۔ ح﴿۶۵﴾

نوٹ: اگر کوئی شخص اس دُعا کو جمعہ کے دن اور رات میں ۱۰۰ مرتبہ پڑھے جب تک اس کو قائم آل محمدؐ کی زیارت نصیب نہیں ہوگی تب تک وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا۔

والحمد لله ربّ العالمين

صلّ الله على محمدؐ و آلهٖ الطاهرين والطيبين

رجب المرجب ۱۴۲۵

(۶۶) چہاردہ معصومین پر صلوات

ابوالفضل شیبانی عبداللہ بن محمد عابد بدالیہ یمنی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے بتایا، سن ۲۵۵ھ میں، امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے عرض کی یابن رسول اللہ! چہاردہ معصومینؑ پر صلوات کو اپنے دست مبارک سے تحریر فرما دیں، یہ قلم کاغذ بھی ساتھ لے کر گیا تھا، حضرتؑ نے بغیر کوئی کتاب دیکھے، مجھے لکھ کر دیا، لیکن جب اپنی صلوات تک پہنچے ہی تھے، کہ قلم روک لیا، پھر فرمایا! اگر مجھے خدا کی طرف سے یہ حکم نہ ہوتا، تو کبھی بھی اپنی صلوات نہ لکھتا، کیونکہ اس ہمارے شیعوں تک پہنچنا ہے۔

صلوات پیغمبر صلی اللہ عَلَیْهِ وَآلِهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَدَعَا اِلٰى دِيْنِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيْدِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوْبَ وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّاءَ وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعَاءَ وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَضْعَفْتَ بِهِ الْاَمْوَالَ وَاَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْاَهْوَالِ وَكَسَرْتَ بِهِ الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِهِ الْاَنَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْاَدْيَانِ وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْاِيْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِهِ الْاَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

”اے معبود! درود بھیج محمد مصطفیٰؐ پر کہ انہوں نے تیری وحی کو لیا، اور تیرے پیغام پہنچائے، اور درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ انہوں نے تیرے حلال کو حلال اور تیرے حرام کو حرام بتایا، اور تیری کتاب کی تعلیم دی، بارالٰہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ انہوں نے نماز قائم رکھی، اور زکاۃ دیتے ہے اور تیرے دین کی طرف دعوت دی، درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ انہوں نے تیرے وعدے کو سچا جانا، اور تیرے خوف سے لوگوں کو ڈرایا، بارالٰہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ جن کے ذریعے لوگوں کے گناہ معاف کیے، ان کے عیبوں کو

Presented by www.ziaraat.com

چھپایا، اور ان کے ذریعے ان کی مشکلات دور کیں، بارالہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ تو نے ان کے ذریعے
بدبختی دور کی، انکے ذریعے رنج دور کیے، انکے ذریعے دعائیں قبول کیں، اور انکے وسیلے، مصیبتوں سے نجات
عطا فرمائی،، بارالہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ تو نے ان کے ذریعے بندوں پر رحم فرمایا، ان کے ذریعے
شہروں کو آباد کیا، انکے ھاتھوں سرکشوں کی کمر توڑ دی، ان کے ذریعے مغرور بادشاہوں کو فی النار کیا،، بارالہا! درود
بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ تو نے ان کے وسیلے، اموال میں برکت عطا فرمائی، اور ان کے ذریعے خوف ہراس کو
دور کیا، ان کے ھاتھوں بتوں کو توڑا، ان کے وسیلے لوگوں پر رحم کیا، بارالہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ پر کہ تو نے
ان کو بہترین دین کیساتھ بھیجا، انکے ذریعے ایمان میں قوت عطا فرمائی، انکے ھاتھوں بتوں کو تباہ کیا، ان کے
ھاتھوں خانہ کعبہ کو عظمت و عزت عطا فرمائی، بارالہا! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کی اہل بیتؑ پر جو پاک و
پسندیدہ مخلوق ہیں، اور بہت سے سلام بھیج جس طرح سلام بھیجنے کا حق ہے،

صلوات امیرالمؤمنین علیہ السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ اَخِى نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَصَفِيِّهِ وَوَزِيرِهِ
وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِى اِلٰى شَرِيعَتِهِ
وَخَلِيفَتِهِ فِى اُمَّتِهِ وَمُفَرِّجِ الْكُرَبِ عَنْ وَجْهِهِ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِى جَعَلْتَهُ
مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُوسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاٰهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَاءِ اَنْبِيَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اے معبود! درود بھیج مومنین کے امیر علیؑ ابن ابی طالب پر کہ جو تیرے نبیؐ کے بھائی اور ان کے وارث اور ان
کے پسندیدہ، ان کے معاون و مددگار، ان کے علم کے امانتدار، ان کے راز کے امین، ان کی حکمت کے مظہر، ان
کی حجت پیش کرنے والے، ان کی شریعت کی طرف بلانے والے، ان کی امت میں ان کے خلیفہ، ان کی
ذات سے مشکلوں کو دور کرنے والے، کافروں کی قوت کو توڑنے والے اور فساد پھیلانے والے کو سبق سکھانے
والے کہ جن کو تو نے اپنے نبیؐ کے ساتھ وہ مقام دیا جو ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا، اے بارِالہا! دوست رکھا سے
جو ان کو دوست رکھے، دشمن رکھا سے جو ان کا دشمن ہو، مدد فرما اس کی جو ان کی مدد کرے، چھوڑ دے اس کو جو ان کو
چھوڑ دے، لعنت بھیج اس پر جس نے ان کی مخالفت کی اولین و آخرین میں سے اور رحمت فرما، ان پر ایسی رحمت
[illegible] فرمائی ہو اے جہانوں کے پروردگار!

صلوات سیّدۂ نسوانْ فاطمہ علیہا السّلامْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ فَاطِمَةَ الزَّكِيَّةِ حَبِيبَةِ حَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّائِكَ
وَاَصْفِيَائِكَ الَّتِي انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَاخْتَرْتَهَا عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ
لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ الثَّائِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا اُمَّ
اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَحَلِيلَةَ صَاحِبِ اللِّوَاءِ وَالْكَرِيمَةَ عِنْدَ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى فَصَلِّ عَلَيْهَا وَعَلٰى اُمِّهَا
صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا وَجْهَ اَبِيهَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَتُقِرُّ بِهَا اَعْيُنَ ذُرِّيَّتِهَا
وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّى فِى هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ.

اے معبود! درود بھیج صدیقہ کائنات فاطمہ زہراؑ پر جو پاک و پاکیزہ ہیں، تیرے پیغمبر اور تیرے محبوب کی
پیاری بیٹی ہیں، اور تیرے دوستوں اور برگزیدہ لوگوں کی کی والدہ گرامی ہیں وہی بی بی جن کو تو نے انتخاب کیا ہے
اور پسندیدہ بنایا جہانوں کی عورتوں میں سے، اے معبود! ان سے بدلہ لے جنہوں نے ان پر ظلم ڈھایا اور ان کے
حق کی پرواہ نہ کی، اور اے معبود! ان کی اولاد کے خون کا انتقام لے اور اے معبود جیسا کہ تو نے ان کو ہدایت
والے اماموں کی ماں بنایا، پیغمبرؐ کے علمدار کی زوجۂ محترمہ بنایا، اور عالم بالا عرش و کرسی کے مقام میں عزت والی
قرار دیا، پس رحمت فرما، ان پر اور ان کی والدہ گرامی پر جس سے تیرے نبیؐ کا چہرہ مبارک چمک اٹھا، اور اس بیٹی
کی اولاد سے آپ کی مبارک آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، اور اس وقت ان سب کو میرا سلام و درود پہنچا دے،۔

صلوات حسَن و حُسَیْن علیہما السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَبْدَيْكَ وَوَلِيَّيْكَ وَابْنَيْ رَسُولِكَ وَسِبْطَيِ الرَّحْمَةِ
وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ وَوَصِيِّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَمِينُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِينِهِ
عِشْتَ مَظْلُوماً وَمَضَيْتَ شَهِيداً وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ عَنِّى فِى هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ قَتِيلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِيحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَشْهَدُ مُوقِناً اَنَّكَ
اَمِينُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِينِهِ قُتِلْتَ مَظْلُوماً وَمَضَيْتَ شَهِيداً وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى الطَّالِبُ بِثَارِكَ
وَمُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالتَّاْيِيدِ فِى هِلَاكِ عَدُوِّكَ وَاِظْهَارِ دَعْوَتِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصاً حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللّٰهُ

Presented by www.ziaraat.com

اُمَّةٌ قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً خَذَلَتْکَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَلَبَتْ عَلَیْکَ وَاَبْرَءُ اِلَی اللهِ تَعَالٰی مِمَّنْ اَکْذَبَکَ وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّکَ وَاسْتَحَلَّ دَمَکَ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا اَبَا عَبْدِاللهِ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللهُ خَاذِلَکَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَمِعَ وَاعِیَتَکَ فَلَمْ یُجِبْکَ وَلَمْ یَنْصُرْکَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَبَا نِسَائَکَ اَنَا اِلَی اللهِ مِنْهُمْ بَرِیءٌ وَمِمَّنْ وَالَاهُمْ وَمَالَاَهُمْ وَاَعَانَهُمْ عَلَیْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوٰی وَبَابُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاَشْهَدُ اَنِّی بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِمَنْزِلَتِکُمْ مُوقِنٌ وَلَکُمْ تَابِعٌ بِذَاتِ نَفْسِی وَشَرَایِعِ دِینِی وَخَوَاتِیمِ عَمَلِی وَمُنْقَلَبِی فِی دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِی

اے بار الہا! حسنؑ حسینؑ پر درود بھیج، وہ تیرے بندے اور تیرے ولی، اور تیرے اسولؐ کے لخت جگر ہیں، صاحب رحمت کے نواسے اور جوانان جنت کے سردار ہیں، ان پر بہترین رحمت نازل فرما، ایسی رحمت جو تو نے انبیاءو رسلؑ کی اولاد پر نازل فرمائی ہو، اے بار الہا! دورد بھیج امام حسنؑ پر جو انبیاءؑ کے سردار کے فرزند ہیں، او مومنین کے امیرؑ کے جانشین ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے فرزند رسولؐ! اے اوصیاء کے سردار کے بیٹے میں گواہ ہوں کہ آپؑ امیر المومنینؑ کے فرزند ہیں اور خدا کے امین و امانتدار ہیں، آپؑ دنیا میں مظلوم جیئے اور مظلوم شہید ہوئے ، میں گواہ ہوں کہ آپؑ امام ہیں ھدایت دینے والے اور ھدایت یافتہ اور پاک و پاکیزہ ہیں، اے بار الہا! ان پر رحمت نازل فرماء اور ان کی روح اور انکے جسم کو میری طرف سے اس لمحے میں بہترین درود و سلام اور آداب پہنچا دے، اے بار الہا! دورد بھیج امام حسینؑ فرزند علیؑ پر جو مظومیت میں شہید ہوئے، بے دین لوگوں نے انہیں قتل کیا اور بد کاروں نے ساتھ چھوڑا، سلام ہوں آپؑ پر اے ابا عبداللہؑ! سلام ہو آپؑ پر اے فرزند رسول خداؐ! سلام ہوں آپؑ پر اے امیر المومنینؑ کے فرزند! میں یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ خدا کے امین اور امانت دار کے فرزند ہیں، آپؑ کو مظومیت کے ساتھ شہید کیا گیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند متعال آپؑ کے خون کا بدلہ لے گا، اور وہ آپؑ سے کیا ہوا وعدہ پور کرے گا، اور آپؑ کی نصرت فرماء کر آپؑ کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے گا، اور آپؑ کو دعوت حق کے اظہار کے لیے قوت اور مدد عطا کرے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا، اور خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا، اور خدا کی پر خلوص عبادت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا، خدا لعنت کرے اس گروہ پر جس نے آپؑ کا ساتھ نہ دیا، اور خدا لعنت کرے اس گروہ پر جس نے آپؑ کو گھیرے میں ڈالا، میں خدا کے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں سے بیزار ہوں

جنہوں نے آپؑ کو جھٹلایا، آپؑ کے حق کی پرواہ نہ کی، اور آپؑ کا خون بہایا، اے ابا عبداللہؑ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں، خدا لعنت کرے آپؑ کو قتل کرنے والوں پر، خدا لعنت کرے ان پر جنہوں نے آپؑ کا ساتھ چھوڑ دیا، خدا لعنت کرے ان پر جنہوں نے آپؑ کے استغاثہ کو سنا اور لبیک نہ کہی، اور آپؑ کی مدد نہ کی، اور لعنت کرے ان پر جنہوں نے آپؑ کے اہل خانہ کو اسیر کیا، میں خدا کے حضور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ان سے بیزار ہوں، حتی ان کو جو دوست رکھتے ہیں اور کے ساتھی اور مددگار ہیں ان سے بھی بیزار ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اور آپؑ کی پاک اولاد میں سے ائمہ طاہرینؑ جو تقوی و پرہیزگاری کا نمونہ اور ہدایت کا چراغ ہیں، اور دنیا میں (قیامت تک) باقی رہنے والی نسل ہیں اور اہل دنیا پر خدا کی حجت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپؑ اور ان پر ایمان لایا ہوں، اور آپؑ کے مقام و منزلت کا یقین کے ساتھ اعتقاد رکھتا ہوں، اور دل کے ساتھ آپؑ کا تابع فرمابردار ہوں، میں احکام دین، عمل کی جزاء و سزاء، دنیا و آخرت میں، آپؑ پر ایمان رکھتا ہوں۔

صَلوٰات علیّ بن الحُسین عَلیھمِا السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعَابِدِینَ الَّذِی اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِکَ وَجَعَلْتَ مِنْهُ اَئِمَّةَ الْهُدَی الَّذِینَ یَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ یَعْدِلُونَ اخْتَرْتَهُ لِنَفْسِکَ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَهُ وَجَعَلْتَهُ هَادِیاً مَهْدِیّاً اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّةِ اَنْبِیَائِکَ حَتّٰی تَبْلُغَ بِهِ مَا تَقَرُّ بِهِ عَیْنُهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ عَزِیزٌ حَکِیمٌ

اے معبود! درود بھیج امام علیؑ بن الحسینؑ پر، جو عبادت گزاروں کے سردار ہیں، جن کو تو نے اپنے لیے مخصوص کیا، اور کی اولاد میں ائمہ ھادیؑ قرار دیے، جو عدل سے فیصلہ کرتے تھے، تو نے ان کو اپنے لیے چنا، ان کو آلودگی سے پاک رکھا، ان کو اپنا پسندیدہ بنایا، ان کو ہدایت یافتہ رہبر قرار دیا، پس اے بار الہا! امام چہارم پر ایسی بہترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنے انبیاءؑ کی اولاد پر نازل فرمائی، ان کو وہ مقام عطا فرما جن سے ان کی آنکھوں کو دنیا و آخرت میں ٹھنڈک نصیب ہو، بے شک تو بہت حکمت والا ہے،

Presented by www.ziaraat.com

صلوات محمد بن علیؑ علیهما السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بٰاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمٰامِ الْهُدٰی وَقٰائِدِ اَهْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبٰادِکَ اَللّٰهُمَّ وَکَمٰا جَعَلْتَهُ عَلَماً لِعِبٰادِکَ وَمَنٰاراً لِبِلٰادِکَ وَمُسْتَوْدَعاً لِحِکْمَتِکَ وَمُتَرْجِماً لِوَحْیِکَ وَاَمَرْتَ بِطٰاعَتِهِ وَحَذَّرْتَ عَنْ مَعْصِیَتِهِ فَصَلِّ عَلَیْهِ یٰا رَبِّ اَفْضَلَ مٰا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّةِ اَنْبِیٰائِکَ وَاَصْفِیٰائِکَ وَرُسُلِکَ وَاُمَنٰائِکَ یٰا رَبَّ الْعٰالَمِینَ

اے معبود! درود بھیجا امام محمد بن علیؑ پر، جو علم کو پھیلانے والے امام ھادی، پرہیزگاروں کے پیشوا، اور تیرے برگزیدہ بندے ہیں، اے بارالہا! جیسے تو نے ان کو اپنی مخلوق کے لیے ھدایت کا نمونہ قرار دیا، اپنی دنیا کے لیے روشن چراغ اور حکمت کا سپوت قرار دیا اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور ان کی اطاعت و فرمابرداری کا حکم دیا، اور ان کی نافرمانی سے منع فرمایا، اے پروردگار! ان پر ایسی بہترین رحمت نازل فرما، جو تو نے اپنے انبیاءؑ اور برگزیدہ لوگوں، اور اپنے رسولوں، اور اپنے امانتداروں کی پاک ذریت پر نازل فرمائی، اے جہانوں کے پروردگار!

صلوات جعفر بن محمد علیهما السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّٰادِقِ خٰازِنِ الْعِلْمِ الدّٰاعِی اِلَیْکَ بِالْحَقِّ النُّورِ الْمُبِینِ اَللّٰهُمَّ وَکَمٰا جَعَلْتَهُ مَعْدِنَ کَلٰامِکَ وَوَحْیِکَ وَخٰازِنَ عِلْمِکَ وَلِسٰانَ تَوْحِیدِکَ وَوَلِیَّ اَمْرِکَ وَمُسْتَحْفِظَ دِینِکَ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مٰا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَصْفِیٰائِکَ وَحُجَجِکَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ

اے معبود! درود بھیج امام جعفرؑ بن محمدؑ پر جو صادق اور علم کے مخزن ہیں، اور تیری طرف حق کے ساتھ بلانے والے ہیں، اور بین و واضح نور ہیں، جیسے تو نے ان کو اپنی کلام اور وحی کو سنبھالنے والا قرار دیا ہے، اپنے علم کا خزینہ، اپنی توحید کا ترجمان، اپنے حکم کا ولی، اپنے دین کا رکھوالا، ان پر ایسی بہترین رحمت نازل فرما، جو تو نے اپنے برگزیدہ لوگوں اور اپنے اولیاء پر نازل فرمائی ہو، بے شک تو لائق حمد و مجد ہے،

صلوات موسی بن جعفر علیهما السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْأَمِینِ الْمُؤْتَمَنِ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ الْبَرِّ الْوَفِیِّ الطّٰاهِرِ الزَّکِیِّ النُّورِ الْمُبِینِ الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصّٰابِرِ عَلَی الْأَذٰی فِیکَ اَللّٰهُمَّ وَکَمٰا بَلَّغَ عَنْ آبٰائِهِ مٰا اسْتُوْدِعَ مِنْ اَمْرِکَ وَنَهْیِکَ وَحَمَلَ عَلَی الْمَحَجَّةِ وَکٰابَدَ اَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ فِیمٰا کٰانَ یَلْقٰی مِنْ جُهّٰالِ قَوْمِهِ رَبِّ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مٰا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِمَّنْ اَطٰاعَکَ وَنَصَحَ لِعِبٰادِکَ اِنَّکَ غَفُورٌ رَحِیمٌ۔

اے معبود! درود بھیج امام موسیٰؑ بن جعفرؑ پر جو امین ہیں اور ان کو تو نے امانتدار قرار دیا، جو نیک اور پاک و پاکیزہ، وفادار ہیں، جو پاکباز، درخشان نور، طلب خیر کے لیے کوشاں ہیں، اور تیرے دین کی خاطر مشکلات پر صبر کرنے والے ہیں، اے بارالہا! جیسے انہوں نے اپنے اجداد کے دین اور ان کے دیئے ہوئے امر و نہی کو بیان کیا اور لوگوں کو سیدھی راہ پر ڈالا، اور سنگدل بڑے لوگوں کی وہ جاہلانہ باتیں، جو انہوں نے معاشرے میں پھیلائی تھیں ان کی باتوں کا سامنا کیا، اے پروردگار! ان پر ایسی بہترین و کامل ترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنے ایسے بندوں پر نازل فرمائی ہے، جنہوں نے تیری اطاعت کی خاطر تیرے بندوں کی راہنمائی فرمائی، بے شک تو مہربان اور (گناہوں پر) پردہ پوشی کرنے والا ہے،

صَلوٰات علیّ بن مُوسی عَلیهما السَّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الَّذِی ارْتَضَیْتَهُ وَرَضَّیْتَ بِهِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ وَکَمٰا جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِکَ وَقٰائِماً بِاَمْرِکَ وَنٰاصِراً لِدِینِکَ وَشٰاهِداً عَلٰی عِبٰادِکَ وَکَمٰا نَصَحَ لَهُمْ فِی السِّرِّ وَالْعَلٰانِیَةِ وَدَعٰا اِلٰی سَبِیلِکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مٰا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلِیٰائِکَ وَخِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اِنَّکَ جَوٰادٌ کَرِیمٌ

اے معبود! درود بھیج امام علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ پر، کہ جن کو تو نے پسندیدہ قرار دیا، اور تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہیے، پسندیدہ قرار دے سکتا ہے، اے معبود! جسطرح تو نے انکو اپنی مخلوق پر حجت قرار دیا، اور اپنے اوامر کو جاری کرنے والا بنایا، اور اپنے دین کا مددگار بنایا، اور اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا، اور جسطرح انہوں نے اعلانیہ اور چھپ کر ان (تیری مخلوق) کی خیر خواہی کی، اور ان کو دانش مندی و حکمت اور بہترین نصیحت کر کے تیرے راستے کی طرف بلایا، اسی طرح تو بھی ایسی بہترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنی مخلوقات میں سے اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں پر نازل فرمائی ہو، بے شک تو بہت عطا کرنے والا اور کرم کرنے والا سخی ہے،

صَلوٰات بر محمّد بن علیّ بْن مُوسی علیهم السَّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوسٰی عَلَمِ التُّقٰی وَنُورِ الْهُدٰی وَمَعْدِنِ الْوَفٰاءِ وَفَرْعِ الْأَزْکِیٰاءِ وَ خَلِیفَةِ الْأَوْصِیٰاءِ وَاَمِینِکَ عَلٰی وَحْیِکَ اَللّٰهُمَّ فَکَمٰا هَدَیْتَ بِهِ مِنَ الضَّلٰالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ بِهِ مِنَ الْحَیْرَةِ وَاَرْشَدْتَ بِهِ مَنِ اهْتَدٰی وَزَکَّیْتَ بِهِ مَنْ تَزَکّٰی فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مٰا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلِیٰائِکَ وَبَقِیَّةِ اَوْصِیٰائِکَ اِنَّکَ عَزِیزٌ حَکِیمٌ

Presented by www.ziaraat.com

اے معبود! درود بھیج امام محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ پر، جو تقویٰ و پرہیز گاری کی علامت اور ھدایت کے نور، وفا کے مرکز و محور ہیں، پاک و پاکیزہ لوگوں کا شجرہ طیبہ، اوصیاء پیغمبرؐ کے جانشین، اور تیری وحی کے امانتدار ہیں، پس اے بارالہاء! جیسے ان کے ذریعے (لوگوں) کو گمراہی سے نکال کر ہدایت فرمائی ہے، اور ان کے وسیلے سے (لوگوں) کو پریشانی و سرگردانی سے بچایا ہے، اور جو ہدایت کا طالب تھا ان کے ذریعے انکی راہنمائی فرمائی، اور جو پاک و پاکیزہ رہنا چاہتا تھا ان کے ذریعے ان کو پاک و پاکیزہ رکھا، ایسی بہترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنے اوصیاء و اولیاء کے وصی پر نازل فرمائی ہو، بے شک تو غالب آنے والا حکیم ہے۔

صَلَوٰات علیّ بن محمّد علیهما السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِيِّ الْأَوْصِيٰاءِ وَاِمٰامِ الْأَتْقِيٰاءِ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّينِ وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلٰائِقِ اَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ كَمٰا جَعَلْتَهُ نُوراً يَسْتَضِيئُ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِيلِ مِنْ ثَوٰابِكَ وَاَنْذَرَ بِالأَلِيمِ مِنْ عِقٰابِكَ وَحَذَّرَ بَأْسَكَ وَ ذَكَّرَ بِاٰيٰاتِكَ وَاَحَلَّ حَلٰالَكَ وَحَرَّمَ حَرٰامَكَ وَ بَيَّنَ شَرٰايِعَكَ وَفَرٰايِضَكَ وَحَضَّ عَلٰى عِبٰادَتِكَ وَاَمَرَ بِطٰاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مٰا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيٰائِكَ وَذُرِّيَّةِ اَنْبِيٰائِكَ يٰا اِلٰهَ الْعٰالَمِينَ

اے معبود! درود بھیج امام علیؑ بن محمدؑ پر، جو اوصیاء پیغمبرؐ کے وصی، پرہیز گاروں کے پیشوا، ائمہ دین کے قائمقام اور ساری مخلوقات پر تیری حجت ہیں، اے معبود! تو نے ان کو ایسا نور بنایا کہ جس سے مومنین کو روشنی ملی، پس انہوں نے ان (لوگوں) کو تیرے ثواب عظیم کی خوشخبری دی، اور تیرے سخت ترین عذاب سے ڈرایا، اور تیرے غضب سے آگاہ کیا، اور تیری نشانیوں کے ذریعے نصیحت فرمائی، اور تیرے حلال کو حلال کہا، اور تیرے حرام کو حرام بتایا، تیرے احکام و قوانین کو وضاحت سے بیان کیا، اور (لوگوں) کو تیری عبادت کا شوق دلوایا، اور تیری فرمابرداری کا حکم دیا، اور تیری نافرمانی سے منع کیا، پس رحمت نازل فرما، ایسی بہترین رحمت جو تو نے اپنے اولیاءؑ اور انبیاءؑ کی اولاد پر نازل فرمائی ہو، اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

صَلَوٰاتْ حَسَنْ بْن علیّ بْن محمّد علیهم السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرِّ التَّقِيِّ الصّٰادِقِ الْوَفِيِّ النُّورِ الْمُضِيئِ خٰازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ بِتَوْحِيدِكَ وَوَلِيِّ اَمْرِكَ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّينِ الْهُدٰاةِ الرّٰاشِدِينَ وَالْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيٰا فَصَلِّ عَلَيْهِ يٰا رَبِّ اَفْضَلَ مٰا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيٰائِكَ وَحُجَجِكَ وَاَوْلٰادِ رُسُلِكَ يٰا اِلٰهَ الْعٰالَمِينَ

اے معبود! درود بھیج امام حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ پر، جو خوش کردار، صادق اور وفادار اور چمکتا ہوا نور اور تیرے علوم کا خزینہ دار ہیں، وہ تیری توحید کا اعلان کرنے والے، تیرے حکم کے پاسبان، تیرے دین کے ائمہ طاہرینؑ کا جانشین، جو رہبر اور ہدایت یافتہ ہیں اور اہل دنیا پر تیری حجت ہیں، پس رحمت فرما ان پر ایسی بہترین رحمت جو تو نے اپنے اولیاءؑ اور انبیاءؑ کی اولاد پر نازل فرمائی ہو، اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

صَلَوٰات ولیّ الأمر المنتظر علیه السّلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيٰائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طٰاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ اَوْلِيٰائَكَ وَاَوْلِيٰائَهُ وَشِيعَتَهُ وَاَنْصٰارَهُ وَاجْعَلْنٰا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بٰاغٍ وَطٰاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمٰالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ اَنْ يُوصَلَ اِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَاٰلَ رَسُولِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نٰاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خٰاذِلِيهِ وَاقْصِمْ بِهِ جَبٰابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفّٰارَ وَالْمُنٰافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كٰانُوا مِنْ مَشٰارِقِ الْأَرْضِ وَمَغٰارِبِهٰا وَبَرِّهٰا وَبَحْرِهٰا وَامْلَاءْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَاَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلٰامُ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصٰارِهِ وَاَعْوٰانِهِ وَاَتْبٰاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَاَرِنِي فِي اٰلِ مُحَمَّدٍ مٰا يَأْمَلُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مٰا يَحْذَرُونَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِينَ

اے معبود! رحمت فرما اپنے ولی پر جو تیرے ان اولیاء کے فرزند ہیں، جن کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے، جن کے حق کو واجب قرار دیا ہے، اور انکو ایسے پاک و پاکیزہ رکھا ہے جس طرح پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے، اے بارالہا! امام مہدیؑ کی مدد فرما، ان کے ذریعے اپنے دین کی محافظت فرما، اور ان کے ہاتھوں ان کے دوستوں، ان کے پیروکاروں اور ساتھیوں کو کامیاب فرما، اور ہمیں ان میں شامل کر، اے معبود! امام عصرؑ کو ہر ستمکار، سرکش، اور اپنی مخلوق کے شرّ سے محفوظ رکھ، ان کی محافظت فرما، انکو دائیں، بائیں، آگے، پیچھے سے محفوظ رکھ، اور انہیں ہر تکلیف سے امان میں رکھ، ان کی حفاظت کے ذریعے اپنے رسولؐ اور ان کی آل کی حفاظت فرما، ان کے ھاتھوں عدل کو رائج فرما، ان کی نصرت میں مدد فرما، اور ان کے ساتھوں کی اور ان کو چھوڑ جانے والوں کو ذلیل و خوار کر، اور ان کے ذریعے سخت دل کفار کی طاقت کو ختم کر دے، ان کے ذریعے تمام کفار و منافقین اور بے دین لوگوں کو جہنم واصل فرما، خواہ وہ مشرق زمین میں ہوں یا مغرب میں ہوں یا میدانوں میں ہوں یا سمندروں میں، اس امامؑ کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے، اور اپنے نبیؐ کے دین کو غلبہ عطا

Presented by www.ziaraat.com

فرما، اور ان پر اور ان کی آل پاکؑ پر درود و سلام نازل فرما، اے بارالہا! ہمیں امامؑ کے ساتھیوں اور پیروکاروں اور اطاعت گزاروں اور مددگاروں میں سے قرار دے، اور مجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا وہ وقت دیکھا کہ جس کے وہ آرزومند ہیں، اور ان کے دشمنوں کو وہ وقت دیکھا جس سے وہ بچنے کی کوشش میں ہیں، اے سچے معبود ایسا ہی ہو،

ضعیفہ مومنہ کا ورد صلوات

ضعیفہ خاتون جس کو مکہ مکرمہ میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر میں دیکھا گیا، اور لوگ اس کے پاس رقعے لے کر آتے، وہ ان کے سوالوں کا جواب دیتی تھی، تو کسی نے اس سے سوال کیا، کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچی، تو اس نے جواب دیا، اس گھر کی، اور مخصوص صلوات کی برکت سے مجھے یہ مقام نصیب ہوا ہے، میں اس مبارک گھر میں آتی رہتی تھی اور اذکار کا ذکر کرتی رہتی تھی، ایک دن حسب معمول جب آئی، تو اس گھر میں ایک نور کو دیکھا، جس کی میں آواز سن سکتی تھی لیکن اس کو دیکھ نہیں پا رہی تھی، تو اسنے اس صلوات کو مجھے تعلیم دیا ہے، اسنے وہ لکھی ہوئی صلوات دیکھائی (ہم نے اسکو کتاب فضائل الصلوات اردکانی سے نقل کیا ہے)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْمُنْتَجَبِ فِى الْمِيثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِى الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ الْبَرِىٍّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِينُ اللهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَاَضِئْ نُورَهُ وَبَيِّضْ وَجْهَهُ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْاٰخِرُونَ وَصَلِّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالمين و صل على الحسين بن على امام الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ

الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِى الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِينَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِينَ الْاَبْرَارِ الْمُتَّقِينَ دَعَائِمِ دِينِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِيدِكَ وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ فِى اَرْضِكَ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِينِكَ وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ وَاَلْبَسْتَهُمْ نُورَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِى مَلَكُوتِكَ وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلٰوةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً لَا يُحِيطُ بِهَا اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَسَعُهَا اِلَّا عِلْمُكَ وَلَا يُحْصِيهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ الْمُحْيِى سُنَّتَكَ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ الدَّاعِى اِلَيْكَ الدَّلِيلِ عَلَيْكَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِى اَرْضِكَ وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ نَصْرَهُ وَمُدَّ فِى عُمْرِهِ وَزَيِّنِ الْاَرْضَ بِطُولِ بَقَائِهِ اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِينَ وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِينَ وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظَّالِمِينَ وَخَلِّصْهُ مِنْ اَيْدِى الْجَبَّارِينَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ فِى نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَشِيعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ وَعَدُوِّهِ وَجَمِيعِ اَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَبَلِّغْهُ اَفْضَلَ مَا اَمَّلَهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِينِكَ وَاَحْيِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ حُكْمِكَ حَتّٰى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً خَالِصاً مُخْلِصاً لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ مَعَهُ وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهُ وَلَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُورِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَهُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمْ بِعِزَّتِهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَاَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ وَاَهْلِكْ بِعَدْلِهِ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ وَاَجْرِ حُكْمَهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ وَاَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ اَللّٰهُمَّ اَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَاَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ وَاسْتَاْصِلْ مَنْ جَحَدَهُ حَقَّهُ وَاسْتَهَانَ بِاَمْرِهِ وَسَعٰى فِى اِطْفَاءِ نُورِهِ وَاَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّٰى وَجَمِيعِ الْاَوْصِيَاءِ مَصَابِيحِ الدُّجٰى وَاَعْلَامِ الْهُدٰى وَمَنَارِ التُّقٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَالْحَبْلِ الْمَتِينِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَوُلَاةِ عَهْدِكَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَمُدَّ فِى اَعْمَارِهِمْ وَزِدْ فِى اٰجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ اَقْصٰى اٰمَالِهِمْ دِيناً وَدُنْيَا وَاٰخِرَةً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

Presented by www.ziaraat.com

حوالہ جات

(ح-۱) (۱) الاحتجاج/ص۳۷۷ج ۱س ۲،البحار ۹۲ص ۴۶س ۲،البرهان ۳ص ۳۳۷:غاية المرام ص ۳۱۳ ح ۱ (۲) فرات الكوفى ص ۱۲۲،البحار ۳۶ص ۱۴۳ ح ۱۰۸ (۳) بحار ج ۹۴ ص ۵۵ روایه ۳۷ باب ۲۹ (۴) و(۵) تفسير نورلثقلين ج ۴ ص ۳۰۲ من معانى الاخبار (۶) تفسير القمی فی تفسير آیت مذکوره (۷)معا نی الاخبا ر الصدو ق، الكافي: ص۴۹۵ ح ۲۰ (۸) المعانی:ص،۳۶۷،ح ۱،البحار ۹۴،۵۴،ح۲۵،مختصر البصائر،۱۵۹،فلاح السائل،ص ۱۹،س۱۷ (۹) جمال الاسبوعجديدص ۱۵۵س۷،البحار ۹۴/ ۷۱ ح۶۶،جا۱۵/ ۴۸۱ح ۷۲. (ح-۲) (۱)مشارق ص ۱۲، الاشراف ص۲۸، الاحقاق ۹/ ۵۰۲، نظم درالسمطين ص ۴۹، مفيد العلوم ومبيد الهموم ص۸۸. (ح-۳) (۱)معرفة علم الحديث:ص ۳۲،ومثله فى درالمنثور، بغية الوعاة للسيوطى ص ۴۴۲،عنه الاِحقاق ۳/ ۲۵۵، وسيلة المآل ص ۷۱،الانس الجليل عنه الاِحقاق ۹/ ۵۷۳،الاعلام بعض الصلوة على النبيّ ص ۲۶،شرح الأربعين مخطوط عنه الاِحقاق ۹/ ۵۷۵،رشفة الصاري ص ۳۴،سنن الهدى ص۵۶، التدوين ۳/ ۸۶ الآيات والبينات ص ۲۴۰،القول البديع ص۲۸،ذيل الثالي ص ۱۵۳، فرائدالسمطين ۱/ ۲۶ح ۳، مجموعة الشهيد عنه جا۱۵/ ۴۷۷ح۶۶ (۲) تاريخ الطبری ج/ ۲۲/ص ۴۳/س۱۸/و ۲۱،احقاق الحق ج۹ص۵۲۷، المستدرک ج۳ص۱۴۸،المعجم الكبيره ج۵/ص۲۴۸(مثله)مسندابن حنبل ج۱/ ۱۹۹(مثله)،عنه الاِحقاق ۳/ ۲۶۰،الثعلبي ۴/ ۲۵۸عنه الاحقاق۳/ ۲۵۸،الطرائف ۱/ ۱۶۰ح۲۴۹،مرآة المؤمنين ص۱۵خصائص الوحي المبين ص ۱۲۱،البيان والتعريف ۲/ ۱۴۳،غاية المرام۳۱۲ح۸،فضائل۱/ ۲۰۶،مناقب عبدالله ص ۷۰،أخبار اصفهان ۱/ ۱۳۱،تفسيرابوالفتوح ۹/ ۱۷۶،التبيان۸/ ۳۲۶،المجمع ۸/ ۳۶۹،تفسير ابن كثير ۳/ ۵۰۷ رياض الصالحين ص۴۵۵،فتح القدير ۴/ ۲۹۳، روح المعاني ۲۲/ ۷۲،اسباب النزول ۲۴۳ البخاري ۳/ ۹۵ ح۸ عنه الاحقاق ۳/ ۲۵۳،البحار۱۷/ص ۱۹، الميزان ۱۶/ ۳۶۵،تاريخ بغداد ۶/ ۲۱۶، عمل اليوم والليله ص۲۶،جامع البيان ۲۲/ ۴۳، الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ۲/ ۶۰، عمدة القاري ۱۵/ ۲۶۴موضع اوهام الجمع والتفريق ۲/ ۴۶۸، المنتهى ص ۱۹۰،زادالمسيرفي علم التفسير۶/ ۴۱۸، ارشادالساري ۷/ ۳۶۵، القول البديع ص۲۵، وسيلة المآل ص ۲۹، الكشف والبيان ص۲۵۸، ذخائر العقبى ص ۱۹، تنبيه الغافلين ۱۴۸ فرائد

السمطين ۲/ ۱۷۲، تفسير ابن كثير ۳/ ۵۰۷، البداية والنهاية ۱/ ۱۷۲، ارشاد الساري ۷/ ۳۶۵، تفسير ابوالفتوح ۹/ ۱۸۶اجا۱۵/ ۴۷۶ح ۶۳. (۳)بيهقى ج۲ص۱۴۷س ۲۰،فضائل ج ۱ص ۲۱۰،زادالعلم ص۲۶۸،صحيح البخارى ج ۱ص ۳۰۵ ح۶۵ ، سنن النسائى ۳ص ۴۹ مثله(ولكن فيه على ابراهيمؑ بدل على آل ابراهيمؑ وسقط كلّه على بين قوله على محمدؐ وآل محمدؐ)(الطبرى ج ۲۲ص ۴۴)والانوارمحمّديه ص ۴۲۸تفسيرابن كثيرج ۳/ ۵۰۹ . نبقيصة جملهء وارحم محمّداً...،الأعلام بفضل الصلوة على النبيّ ص ۲۵وص ۱۷مثل الطبري القول البديع ص ۲۸مثل الطبري (لكن ذكربدل قول وبارک،وارحم محمّداً) الأحقاق ۳/ ۲۶۱ (۴)الكني والأسماء ۱/ ۲۴،مشكل الآثار ۳/ ۷۴،عنه الاِحقاق ۹/ ۵۸۲،الاِحقاق الحق ۱۸ص ۲۹۴. (۵)الجمع بين الصحيحين: ۲/ ۵۰۲،الأعلام بفضل الصلوة على النبيّ ص ۶و ۱۴، الدرالمنثور ص۱۵،جواہرالبحار: ح ۴/ ۱۵۸،منتخب الصحيحين ص۱۲۹،البحار ۲۷/ ۲۵۹ح ۱۲، الطرائف ۱۶۰ح ۲۵۰. (۶) الرصف ص ۱۱۰،تفسيرابن كثير ۳/ ۵۰۷،الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ۲/ ۶۰،عمل اليوم والليلة ص ۱۰۳باختلاف يسير،مشكل الآثار ۳/ ۷۳،عمدة القاري ۱۹/ ۱۲۶الفتح الكبير ۲/ ۳۰۴، كنزالعمال ۷/ ۳۴۱،عنه الاِحقاق ۹/ ۵۶۶، (۷)السنن الدارمى: باب الصلوة على النبىؐ ج ۱ص ۳۱۰،احقاق الحق ج۹ص ۵۴۹،فضائل الصلوات ج ۱ص ۲۱۱،بيهقى ج۲ص۱۴۶س ۱۹،صحيح المسلم، كتاب الصلوة،،باب الصلوة على النبىؐ بعدالتشهد ج ۱ص۳۰۵ح۶۵، (۸)الموطاة للمالک (كتاب قصر الصلاة فى السفرباب ۲۲ (ماجاء فى الصلوة على النبىؐ)حديث۶۸ص ۱۶۶ج ۱،اسی کتاب(الموطاة للمالک)میں مذکورہ حدیث ۵بھی موجودہے. (۹)(السنن الكبرى كتاب الصلوة باب الصلوة على النبىؐ فى التشهد ج ۲ص۱۴۷) (۱۰)السنن الكبرى، كتاب الصلوة،باب الصلوة على النبىؐ فى التشهد ج۲ص۱۴۷،احقاق الحق ج۹ ص ۵۲۴،۵۲۶،۵۵۰،ابوداؤد ج ۱ص ۳۰۹س ۱۳،نسائى ج۳ص۴۸س ۳،ابن ماجه ج ۱ص ۲۹۳ ح۹۰۴،ترمذى ج۲ص ۳۵۲ح۴۸۳،صحيح البخارى ج۸ص۹۵س ۱۰، صحيح المسلم ج ۱ص ۳۰۵ح ۶۶،غاية المرام ص ۳۱۱،بيهقى ج۲ص۱۴۷س ۹ ، فضائل الصلوات ج ۱ص ۲۱۱، منهاج الشريعه ب۴ ص ۱۳۴ح ۴ (۱۱)سنن النسائى ۳/ ۴۸س ۹،المستدرک ۳ص ۱۴۸/مسندابن حنبل ج ۱/ ۱۹۹مثله تاريخ طبرى ۲۲/ص ۴۳س ۱۸، ۲۱، احقاق الحق ج۹ص ۵۲۷،المعجم الكبيره ج۵/ص۲۴۸ مثله أربعين حديث ج ۳۲عن زيدبن

Presented by www.ziaraat.com

حارثہ(مثلہ)،مشکل الآثار۳/ ۷۱، سنن بیھقي ۱۴۸، الترمذي ۲/ ۳۵۲، فرائدالسمطین ۱/ ۳۰۵ابن ماجہ ۱/ ۲۹۳، الاحقاق ۳/ ۲۵۴، رشفۃ الصادي ص ۲۴و ۲۹ذخائر العقبی ص ۱۹، البحار ۲۷/ ۲۵۹ح ۱۰، الطرائف ۱۶۲ ح ۱۵۳ التأویل ۱۶۴ ح۵، صحیح البخاري ۴/ ۱۴۶، الطرائف ص ۱۶۰، فضائل ۱/ ۲۰۹، البرھان ۳/ ۳۳۶ح ۲۰ صحیح مسلم ۱/ ۳۰۵ح ۶۶، مسندالطیلسي ۱۴۲، سنن الدارمي ۱/ ۳۰۹، العلي ۴/ ۱۳۵ سنن النسائی ۱/ ۱۹۰، المتقي ص ۸۰ وص ۱۸۹، اخبار اصبھان ۱/ ۱۳۰، تاریخ بغداد ۶/ ۲۱۶ ح۵ التدوین ۱/ ۷۰،السنن الکبری ۲/ ۱۴۷، بدایع المنن ۱/ ۹۲، الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبيؐ ص ۵و ۶، معالم التنزیل ۳/ ۵۴۲، منھاج السنۃ ۴/ ۵۶، التاریخ (علی مافي منتخبہ ۴/ ۴۱۰)ارشاد الساري ۹/ ۲۴۴، نظم در السمطین ص ۴۵،فتح الباري ۸/ ۴۰۹، تفسیر الخارف ۵/ ۲۲۵، الارشاد والتطریز ص ۱۳۶، الجامع الصغیر ص ۲۱۹، اعلام الموقعین ۴/ ۳۰۹،المحصرمن المختصر ۱/ ۵۴، شرح الأربعین ۱۱۰ الطبقات الشافعۃ الکبری ۱/ ۹۵، نھایۃ الأرب ۵/ ۳۰۸، روضۃ الأحباب ۶۴۱، علم الکتاب ۲۶۴، ینابیع المودّہ ص ۱۹۲ وص ۲۹۵، فتح البیان ۷/ ۳۱۳، غرائب الاغتراب ص ۱۱۲، الانوار المحمّدیہ ۲۲۳منتخب الصحیحین ۱۲۹، تفسیر الوصول ۱/ ۲۳۳، ارجع المطالب ۸۱وص ۳۱۷ وح ۳/ ۲۸۸، الیان والعریف ۱۳۴، الاتعاف ۳/ ۸۷، شرح السنۃ ۳/ ۱۹ عنہ الاحقاق ۱۸/ ۲۹۰،الاشراف علی فضل الاشراف ص ۲۵، المسند ج ۲/ ۳۱۱، الفتوحات الربانیہ ۲/ ۳۴۱ وج ۲/ ۳۵۳، قصص الانبیاء ۱/ ۲۴۵، دلیل الغالمین ۴/ ۲۰۴، کفایۃ الاخبار ۱/ ۶۹، غالیۃ المواعظ ۲/ ۹۴، ضوء الشمس ص ۸۴، الرصف ص ۱۱۰، ففرسن أبي داود ص ۴۵۴، أمالی طوسي ۲/ ۴۳، جامع الأحادیث ۱۵/ ۴۷۵ح ۶۱ و کنز الفوائد ۱۶۴، جا ۱۵/ ۴۷۶ح ۶۲ ۔﴿نوٹ:﴾اوراسی کتاب (السنن الکبری) باب لأمر بالصلوٰۃ علی النبیؐ ص ۴۵میں حدیث ۵کاذکربھی ہے اورباب کیفیۃ الصلوٰۃ علی النبیؐ ص ۴۷میں حدیث ۳،۹کابھی ذکرموجود ہےاورحدیث ۹کے آخر میں (فقال رسول اللہ (ص)صلّوا علیّ واجتہد وافی الدعاء وقولوا اللّٰھم صلّ علی محمد وآل محمد) کااضافہ ہے۔(۱۲) کتاب ام للشافعی کتاب الشعب، باب التشہد والصلوٰۃ علی النبیؐ ص ۱۰۲س ۳۰۔(اوراس کتاب میں امام شافعی نے حدیث ۹کوبھی ذکرکیا ہے) (۱۳)الترغیب والترھیب ۳/ ۳۰۵،نظم دررالسمطین ص ۴۷، الاحقاق الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی ص ۲۹ وص ۱۸/ ۲۹۶، تاریخ بغداد ۶/ ۲۱۶، جمال الاسبوع ص ۲۳۸.(۱۴). الصواعق المحرقہ ۲۳۲. (۱۵)الطبري ۲۲/ ۴۴. (۱۶)علم بالکتاب ۱۶۰ (۱۷)کشف الغمّۃ ۱/ ۲۷۷ (۱۸)رشفۃ الصادي ۳۳.الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۴:قال في کیفیۃالصلوات:وترحّم علی محمد وعلی آل محمد(۱۹).جا:۱۵/ ۴۸۰ح ۷۱. القول البدیع ۲۸(۲۰)القول البدیع ۳۱: (۲۱)الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۰:(۲۲) ﴿اس حدیث کوالفتوحات الربانیۃ،ترمذی،ابن خزیمہ،الحاکم نے بھی ذکرکیا ہے۔﴾(۲۳)التأویل ۱۶۴ح ۴، البحار: ۹۴/ ۵۸ح ۳۸

وج ۸۶/ ۹۵ ح ۳.(الحدیث، ۲۳ رواہ الطبراني في الکبیر) (۲۴) البحار:۱۷/ ۳۰ح ۱۰ وج ۲۷/ ۲۵۶ح ۵. غایۃ المرام ۳۱۴ ح ۹.(۲۵)جمال الاسبوع ۴۹۹ (۲۶)منھاج السنّۃ ۲/ ۱۴۶ (۲۷)جمال الاسبوع ص ۲۳۴ (۲۸)السنن والمبتدعات ۲۲۷(۲۹)احقاق الحق ج ۹ص ۵۲۴تا ۶۱۱.احقاق الحق ج ۳ص ۲۵۲ تا ۲۷۲. الطبري ۲۲/ ۴۴.صحیح البخاري ۱/ ۳۰۵ح ۶۵. الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبيّ ص ۲۰. سنن النسائي ۳/ ۴۹. زادالعلم ص ۲۶۸.(۳۰)الکني والاسماء ۲/ ۵۲. التاریخ الکبیر ۲/ ۳۵۰. مشکل الآثار ۳/ ۷۱. الاصابہ ۱/ ۵۴۷. الفتح الکبیر ۲/ ۱۹۰. الاعلام الصلوٰۃ علی النبيّ ص ۶ وص ۲۰.(۳۱)فتح القدیر ۴/ ۲۹۳. النسائي (۳۲)و(۳۳).مسندأحمدبن حنبل ۱/ ۱۶۲. فرائدالمسطین ۲/ ۲۴۰. مشکل الآثار ۳/ ۷۱. سنن الانسائي ۳/ ۴۸. فتح البیان ۷/ ۳۱۳. ارشاد الساري ۹/ ۲۴۴. الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبيّ ص ۲۱. عنہ الاِحقاق ۹/ ۵۸۸. الانوار المحمّدیۃ: ص ۴۲۸، عن ابن مسعودمثلہ مع زیادۃ.﴿ اللّھمّ بارک علی محمّدوعلی آل محمّد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم اِنّک حمید مجید.﴾(۳۴)الاعلام بفضل الصلوۃ علی النبيّ ۱۷ (۳۵)ابن خزیمۃ والحاکم وصحیحہ والبیھقي في سننہ، (۳۶) الاحقاق الحق ۱۸/ ۲۹۴.القول البدیع ص ۲۹. کتاب آل محمدؐ ص ۶۲. التأویل ۲/ ۴۶۰ ح ۲۷ (۳۷)البحار ج ۹۴ ص ۵۱ راویۃ ۱۶ باب (۳۸) ۲۹ الاِحقاق:۹/ ۵۲۲. العیون ۱/ ۲۳۶ح ۱. امالي الصدوق ۴۲۶ح ۱. ینابیع المودہ ص ۴۵.البحار ۲۳/ ۱۶۷ ح ۱. بشارۃ المصطفی ۲۸۷. جا ۱۵/ ۴۷۸ح ۶۷. مقتل،الحسیني:ص ۱۱۰ (۳۹). جمال الاسبوع ۲۳۴(۴۰)جمال الاسبوع ص ۲۴۰ ح ۵ (۴۱)الاِحقاق ۹/ ۶۰۴.أمالي الطوسي:۲/ ۱۷۷ ح ﴿۴﴾(۱)جا:۱۵/ ۴۸۸ح ۹۶۔(۲)الکافي:ج ۲/ ۴۹۵ح ۲۱۔ (۳)(مناقب مرتضوي ص ۴۵)(۴)البحار ج ۹۴ص ۵۶روایہ ۲۹باب ۲۹ ح ﴿۵﴾(۱)القول البدیع ۲۳۵(۲)لب اللباب(۳) التأویل ۲/ ۴۶۱البحار ۹۴ص ۱۷باب ۲۹روایت، ۶۵(۴)رسالۃ المحکم والمتشابہ ص ۱۹س ۳):(۵)(تاریخ الجرجان ۱۴۸)(۶)البحار ج ۹۴ ص ۵۱ راویۃ ۱۶ باب ۲۹ ح ﴿۶﴾(۱)الدرالمنثور ۵/ ۲۱۷: اسنی المطالب ۱۵۱. شرح صحیح مسلم ۴/ ۱۲۴. البرکہ في فضل السعي والحرکہ ص ۳۶۱ عنھم الاِحقاق ۹/ ۶۰۲. الفتوحات الربانیہ ۲/ ۲۵ عنہ الاحقاق ۱۸/ ۲۹۸ نظم المتناثر في الحدیث المتواتر ص ۲۶ عنہ الاحقاق ۱۸/ ۳۰۲. (۲)ینابیع المودہ وفي جواھر العقدین (۳).عدّۃ الداعي ۳۴ (۴)اصول کافی،ج ۲ ،باب الصلاہ علی النبیؐ محمد و اھل بیتہ علیھم السلام حدیث ۲.۴.۱۹ (۵)نوادر الراوندي: بِاسنادہ،

Presented by www.ziaraat.com

عن سلمة بن وردان، قال سمعت أنس بن مالک يقول: ارتقى رسول الله على المنبر الحديث (مثله)۔ النهاية ۱/۱۲۰۔ الانوار المحمديہ ۴۴۴۔ شمس العلوم ۱/۱۱۵۔ تاج العروس ۷/۱۰۵۔ نهم الاحقاق ۹/۶۰۰۔ البيان، والتعريف ۲/۱۳۴۔ التاريخ الكبير ۲/۳۵۱۔ الدر المنثور ص ۱۵۔ الرازي ج ۲۵۔ تفسير النيسابوري ۳/۲۱۵۔ سنن الهدى ۵۵ عنه الاحقاق ۹/۶۰۴۔ (۶) نزهة المجالس ۲/۱۱۰، احقاق ۹/۶۳۳۔ جا: ۱۵/۴۸۳ ح ۸۰۔ مرأة المومنين ص ۱۵، عنه الاحقاق ۱۸/۳۰۸ الصواعق المعرقه، عنه الاحقاق ۳/۲۶۸۔ جامع لأخبار: ص ۶۹ س ۱۸: (۷) جامع الأخبار: ص ۶۹ س ۱۸۔ (۸) اربعين حديث (مخطوط) ح ۳۵ (۹) الدر المنثور لقاضي اسماعيل (۱۰) أحمد والترمذي۔ (۱۱) عنه الاحقاق ۹/۶۳۷۔ ارشاد ص ۳۰۰، بشارة المصطفى (۱۲) أمالي الصدوق ص ۳۶ (۱۳) الفقيہ: ص ۳۷۳ س ۵ (۱۴) جا ۱۵/۴۸۸ ح ۹۸۔ ثواب لأعمال: ص ۲۴۶ ح ۱۔ الكافى ص ۴۹۵، ح ۲۰ (۱۵) عنه الاحقاق ۹/۶۳۷ (۱۶) امالى الصدوق ص ۳۶ س ۱۴۔ البحار ج ۹۴ ص ۵۶ روايہ ۲۹ باب ۲۹ ﴿ح۔۷﴾ (۱) كشف الغمة ج ۱ ص ۱۰۷۔ البركة فى فضل السعي والحركة ۳۶۷۔ قال نوریؒ فى الاذكار۔ جامع لأحاديث ۱۵/۴۶۴ ح ۱۴ (۲) جمال الاسبوع ص ۲۳۵ روايت ۲۔ فصل ۲۶ ﴿ح۔۸﴾ قبرستان دار السلام کے دروازے پر یہ صلوات لکھی ہوئی ہے ﴿ح۹﴾ (۱) الكافى، ج ۲، ص ۴۹۲، ح ۶) (۲) الكافى، ج ۲، ص ۴۹۲، ح ۶) (۳) أربعين (مخطوط) ح ۱۳ (۴) جامع لأخبار: ص ۷۰، س ۱۲ (۵) (۶) (۷) أربعين حديث (مخطوط) الطرائف ۱۲۵ ح ۱۹۳، ينابيع المودة ص ۲۲۸، العمدة ص ۱۷، فضائل ۱/۲۱۹، فضائل أحمد ص ۱۰۰ رشفة الصاري، خصائص الوحي المبين ص ۴۳، ذخائر ص ۲۱، البحار ۳۵/۲۲۰ ح ۲۸، غاية المرام ۲۸۸ ح، المسند ۹۶/۰، فرائد السمطين ۱/۳۳ ح ۹، تاريخ ابن عساكر ۴/۲۰۴، ارجح المطالب ۳۱۴، ينابيع المودہ ۱۰۸، مجمع الزوائد ۹/۱۶۶، البرهان ۳/۳۲۰ ح ۳۷، تفسير ثعلبي على مافي مناغب عبدالله الشافعي، عنه الاحقاق ۹/۵۹۲ القول الفضل ۱۸۵۔ (۸) البحار ج ۹۴ ص ۴۸ روايہ ۳۔ ۴ باب ۲۹ (۹) اصول كافى، ج ۲، باب الصلاه على النبى محمد واهل بيته عليهم السلام حديث (۷، ۸) (۱۰) البحار ج ۹۴ ص ۵ رواية ۲۹۔ ۳۰ باب ۲۹ ﴿ح۱۰﴾ (۲) التوحيد ۲۳ (۳) جامع الأخبار، ص ۲۹ (۴) (جلاء الأفهام ص ۴۲ عن (ابن مسعود: ص ۵۸ و ۶۵ و ۶۶) (۵) (۵) (جا ۱۵ / ۴۸۳ ح ۷۹) (۶) لأخبار، ص ۶۹ س ۷، أربعين (مخطوط) ح ۲۰، عن النبیؐ مرسلا (مثله) (۷)، جا ۱۵/۴۸۴ ح ۸۵ و ۸۴۔ البحار ۹۴/۵۴ ح ۲۶. معانى الأخبار: ۲۴۶ ح ۲ باسناده عن عمارة بن غزيه (عمارة بن عرفه، نسخه) (۸) أربعين (مخطوط) ح ۲، ﴿ح۱۱﴾ (۱) (مشارق الأنوار: ص ۷۶ اس ۷) (۲) أربعين مخطوط) ح ۴ (مثله) جامع الأخبار: ص ۷۱ س ذ (۳) المناقب الخوارزمى، ۲۵ (۵) (جامع الاخبار، ص ۷۱ س ۱) (۶) (الدر المنثور والبخاري في الأدب، ثواب

الأعمال ۱۸۸ ح ۱. جا ۱۵/۴۸۵ ح ۹۰) (۷) (جا: ۱۵/۴۸۸ ح ۹۷) (۹) (ارشاد القلوب، ص ۴۰۸) (۱۱) (أمالى الصدوق، ص ۳۱۰) (۱۲) جامع الأخبار ص ۷۰ (۱۳) ثواب الأعمال ۸۹-۹۰ جا ۱۵/۴۸۳ ح ۸۱ (۱۴) جامع الأخبار؛ ص ۷۰ ح ۴، بشارة، مثله عنه ج ۱۵/۴۸۴ ح ۸۳ مثله فى تفسير الثقلين ج ۴ ص ۳۰۲ (۱۵) جامع الأخبار: ص ۷۰ س ۱ (۱۶) جامع الأخبار: ص ۶۹ (۱۷) أربعين (مخطوط) ح ۳، جا ۱۵/۴۸۲ ح ۷۹. أمالى الطوسي ۱/۱۴۴ (۱۸) أربعين (مخطوط) ح ۵. جا ۱۵/۴۸۲ ح ۷۵ (۱۹) جامع الأخبار: ص ۷۰. جا ۱۵/۴۸۲ ح ۷۶ (۲۰). جامع الأخبار: ص ۶۹ س ۵. جا ۱۵/۴۷۵ ح ۵۷ (۲۱) دعوات الراوندي: ص ۸۹ ح ۲۲۵ (۲۲) السنن النسائى ج ۳ ص ۵۰ باب فضل الصلوٰة على النبیؐ (۲۳) السنن، النسائى (للسيوطى) ج ۳ ص ۴۴ (باب فضل تسليم وتمجيد و الصلوة على النبیؐ) ﴿ح۱۲﴾ (۱): دعوات الراوندى (۲) سفينة البحار ج ۲ ص ۴۰ ﴿ح۱۳﴾ (۲) مصباح الانوار ۲۳۹، غاية المرام ۲۹۲، المسنده ۲/۲۷۲، الصواعق المحرقة ۲۳۱، رشفة الصاري ص ۳۰، القول البديع ۳۶، درر اللئالي ۱/۳۹: باسناده، عن انس بن مالک (مثله) وزاد في آخره ورفعت له عشر درجات، (۳) فضائل ۱/۲۲۰، عنه الاحقاق ۳/۲۵۴، وسيلة المآل ۷۵، ينابيع ۱۰۸ و ۲۹۵، مفتاح النجاة ۱۵ عنه الاحقاق ۹/۵۹۴ مجمع الزوائد ۹/۱۶۷، سير اعلام ۳/۱۳۳ ومنه: البخاري في الأدب ومسلم، عن أبي هريرة (مثله): صحيح مسلم، كتاب الصلاة، ج ۱ ص ۳۰۶ ح ۷۰ والمحلّى لابن حزم ج ۳ ص ۲۷۲ ح ۳۷۳ (باب ماورد فى طلب الصلاة على النبیؐ) (۴) جامع الأخبار: ص ۷۱ ﴿ح۱۴﴾ (۱) الدر المنثور: الخطيب، في تاريخه (۲) تفسير رازى: ج ۲، ۴۴۳، س ۱۱. مستدرک، الوسائل ج ۵، ص ۳۵۵. منازل، الآخرة: ص ۴، (۳). البحار ۹۴/۶۹ ح ۵۹ سنن الترمذي، ۱/۳۰۲. من البخارى، الحديث السابع والثلاث، ﴿ح.۱۵﴾ (۱) الكافي ۴/۴۹۷ ح ۵ (۲) أربعين حديث (مخطوط): الحديث السادس والعشرون، ۱۵۱/۴۸۷ ح ۹۳، امالي الطوسي ۲۷۰، (۳) البيهقي في شعب، الايمان ۴) البحار ۹۴ ص ۶۹ ح ۵۹، سنن ترمذي ۱/۳۰۲ (۵) النسائي وابن أبي عاصم وأبوبكر في الغيلانيّات، والبغوى في الجعديّات، والبيهقي في الشعب، والضياء... ﴿ح.۱۶﴾ (۱) جمال، الاسبوع، ص ۲۴۳ س ۸۔ جا ۱۵/۴۶۵ ح ۱۷ ص ۲۴۳) جمال، الاسبوع، ص ۲۴۳ س ۸۔ ۱ (۲) الجعفريات ۱۶ (۳) جمال، الاسبوع ۲۴۳ س ۸۔

Presented by www.ziaraat.com

(۴)جا۱۵/۴۹۸ح۳۱۔(۵)البحار۹۴،ص۶۹ح۵۹۴ ح ﴿۱۷﴾(۱)الكافي:ج۲/۴۹۴ح۱۷،جا۱۵/۴۶۹
ح۳۳،الثواب،واعمال۱۸۶،(۲)تفسیر العسکری علیہ،السلام،ص۵۷۹ح۳۵۳۔جا۱۵/۴۶۹ح۳۵،(۳)
الأربعين،(مخطوط)ح۲۷ح﴿۱۸﴾(۱)الصواعق،المحرقة،۱۴۴(۲)فردوس،الأخبار ص۹۵.
جا۱۵/۴۶۸ح۲۷،(۳)(۴)أربعين(مخطوط).التأويل:۱۶۵.الوسائل۴/۱۲۱۱ح۴.غاية المرام
۳۱۴ح۱۳.ثواب۱۸۵.جا:۱۵/۴۶۸ح۳۲مكارم ۳۱۲(۵)الوسائل۴/۱۲۱۷ح۸.الجعفريات
ص۲۱۵(۶)البحار:۹۴/۶۴وكتاب الفردوس:ص۹۵، (۷)اصول كافى،ج ۲ ،باب الصلاه على النبى
محمدٍ واهل بيته عليهم السلام حديث ۵،جا۱۵/۴۷۲حديث۵۰،(۸)امالى،الطوسى ۱/۲۱۹ ح۲۶
(۹)جا۱۵/۴۷۱ح۴۷،(۱۰).(المناقب الخوارزمى ۲۵)(۱۱)جا۱۵/۴۷۲ح۵۰.الكافى
ج۲/۴۹۴ح۱۶.(۱۲)جا۱۵/۴۷۴ح۵۳. امالى الشيخ الطوسي ۱/۱۷۵ح ۴۲،(۱۳)الكافي
ج۲/۴۷۵ ح۵(۱۴)اصول كافى ،ج ۲ ،باب الصلاه على النبى محمد و اهل بيته عليهم السلام حديث
۲.۴.۱۹(۱۵) اصول كافى ،ج ۲ ،باب الصلاه على النبى محمد و اهل بيته عليهم السلام حديث ۹(۱۶)
اصول كافى ،ج ۲ ،باب الصلاه على النبىؐ محمد و اهل بيته عليهم السلام حديث ۲.۴.۱۹ ح ﴿۱۹﴾
(۱)مشارقالانوار:ص۱۷۵،.(۲)جامع،الأحاديث:۱۵/۴۶۴ح۱۱.جمال،الاسبوع،ص۲۳۶،
(۳)العيون ۱/۲۹۴.جامعالأحاديث۱۵/۴۶۸ح۲۷. ح ﴿۲۰﴾(۱)جامعالأحاديث
الأحاديث۱۵/۴۶۸ح۲۷. ح ﴿۲۰﴾(۱)جامعالأحاديث:۱۵/۴۷۱ح۴۴. أربعين
(مخطوط).نزهة المجالس،ج۲/ص۱۱۰،والترغيب،والترهيب:۳/۴۲(۳)العوالي،۲/۳۸ح۹۷:
مرسلاً،عنالنبيّ(مثله) عن،الدرالمنثور،۵/۲۱۸۔۱۵/۴۸۵ح۸۹.ج،۲/۳۸ح۹۷
:مرسلاً،عنالنبيّ(مثله)عن،الدرالمنثور۵/۲۱۸.جا۱۵/۴۸۵ح۸۹. (۴)جامع
الأحاديث:۱۵/۴۷۰ح۴۹.نزهة المجالس: ۱/۱۸۱عن البيهقي مثله۵)الروض،الفائق
۳۹۵،(۶)نزهة المجالس ۲/۱۱۰(۷)جمال،الاسبوع،ص ۲۴۱س۶ (۸)الثواب:ص۱۸۴ح۱.
جامع الأخبار ۱۷س۱۸ :مرسلاً،عن علىّ عليه السلام،مثله(۹)العيون ۱/۲۹۴.(۱۰)البحار
ج۹۴ص۵۶روايه۲۹باب۲۹(۱۱)سفينةالبحار،ج،۲،ص۵۰ح ﴿۲۱﴾(۱)تفسير الامام،عسکری
،،ص۲۷۹،ح ﴿۲۲﴾(۱)القول،البديع:۱۶۴۔(۲)جلاءالأفهام،ص۴۶ح۸(۳)۔(۴)تفسير نورالثقلين،

ح ﴿۲۳﴾(۱)و(۲)الكافي:(۱)و(۲)الكافي:ج۲/۴۹۳ح۱۳،ح ﴿۲۴﴾(۱)تفسی
رالامام العسكرىؑ،ص۱۳۵.جا۱۵/۴۷۴ح۵۴، ح ﴿۲۵﴾(۱)أربعين،مخطوط، جلاء
،الافهام ص۵۲.جا۱۵/۴۶۶ح۲۱. ح ﴿۲۶﴾(۱)الحديث الثلاثون:أربعين(مخطوط) ثواب
الاعمال،ص۱۹۰.(۲)لباللباب،ح ﴿۲۷﴾(۱)تفسير العسكرىؑ،ص۳۳ح ﴿۲۸﴾(۱)البركة،في فضل،
ص،۳۹۲،ح ﴿۲۹﴾(۱)الصادي:۳۲ص۳۶:۲لانالافهام:ص۱۸..فرائدالسمطين(مثله)(۲)
جا:۱۵/۴۸۲،ج۴۷،ثواب الاعمال۱۸۹ح۲،ح ﴿۳۰﴾(۱)العلل شرائع،ص۳۴ح۳.
القول البديع ص۱۵۹.جواهر البحار فى فضائل النبىؐ الفضار ج۱/۳۵۲.الاحقاق۹/۲۲۶
مناقب عبدالله(مخطوط) (۲)الأعلام بفضل الصلوٰة على النبىؐ،ص۵۷.الاحقاق۹/۲۲۵
.مقصدالراغب:۱۲۲ح ﴿۳۱﴾(۱)لب،الالباب،القول،البديع،ص۱۵۹،(۲)أربعين(مخطوط)
(۲)أربعين(مخطوط) ص۱۵۹(۳)جامع،الأخبار:ص۲۳س۱۷وص۷۰س۱۶،(۴)الوسائل:
۴/۱۱۳۵ب۳۶،غايةالمرام:۲۶۴ح۸ .دعوت الراوندي:ص۲۱۶ ح۱۵۸۱، (۵)أربعين
مخطوط (۶).البيهقي في الشعب والخطيب وأبن عساكر.راموز الأحاديث ص۲۰۷،الفتح
الكبير:۳/۱۱۵ ، رشفة الصاري:۳۱ ، ينابيع المودّة:ص۲۹۵،عنه الاحقاق:۹/۲۲۷، سنن
الهدى: ۳۷۵،غالية المواعظ:۱/۱۲۵.(۷)جامع الأخبار:ص۶۹س۸(۸)أمالي الطوسي
۲۷۰(۹)رشفة الصادي:ص۳۳(۱۰)البحار ج ۹۴ ص ۷۰ رواية۶۳ باب، ح ﴿۳۲﴾
(۱)و(۲)سفينةالبحار،ج۲،ص،۵۰ح ﴿۳۳﴾(۱)أربعين،مخطوط،(۲)عيون،الأخبار:۲/۶۳ ح۲۷۳.
جا۱۵/۲۴۳ح۲۶ ح ﴿۳۴﴾(۱)الدرالمنثوروالإصبهاني في الترغيب،والديلمي
ح ﴿۳۵﴾ (۱)لب اللباب،عنه جا۱۵/۴۶۲ح۴:(مثله باختلاف يسير)الثواب ۱۸۶ح
۱. (۲)جا۱۵/۲۴۳ ح۲۶.(۳)اصول كافى،ج۲/۴۹۴،ج۱۵ جا ۱۵/۲۴۳،ج۲۵(۴)قرب
الأسناد۹۷۶.جا۱۵/۲۲۸ح۲(۵)سفينة البحار ج ۲ ص،۴۹ ۲)البحار ج ۹۴ ص ۵۲
راويةص ۱۷،باب۲۹ ح ﴿۳۶﴾(۱)لب اللباب،عنه،جا۱۵/۴۶۲ ح۴:(مثله باختلاف
يسير)الثواب ۱۸۶ح ۱. (۲)جا۱۵/۲۴۳ ح۲۶ (۳)اصول كافى:ج۲/: ج۲/۴۹۴،ج۱۵ جا

Presented by www.ziaraat.com

۲۴۳/۱۵، ج۲۵(۴)قرب الأسناد۹۷۹ .جا۲۲۸/۱۵ ح۲(۵)سفينة البحار ج ۲ ص

۴۹(۶)البحار ج ۹۴ ص ۵۲ راوية ص ۱۷ باب، ۲۹ ح ﴿۳۷﴾ (۱)الوسيلة ص۹۰(۲)جلاءِالافهام

ص۷۰(۳)الغنيه ۱/۳۰ ح ﴿۳۸﴾ (۱)(ج۴/ ۵۵۲ ح ۴)الكافي، جا۴۷۰/۱۵ ح ۴۰(۲)أمالي

المفيدص ۹۰. ح ﴿۳۹﴾ (۱)أخرجهالدّيلمي في((مسندالفردوس))القو ل البديع: ۱۶۱،

(۲)الكافي ۶۵۷/۲ (۳)البحار۹۴/۴۹ ح۹. الخصالص۶۰۷س ۱۳ .(۴)جا:۴۶۳/۱۵ ح۸.

بحار۹۴ /۴۷ ح۲، امالي الصدوق ص۴۵،جامع الأخبارفضل ۲۸ص۶۸ . العيون۱۲۴/۲

.(۵)الكافي ۶۵۲/۲ ح ۴. ح ﴿۴۰﴾ (۱) مكارم الأ خلاق ص ۴۱. ح ﴿۴۱﴾ (۱)الكافي

:۴۹۴/۲ ح۸.نزهة المجالس:۱۱۱/۲ لكنه زاد كلمة على بين محمدً وآل محمدً واسقط

قوله:((ولم يبق شرح لاميه ابن الوردى ص ۱۷۳ ح ﴿۴۲﴾ (۱)الفقيه ۲۸۴/۱ ح۸۷۵:-

بغية،المسترشدين ص۱۱۷،الدرالمنصور ص۴۵مخطوط،الأ حقاق:۶۲۳/۹،و۳۱۷/۱۸_(۳۱۴/۴ ح۱)

الكافي: ح ﴿۴۳﴾ (۱)القول،البديع ۱۷۲. ح ﴿۴۴﴾ (۱) كتاب،الوسيلة:

:ج۴ ح ﴿۴۵﴾ (۱)ارشادالمفيد(ص ۲۳س ۶)(۲) ح ﴿۴۶﴾ (۱)_المستدرک،۲۶۹/۱_

البحار:۵۱/۹۴_علل:۹۱/۱(۱) أربعين (مخطوط)(۲)الصوا عق،الحرقة ۱۳۹(۳)رشفة الصادي ۱۹۲

ح ﴿۴۷﴾ (۱)_المستدرک۲۶۹/۱،_البحار:۵۱/۹۴_علل:۹۱/۱ ح ﴿۴۸﴾...... ح ﴿۴۹﴾

(۱)سفينة البحار ج ۲ ص ۴۹ قديم چاپ ح ﴿۵۰﴾ ح ﴿۵۱﴾ (۱). البركة في فضل

السعي ،والحركة ص۳۷۲ ح ﴿۵۲﴾ (۱). مصباح المتهجد ۷۵۴ ح ﴿۵۳﴾ (۱)احقاق الحق ج۹/ص۶۳۶_

طبقات،الحنابلة ۸۹/۱ ح ﴿۵۴﴾...... ح ﴿۵۵﴾ الروض،الفائق:۹ ح ﴿۵۶﴾ (۱)الكافي ۴۵۱/۱ ح ۳۸

_جا۴۷۴/۱۵ ح۵۲(۲) أمالى،المفيد ص۳۱(۳). الكافي ۴۵۰/۱ ح۳۵ ح ﴿۵۷﴾ (۱)أربعين،مخطوط

،ح۱۰_جا۴۷۴/۱۵(۲)علي بن أبي طالب ۲۹۵_فرائد السمطين ۲۸/۱(۳)جامع الأ خبار:ص۷۰س۲(۴)الأشراف

۲۹ ح ﴿۵۸﴾ (۱)البحار ۶۴/۹۴،أربعين مخطوط،ح۸(۳)جا۴۷۰/۱۵ ح۳۸،سنهح۹(۳)

جا:۴۶۹/۱۵ ح۳۷، الدرالمنثور ص:البيهقي في شعب الايمان وابن عساكر وابن المنذرفي

تاريخه،(۴)جا۴۹۹/۱۵ ح۳۶،(۶) ثواب الأعمال: ص۱۸۷ ح۱(۷)نزهة المجالس:۱۲/۲

(۸)جامع الأخبار ص ۶۳، (۹) كتاب،العروس: ص۴۶،الوسائل:۱۲۱۶/۴ ح۱،عودة العربي

ص۹۰،عنه الاِحقاق:۱۶۰/۲، الرياض النفزة مرسلاً مثله،(۱۰)البحار ج ۹۴ ص ۵۰ رواية

۱۱ باب ۲۹ ،البحار ،ج ۸۹ ص۳۰۹ .روايت ۱۳ ،باب ۳ (۱۲)البحار ج ۸۹

ص ۳۰۹روايه۱۴ باب ۳ ح ﴿۵۹﴾ (۱)جامع الأخبار ص۶۰(۲) فقه الرضا (۳)القول البديع ۱۴۱(۴)القول

البديع ۱۴۱(۵)بن،الهدى ۲۳۴(۶)الدرالمنثور(۷)الدعائم۱۸۲/۱ ح۵۷۵(۸)المحاسن:۵۹

ح۹۷(۹)التأويل:۳۶۴/۲ ح۲۳(۱۰)الخصال:۳۲/۲،جا۴۶۲/۱۵مخطوط،ح۸(۳)جا۱۵/

۴۷۰ ح۳۸،غاية المرام:۳۱۴،المقنعة:ص۱۷۴ ح۶۵،الوسائل ۶۲۹/۱۰ ح۵،(۱۲)كتاب العروس:ص۵۰

.الاِحقاق:۲۹۹/۱۸، (۱۳)الدعائم ۱۸۲ ح۵۷۵(۱۴)الكافي،۴۱۶/۳ ح۱۳(۱۵)الخصال

۳۹۳/۲(۱۶)التأويل ۳۶۴/۲۱ ح۳۴،(۱۷)محاسبة النفس،۲۲(۱۸) الوسائل:۴۶۵/۸ ح۴ ،غاية

المرام:۳۱۴ ح۱۰.جمال الاسبوع ۴۴۹،(۱۹)جمال

الأسبوع۴۴۶(۲۰)جمال،الأسبوع۴۴۶،(۲۱)مصباح،المتهجد۱۹۷.الوسائل:۱۲۲۱/۴ ح۱۲ ،البحار:

۵۰/۹۴،(۲۲)جنّة الأمان ۴۲۲.جامع،الأحاديث:۴۷۵/۱۵ ح۵۸،(۲۳)العروس: ۵۱.البحار :۳۰/۱۷ ح۱۰

وج۲۵۶/۲۷ ح۵،غاية المرام۳۱۴ ح۹، ح ﴿۶۰﴾ ﴿شیخ طوسی مفاتیح الجنان ص ۹۷ میں نقل فرماتے ہیں

کہ مستحب ہے کہ جمعرات کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھی جائے﴾ ح ﴿۶۱﴾ دعائے شب جمعہ (مفاتیح

الجنان) ح ﴿۶۲﴾ (۱)مسندأحمد۳۲۳/۶ .عندالاِحقاق:۲۹۹/۱۸،(۲)ينابيع

المودّة۲۲۹،(۳)المستدرک۱۴۸/۳ ح ﴿۶۳﴾ (۱)عدة الداعی ص۲۵۲،(۲)ثوا ب ا لأعما

ل،ص۱۸۷ ح ﴿۶۴﴾ (۱)تفسیر،الامام،العسکری ص۲۴۲ ح۱۲۰_جا:۴۶۷/۱۵ ح۲۶_البحار:۷۰/۹۴ ح

ح ﴿۶۵﴾ (۱).روضة الواعظين ص۳۲۷(۲)لاِحتجاج ۵۸/۱ ، جا:۴۷۴/۱۵،ح۵۲(۳)

الكافي ۵۵۲/۴ ح۴،(۴)دعا هر روزماه رمضا ن مبا رک ،مفا تيح الجنا ن و مقنعه شيخ مفيد

(۵)مفا تيح الجنان اعمال شب و جمعه (۶)دعا سحر و شب جمه مفا تيح الجنان،(۷)دعائے

غسل جمہ مفاتیح الجنان(۸)دعائے ماہ مبارک رمضان(۹)سفينة البحار ج ۲ ص ۴۹

،بحار، ج ۹۴، ص ۵۱(۱۰) ﴿جنازہ کو اٹھاتے وقت کی دعا، مفاتیح الجنان ترجمہ اردو ص ۱۵۱۸﴾ (۱۱) مفاتيح

الجنان اردو ترجمه ص ۱۵۰۱،(۱۲) مفاتیح الجنان، اگر یہ دعا اہل قبور پر تین مرتبہ پڑھی جائے تو خداوند اس

سے عذاب کو دور کر دیتا ہے۔(۱۴)بحار الانوار ۸۶ ص ۷۷ روايت ۱۱ .سفينة البحار، ج ۲ ،ص ۵۰

Presented by www.ziaraat.com

ح ﴿۲۶﴾ مصباح المتهجد(شیخ طوسی رح) :ص ۳۷۳ تا ۳۹۳، جمال الا سبوع(سید بن طاؤوس رح): ص ۳۵۷

والحمد للّٰہ ربّ العالمین

صل اللہ علی محمدٍ و آلہ الطاھرین والطیبین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد وَعَجِّلْ فَرَجَھُم وَ فَرَجَنا بِحَقِّھِم

۷رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

Presented by www.ziaraat.com